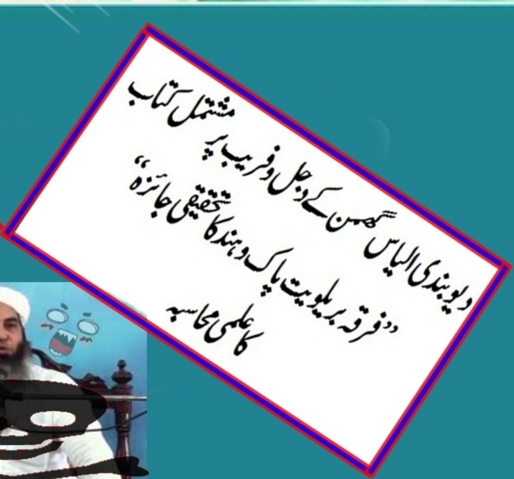

الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب

کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

حصہ اول

nusratulhaq92@gmail.com

میثم عباس رضوی

پیشکش: احمد رضا قادری رضوی

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (قسط اوّل)

میثم عباس رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی وہ شخصیت ہیں جنھوں نے انگریزوں کے زیرِ سایہ چلنے والی ہر باطل تحریک کا علمی محاسبہ کیا اور مسلمانانِ ہندوستان کے ایمان کی حفاظت فرمائی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اکابرین دیوبند اور مرزا قادیانی کی گستاخانہ کفریہ عبارات کی سنگینی کو سب پر ظاہر کیا اور علمائے حرمین شریفین سے ان عبارات پر حکم شرعی طلب کیا۔ علمائے حرمین شریفین نے ان عباراتِ کفریہ پر کفر کا فتویٰ جاری کیا فتویٰ کفر جاری ہوتے ہی دیو بندیوں کی صفوں میں کہرام برپا ہوگیا۔ علماء دیو بند کو چاہیے تو یہ تھا کہ ان عباراتِ کفریہ سے توبہ کرتے لیکن توبہ کرنے کی بجائے اُلٹا انہوں نے علماء و اہلسنّت بالخصوص اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی پر جھوٹ وفریب کے طومار باندھنا شروع کر دیے۔ دیو بندیوں کی طرف سے طرح طرح کے بے بنیاد الزامات لگائے گئے اگر اس کی تفصیل بیان کروں تو بات طویل ہو جائے گی فی الحال اُسی سلسلہ میں لکھی جانے والی ایک سراپا کذب و افتراء کتاب بنام ''فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' کے دجل و فریب کا مختصر نمونہ قارئین کے سامنے پیش کروں گا اس

کتاب کا مولف دیو بندیوں کا نام نہاد ''متکلم'' مولوی الیاس گھمن دیو بندی ہے یہ کتاب اس موضوع پر کوئی نیا اضافہ نہیں کیونکہ یہ کتاب مطالعہ بریلویت وغیرہ سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی گئی ہے اور حد تو یہ ہے کہ اس کتاب میں بعض جگہوں پر سرخیاں بھی وہی برقرار رکھی گئی ہیں جو کذابِ زماں ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیو بندی نے دی ہیں۔ مولوی الیاس گھمن دیو بندی پرانا چور ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی یہ ایک کتاب بنام ''فرقہ غیر مقلدین پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' تیار کر کے شائع کر چکا ہے یہ کتاب بھی مختلف کتب سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی گئی ہے۔ قارئین کرام! یہ دیو بندیوں کے مستند عالم کی علمی قابلیت ہے۔

اب ذیل میں مولوی الیاس گھمن دیو بندی کے جھوٹ اور فریب کا مختصر رد ملاحظہ کریں۔

مولوی الیاس گھمن کا جھوٹ نمبر ا:

مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے اپنی کتاب میں فتاویٰ رضویہ کے بارے میں مطالعہ بریلویت جلد ۲ صفحہ ۸۱ کی نقل کرتے ہوئے لکھا کہ:

''اب تک صرف اس کی پانچ جلدیں شائع ہوئی ہیں۔''

اور مزید آگے یہ لکھا ہے کہ

''فتاویٰ رضویہ اب تک مکمل صورت میں چھپا ہوا دُنیا میں کہیں موجود نہیں۔'' (فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ سرگودھا)

یہ مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا وہ سفید جھوٹ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے قارئینِ کرام! الحمد للہ فتاویٰ رضویہ تخریج کے ساتھ ۳۰ جلدوں

میں رضا فاؤنڈیشن لاہور سے شائع ہو چکا ہے جس کو شائع ہوئے بھی ۱۰ سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رضویہ (قدیم) کافی عرصہ پہلے بارہ جلدوں میں مکتبہ رضویہ کراچی سے شائع ہو چکا ہے لہٰذا مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کہ فتاویٰ رضویہ کی صرف ۵ جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا جھوٹ نمبر۲:

مولوی الیاس گھمن دیو بندی دجال نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بارے میں دوسرا جھوٹ بولتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''مولانا کو وفات پائے بھی ساٹھ سال سے زیادہ ہونے کو ہیں۔'' (فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۹۹۔ ۱۰۰ مطبوعہ سرگودھا) اس کے بعد ایک اور جگہ دیو بندی کذاب جھوٹ بولتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''مولانا موصوف کی وفات کو اب تقریباً ساٹھ ستر سال ہو رہے ہیں۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۷۹)

لطیفہ ملاحظہ کیجئے کہ مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے اسی کتاب کے صفحہ ۳۸۶ پر لکھا ہے کہ ''مولانا احمد رضا کی وفات ۱۳۴۰ھ میں ہوئی۔'' (فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۸۶ مطبوعہ سرگودھا) بمطابق ہجری تقویم ۱۴۳۲ ہجری میں آپ کی وفات کو ۹۲ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اور عیسوی تقویم کے لحاظ سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی وفات ۱۹۲۱ میں ہوئی اس کے مطابق ۲۰۱۱ میں آپ کی وفات کو ۹۰ سال ہو چکے ہیں اس لیے اعلیٰ حضرت

کی وفات کے عرصہ کو ۶۰ یا ۷۰ سال کہنا دیو بندیوں کے اس ''متکلم'' کا جھوٹ ہے۔
سچ ہے کہ:

دروغ گورا حافظہ نباشد

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا جھوٹ نمبر ۳:

الیاس گھمن خائن نے اپنی کتاب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ذمے جھوٹ باندھتے ہوئے لکھا ہے:

''خدا سے لڑائی لینے کا عقیدہ: مولانا احمد رضا خان ایک مقام پر لکھتے ہیں:

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ سرگودھا)

قارئین کرام! یہ بھی مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا سیاہ جھوٹ ہے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا قطعاً یہ عقیدہ نہیں تھا۔ قارئین آپ مولوی الیاس گھمن دیو بندی کے نقل کردہ شعر کے بعد والا شعر ملاحظہ کریں جس میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

عطائیں مقتدر غفار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

اعلیٰ حضرت کے اشعار کا مطلب یہ ہے کہ منکرین یعنی دیو بندی وہابی غوث پاک کے اختیارات کو نہیں مانتے اس لیے یہ ان اختیارات کو نہ مان کر اللہ تعالیٰ سے لڑائی مول لیتے ہیں اپنی اسی بات کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک اور جگہ یوں بیان فرماتے ہیں:

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اعلیٰ حضرتؒ نے ان اشعار میں وہابیہ، دیابنہ وغیرہ منکرین کا رد کیا ہے لہذا اعلیٰ حضرتؒ کے اشعار پر اعتراض کرنے سے پہلے مولوی منظور نعمانی دیوبندی کی عبارت پڑھو جس میں منظور نعمانی لکھتا ہے کہ ''علماء کے اشعار کا کثیر المعنی ہونا کوئی لائق تعجب امر نہیں۔'' (سیف یمانی صفحہ ۶۴ ناشر مدنی کتب خانہ نور مارکیٹ اُردو بازار گوجرانوالہ) لہٰذا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے اس شعر پر اعتراض کرنا تمہارا جھوٹ اور فریب ہے۔

آئینہ دیکھئے:

گھسن جی! آپ نے اعلیٰ حضرت کے ذمہ جو جھوٹ باندھا ہے وہ تو سب پر عیاں ہو گیا لیکن ہمارے علم میں آپ کے اکابرین دیوبند میں سے ایک صاحب تھے جن کے بارے میں دیوبندیوں نے بھی لکھا ہے کہ وہ اللہ سے لڑائی کرتے تھے۔

مولوی تقی الدین مظاہروی دیوبندی نے مولوی زکریا دیوبندی سے یہ نقل کیا کہ:

''حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی بعض دفعہ ایسی باتیں فرماتے جو باتیں یہ کہتے ہیں اگر ہم کہنے لگیں تو گردن ناپ دی جائے ہر شخص کا ایک منصب ہوتا ہے ان بزرگ سے بارش کی دُعا کے لیے جب لوگوں نے بہت اصرار کیا تو انہوں نے کہا کہ ''میری اللہ میاں سے لڑائی ہو رہی ہے۔'' پھر خدام سے فرمایا میری لنگی دھوپ میں لے جا کر ڈال دو وہ اس کو سوکھنے نہیں دیں گے چنانچہ خدام نے دھوپ میں ڈال دیا ابر آیا اور خوب بارش ہوئی انہوں نے فرمایا کہ بھائی میں نے کہا

تھا کہ سوکھنے نہیں دیں۔" بھائی محبت میں نازونخرے سب برمحل ہیں اگر ہم کہیں تو مفتی کفر کا فتویٰ دیں گے۔

(صحبت با اولیاء صفحہ ۱۴۲ ناشر ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

اب بتایئے گھمن جی! مولوی یعقوب نانوتوی دیو بندی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ یہ یاد رہے کہ اللہ سے لڑائی لینا آپ کے قاسم نانوتوی نے بقول مفتیانِ کرام کفر کہا ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا جھوٹ نمبر ۴:

مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر بہتان باندھتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"انہوں نے زہر کی یہ گولی مسلمانوں کے حلق میں حضور کی محبت اور عظمت کے نام سے اُتاری اور اب وہ کھلے بندوں حضور کی بشریت سے انکار کرتے ہیں۔"

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ سرگودھا) اس کے بعد ایک اور جگہ لکھا ہے:

"کیا آپ کی بشریت سے انکار کفر نہیں اور کیا یہ کھلا انکار قرآن نہیں۔"

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۲۸۸ مطبوعہ سرگودھا)

مولوی الیاس گھمن دیو بندی دجال نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے بارے میں صریح جھوٹ بولا ہے کہ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت سے انکار کیا ہے۔ مولوی الیاس گھمن دیو بندی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحریر سے ہرگز

یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ آپ علیہ الرحمۃ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت سے انکار کیا ہے یہ مولوی الیاس گھمن دیو بندی کذاب کو میرا چیلنج ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کی تردید مفتی احمد ممتاز دیو بندی (تلمیذ مفتی رشید احمد لدھیانوی دیو بندی) کے قلم سے:

مفتی احمد ممتاز دیو بندی نے اپنی کتاب "پانچ مسائل" میں لکھا ہے کہ:

"اعلیٰ حضرت سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جنس بشر ہی میں سے سمجھتے تھے آپ لکھتے ہیں اجماع اہل السنۃ ہے کہ بشر میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے سوا کوئی معصوم نہیں جو دوسرے کو معصوم جانے اہل السنۃ سے خارج ہے۔ (رو‌ام العیش ص ۲۷ مطبوعہ بریلی شریف)

فائدہ: کیا اس میں تصریح نہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بشر ہیں اور ایسے بشر ہیں کہ گناہ ان سے صادر نہیں ہوتا۔ (پانچ مسائل صفحہ ۷۵ از مفتی احمد ممتاز دیو بندی ناشر کتاب گھر السادات سینٹر ناظم آباد کراچی)

دیو بندی مفتی کے قلم سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی صداقت اور مولوی الیاس گھمن دیو بندی کی بطالت خوب ثابت ہوئی الحمد للہ۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کی تردید تین دیو بندی علماء کے قلم سے:

دیو بندیوں نے ایک کتاب بنام "انصاف" شائع کی ہے جس کو ۳ عدد دیو بندی علماء (مولوی صابر دیو بندی، مولوی عبد السلام دیو بندی اور مولوی محمد امتیاز دیو بندی) نے مرتب کیا ہے اس کتاب میں مسئلہ بشریت کے تحت انہوں نے یہ

اعتراف کیا ہے "قدیم بریلویت میں یہ مسئلہ اتفاقی ہے دیکھئے بہار شریعت جاء الحق اور فتاویٰ افریقہ وغیرہ ان سب میں لکھا ہے کہ نبی انسان ہوتے ہیں۔"

(انصاف صفحہ ۴۹، ناشر مکتبہ فاروقیہ ہزارہ روڈ حسن ابدال ضلع اٹک)

الحمد للہ اہلسنت و جماعت نے کبھی بھی انبیاء کی بشریت سے انکار نہیں کیا۔

۳ دیو بندی علماء کی تحریر کردہ کتاب کے اس اقتباس سے مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا کذب خوب واضح ہو رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور دیگر معتبر علمائے اہلسنّت نے بشریت کا انکار نہیں کیا۔

حضور ﷺ کی نورانیت کے متعلق دیو بندی حکیم الامت کا عقیدہ:

مولوی الیاس گھمن جی! لگے ہاتھوں اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی دیو بندی کا حوالہ بھی ملاحظہ کرتے جائیں جس میں اشرفعلی تھانوی نے کہا کہ "حضور اپنے وجود نوری سے سب سے پہلے مخلوق ہوئے ہیں اور عالم ارواح میں اس نور کی تکمیل و تربیت ہوتی رہی ہے آخر زمانہ میں اس اُمت کی خوش قسمتی سے اس نور نے عنصر میں جلوہ گر و تاباں ہو کر عالم کو منور فرمایا۔" (ارشاد العباد فی عید المیلاد صفحہ ۶ مطبوعہ شعبہ نشر و اشاعت جامعہ دار العلوم الاسلامیہ اقبال ٹاؤن لاہور)

نیز مولوی اشرف علی تھانوی دیو بندی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں بھی نورانیت مصطفیٰ ﷺ کے اثبات والی احادیث نقل کی ہیں۔ لہٰذا مولوی الیاس گھمن دیو بندی سے میرا یہ سوال ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور تسلیم کرنے کی وجہ سے آپ کے عقیدہ کے مطابق مولوی اشرف علی تھانوی صاحب بھی عقیدہ بشریت کے

انکاری ثابت ہوئے یا نہ؟ اگر ہوئے تو جو بکواس اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بارے میں کی ہے اپنے حکیم الامت کے بارے میں بھی کرو اور اگر کہو کہ تھانوی صاحب عقیدہ بشریت کے منکر نہیں تو پھر اعلیٰ حضرت منکر کیوں؟ معقول وجہ بیان کی جائے۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا جھوٹ نمبر۵:

مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے اعلیٰ حضرت کے بارے میں جھوٹ بولتے ہوئے لکھا کہ:

''انہوں نے اس پر عمارت کھڑی کی کہ آنحضرت اللہ کے نور ذات سے پیدا ہوئے ہیں اور وہ ذاتا نور ہیں اور اللہ کے نور ذات کا ایک حصہ ہیں۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ سرگودھا)

ایک اور جگہ گھمن کذاب لکھتا ہے کہ:

''یہ لوگ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا وجود ذات سمجھتے ہیں۔'' (فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۲۸۵)

یہاں بھی مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے ہم اہلسنّت پر صریح جھوٹ بولا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب "صِلَاتُ الصَّفَا فِي نُوْرِ الْمُصْطَفٰے" میں
۱۳ ھ ۲۹
سے ایک سوال اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اس کا جواب دیا ہے اس کے کچھ اقتباسات ملاحظہ کریں:

''عمرو کا قول سخت باطل و شنیع و گمراہی قطیع بلکہ سخت تر امر کی طرف مُنْجَر ہے اور اللہ عزّ وجلّ اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اُس کی ذات سے جدا ہو کر مخلوق

بنے۔" (مجموعہ رسائل مسئلہ نور وسایہ صفحہ ۷ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی) اسی کتاب میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

"عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنے نہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو یا عیاذاً باللہ ذاتِ الٰہی کا کوئی حصّہ یا کل، ذاتِ نبی ہو گیا اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے حضور سیدِ عالم ﷺ خواہ کسی شے کو جزء ذات الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین ونفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔"

(مجموعہ رسائل مسئلہ نور اور سایہ صفحہ ۱۶ ناشر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ زرقانی شریف سے نقل کرتے ہیں۔

ای من نور ھو ذاته لا بمعنی انھا مادة خلق نوره منھا بل بمعنی تعلق الا رادہ بہٖ بلا واسطه شيئ فی وجوده۔ (شرح زرقانی مواہب لدینہ امام قسطلانی ج ۱ صفحہ ۵۵)

"یعنی اِس نور سے جو اللہ کی ذات ہے یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔" (مجموعہ رسائل مسئلہ نور وسایہ صفحہ ۱۵)

اس کی مثال کے ذریعہ وضاحت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

"دیکھو آفتاب سے تمام اشیاء منور ہوئیں بے اس کے کہ آفتاب خود آئینہ ہو گیا یا اس میں سے کچھ جدا ہو کر آئینہ بنا دوسرے یہ کہ ایک آئینہ نفسِ ذات آفتاب

سے بلاواسطہ روشن ہے باقی بوسائط ورنہ حاشا کمال مثال اور اور کہاں اور بارگاہِ جلال باقی اشیاء سے کہ مثال میں بالواسطہ منور مانیں آفتاب حجاب میں ہے اور اللہ عزوجل ظاہر فوق کل ظاہر ہے آفتاب ان اشیاء تک اپنے وصولِ نور میں وسائط کا محتاج ہے اور اللہ عزوجل احتیاج سے پاک ہے غرض کس بات میں نہ تطبیق مراد نہ ہرگز ممکن حتیٰ کہ نفسِ وساطت بھی یکساں نہیں کما لا یخفی وقد اشرنا الیہ۔

(مجموعہ رسائل مسئلہ نور وسایہ صفحہ ۱۶)

زیادہ تفصیل درکار ہو تو سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا رسالہ "صِلاتُ الصَّفَاء" ملاحظہ کریں۔ قارئین! مندرجہ بالا نقل کردہ اقتباسات سے یہ بات بخوبی روشن ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت کا وہ عقیدہ ہرگز نہ تھا جو مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے اعلیٰ حضرت کے ذمے لگایا ہے بلکہ یہ مولوی خالد محمود مانچسٹروی کذاب کا کذب ہے جو مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے نقل کیا ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کا جھوٹ نمبر۶:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے اپنی کتاب میں جھوٹ بولتے ہوئے لکھا کہ:

''پروفیسر محمد ایوب قادری بریلوی کی کتاب جنگ آزادی ۱۸۵۷ء'' (فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۵۳۸ مطبوعہ سرگودھا)

یہ مولوی الیاس گھمن دیوبندی کا شرمناک جھوٹ ہے کہ پروفیسر ایوب قادری بریلوی ہے۔ پروفیسر مذکور کے دیوبندی یا مائل بہ دیوبندیت ہونے کے متعلق ذیل میں مختصراً دلائل ملاحظہ کریں۔

(۱) پروفیسر ایوب قادری کی مترجمہ و مرتبہ کتاب ''وصایا اربعہ'' کا صفحہ ۱۲۷ تا ۱۴۲ اس کے دیو بندی ہونے کا کافی ثبوت ہے اسی کتاب میں ایک جگہ حاشیہ میں پروفیسر ایوب قادری دیو بندی نے لکھا ہے کہ:

''شرک کے رد میں شاہ ولی اللہ دہلوی کے حفید سعید شاہ اسماعیل (ش ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) کی کتاب تقویۃ الایمان اور اِس خاندان کے دوسرے تربیت یافتہ علماء مثلاً مولوی خرم علی بلہوری (ف ۱۲۷۳ھ/۱۷۵۶ء) کی ''نصیحۃ المسلمین'' اور مولوی اولاد حسن قنوجی (ف ۱۲۵۳ھ/۸۔۱۸۳۷ء) کی رسالہ وغیرہ خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔''

(وصایا اربعہ صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدر آباد (پاکستان) بارہ اوّل ۱۹۶۴ء)

(۲) پروفیسر ایوب قادری کی کتاب ''مولانا محمد احسن نانوتوی'' کے شروع میں مفتی شفیع دیو بندی و مولوی عبد الرشید نعمانی دیو بندی ہر دو حضرات نے پروفیسر ایوب قادری کو اپنا دوست قرار دیا اور اس کتاب کی تعریف کی اس کتاب میں پروفیسر ایوب قادری دیو بندی نے مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی کے بارے میں لکھا کہ:

''ایسے باپ کو اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد قاسم جیسا گوہر شب چراغ عطا فرمایا کہ جس کی ضیا باریوں سے ایک عالم مستنیر ہوا۔'' (مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ ۲۰۷ ناشر مکتبہ عثمانیہ ۲۲۸۰ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی)

نیز پروفیسر ایوب قادری کی کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی کے بیک ٹائٹل

پر ''تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان'' ''نصیحۃ المسلمین'' ''سیف یمانی'' ''فیصلہ کن مناظرہ'' اور دیگر دیوبندی کتب کو علمی کتب لکھا گیا ہے۔

گھمن جی! بتایئے کیا مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی خرم علی بلہوری، مولوی اولاحسن قنوجی اور مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ کی تعریف کرنے والا بریلوی ہے؟ بالکل نہیں ان دلائل و شواہد کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہے کہ پروفیسر ایوب قادری کم از کم مائل بہ دیوبندیت ضرور ہے لہٰذا اسے بریلوی کہنا سراسر جھوٹ اور فریب ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کا جھوٹ نمبر ۷:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کذاب نے اپنی کتاب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب ''الامن و العلی'' سے ایک نامکمل عبارت نقل کرکے اعلیٰ حضرت پر جھوٹ بولا۔ گھمن دیوبندی نے یہ سرخی دی ''رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں'' اس کے بعد لکھتا ہے کہ:

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات و الارض ہیں۔ اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں تو یہ شرک نہ ہو گی۔'' (فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ سرگودھا) اس کے بعد مولوی الیاس گھمن دیوبندی دو آیات کا ترجمہ لکھ کر لکھتا ہے کہ:

خان صاحب کو دیکھئے کہ وہ کس دیدہ دلیری سے حضور اکرم کو اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں مانتے ہیں کیا یہ عقیدہ کسی مسلمان کا ہوسکتا ہے؟

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۴۶ مطبوعہ سرگودھا)

قارئین کرام! یہاں بھی مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے جھوٹ سے کام لیا ہے کہ معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں۔ استغفر اللہ۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ جملہ خبریہ نہیں استفہامیہ ہے اور اس بات کا اقرار دیو بندیوں کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی کڑمنگی کو بھی ہے سرفراز گکھڑوی نے لکھا ہے کہ:

"الامن و العلیٰ" کی عبارت کے سیاق وسباق سے یہ بات تو واضح اور ظاہر ہو جاتی ہے کہ واقعی یہ جملہ استفہامیہ ہے۔" (حاشیہ چہل مسئلہ حضرات بریلویہ صفحہ ۸ ناشر مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

ثابت ہوا کہ یہ بھی مولوی الیاس گھمن دیو بندی کذاب سیاہ جھوٹ ہے۔

قارئین کرام کے سامنے "الامن و العلی" کتاب سے یہی عبارت سیاق و سباق کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے تاکہ آپ یہ بھی یہ حقیقت واضح ہو کہ دیو بندی اعلیٰ حضرت سے اس قدر بغض رکھتے ہیں کہ آپ کی کتابوں کی عبارات میں تحریف کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ:

"مسلمانو! للہ انصاف جو بات خاص شانِ الٰہی عزوجل ہے جس میں کسی مخلوق کو کچھ دخل نہیں اُس میں دوسرے کو خدا کے ساتھ "اور" کہہ کر ملایا تو کیا اور "پھر" کہہ کر ملایا تو کیا۔ شرک سے کیوں کہ نجات ہو جائے گی مثلاً آسمان و زمین کا خالق ہونا اپنی ذاتی قدرت سے تمام اوّلین و آخرین کا رازق ہو خاص خدا کی شانیں

میں کیا اگر کوئی یوہیں کہے کہ اللہ و رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ و رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں جبھی شرک ہوگا؟ اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازقِ جہاں ہیں تو شرک نہ ہوگا؟'' (الامن والعلی صفحہ ۲۰۱)۔ قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی الیاس گھمن دیوبندی و دیگر دیوبندی حضرات خیانت کر کے اعلیٰ حضرت کے ذمے جھوٹ باندھتے ہیں۔

الامن والعلی میں اعلیٰ حضرت ایک جگہ ذاتی اور عطاتی کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''احکام الٰہیہ دو قسم کی ہیں تکوینیہ مثل احیاء و اماتت و قضائے حاجت و دفعِ مصیبت و عطائے دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست وغیرھا عالم کے بندوبست دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ کیا اُن کے لیے خدا کی اُلوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے اُن کے واسطے دین میں وہ راہیں نکالیں جن کا خدا نے حکم نہ دیا اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں قال اللہ تعالیٰ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

(الامن والعلی صفحہ ۱۴۸)

دیکھیے کس صراحت سے اعلیٰ حضرت مخلوق سے کسی بھی قسم کے ذاتی کمال کی نفی کر رہے ہیں لیکن دیوبندی کذاب کو دیکھیے کہ آپ علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی

پر جھوٹ باندھنے سے نہیں شرماتا۔

دیو بندی کذاب گھمن جی! آیئے آپ کو آپ کے گھر تک پہنچا دوں۔ الحمد للہ اعلیٰ حضرت کی تحریر سے یہ تو میں نے ثابت کر دیا کہ آپ مخلوق میں کسی کمالِ ذاتی کے قائل نہیں جیسا کہ ''الامن العلیٰ'' اور دیگر کتب اعلیٰ حضرت شاہد ہیں لیکن آپ کے امام ربانی غوثِ اعظم مولوی رشید گنگوہی دیو بندی نے ''فتاویٰ رشیدیہ'' میں ایک سوال کے جواب میں حضور علیہ السلام کے ذاتی علم غیب کے قائل کی بھی تکفیر نہیں کی بلکہ تاویل کرنے کا حکم دیا ہے ملاحظہ کریں:

''جو یہ عقیدہ ہے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے لہٰذا پہلی شق میں امامت درست ہے دوسری شق میں امام نہ بنانا چاہیے اگر چہ کافر کہنے سے زبان روکے اور تاویل کرے۔'' (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۱۵ ناشر محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲ اُردو بازار کراچی)

گھمن جی! اسے بغور پڑھیے اور بتایئے کہ علم غیب ذاتی کے قائل کی آپ کیا تاویل کریں گے ذرا ہمیں بھی تو سمجھایئے۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی سے ایک مطالبہ:

گھمن جی کہاں تو آپ کے امام مولوی اسماعیل گنگوہی نے تقویۃ الایمان میں علم غیب عطائی کے قائل کو بھی مشرک لکھا اور کہاں گنگوہی جی کہ علم غیب ذاتی کے قائل کی بھی تکفیر نہیں کرتے بلکہ تاویل کرنے کا حکم دیتے ہیں اس لیے آپ سے یہ مطالبہ ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کے مندرجہ بالا نقل کردہ اقتباس کو اپنے عین اسلام تقویۃ الایمان

کی روشنی میں درست ثابت کریں۔

میرا یہ دعویٰ ہے کہ مولوی الیاس گھمن دیو بندی کذاب اس کو ہرگز ہرگز درست ثابت نہیں کر سکے گا انشاء اللہ۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا جھوٹ نمبر ۸:

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کذاب نے ''المیزان امام احمد رضا نمبر'' کے صفحہ ۲۱۹ کے حوالے اعلیٰ حضرت پر جھوٹ بولتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''سجادہ نشین صاحب نے ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت سے رکھوالی کے لیے دو کتوں کی فرمائش کی تو اعلیٰ حضرت نے اعلیٰ نسل کے دو کتے خانقاہ عالیہ کو دیکھ بھال کے لیے بذات خود دیے۔ پتہ چلتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان کو کتے پالنے کا بھی شوق تھا یا کتے پالنے والوں کے ساتھ آپ کے گہرے روابط تھے تبھی تو مرشد گرامی نے آپ سے ان کی فرمائش کی تھی۔ مرشدِ گرامی کی مالی حالت معلوم ہوتی ہے تبھی تو اس کی حفاظت کے لیے مرشد و مرید دونوں کو کتوں کی فکر تھی۔ (فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۷۵، ۷۶ مطبوعہ سرگودھا)

اس مندرجہ بالا اقتباس میں مولوی الیاس گھمن دیو بندی خبیث نے جھوٹ بولا اور المیزان کے امام احمد رضا نمبر سے نامکمل اقتباس نقل کیا ذیل میں قارئین کے سامنے ذیل میں المیزان کے امام احمد رضا نمبر سے یہ واقعہ سیاق و سباق کے ساتھ نقل کرتا ہوں جس سے آپ پر واضح ہو گا کہ مولوی الیاس گھمن دیو بندی ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا کذاب اور خبیث شخص ہے جو ہم اہلسنّت پر

اس طرح کے بے بنیاد الزامات لگاتا ہے۔

المیزان کے امام احمد رضا نمبر میں لکھا ہے کہ:

''حضرت خواجہ خواجگان کا قول ہے بہتے پانی کی آواز سنتے ہو کیسے شور برپا کرتی ہیں مگر جونہی دریا میں پہنچتی ہیں خاموش ہو جاتی ہیں خاموشی بھی بڑی نعمت ہے کاش نام ونمود کے متوالے ریاکار اشخاص اس قول جمیل سے سبق حاصل کریں سالک کو تو اپنے پیر سے نسبت رکھنا چاہیے لیکن دوسرے بزرگوں سے بھی اسی طرح احترام وعقیدت سے پیش آنا چاہیے جس طرح اپنے سلسلے کے بزرگوں سے عقیدت رکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت اپنے پیرومرشد کی حد درجہ تعظیم کیا کرتے تھے اور آپ کے روضۂ اقدس پر بہت پُر اثر عالمانہ وصوفیانہ تقریر کیا کرتے تھے۔ جب سجادہ نشین صاحب نے ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت سے رکھوالی کے لیے دو کتوں کی فرمائش کی تو اعلیٰ حضرت نے اعلیٰ نسل کے دو کتے پیش خانقاہ عالیہ کی دیکھ بھال کے لیے بذات خود دے آئے اور فرمایا کہ حضرت ان کتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے یہ سارا کام کاج کریں گے اور رات کے وقت رکھوالی بھی۔ جانتے ہیں آپ یہ دو کتے کون سے تھے آپ کے دونوں صاحبزادگان جن میں سے ایک قبلہ مفتی اعظم ہند تھے اور دوسرے تو زمانہ ہوا غریق رحمت ہو گئے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔'' (ماہنامہ المیزان بمبئی امام احمد رضا نمبر صفحہ ۲۱۹)

قارئین کرام المیزان کے اس مندرجہ بالا اقتباس پڑھنے کے بعد مولوی الیاس گھمن کی خباثت بہت اچھی طرح واضح ہو رہی ہے کہ کس طرح اس خبیث نے اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت کے بارے میں بکواس کی ہے

مندرجہ بالا اقتباس سے تو اعلیٰ حضرت کی اپنے پیرو مرشد سے عقیدت کا پتہ چلتا ہے نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سجادہ نشین صاحب نے رکھوالی (حفاظت) کے لیے کتوں کا کہا تھا جیسا کہ مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے بھی حفاظت کا لفظ لکھا ہے۔ گھمن کذاب سے میرا یہ سوال ہے کہ رکھوالی (حفاظت) کے لیے کتا پالنے میں شرعاً کیا چیز مانع ہے؟ اگر ہے تو بیان کرے ورنہ خواہ مخواہ جھوٹ فریب سے کام لے کر اپنا غبار نکالنے سے کیا فائدہ؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کتوں کے متعلق احکام شرعیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"کتا پالنا حرام ہے۔ جس گھر میں کتا ہو اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا روز اس شخص کی نیکیاں گھٹتی ہیں۔"

اس کے بعد حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں کہ:

"تو صرف دو قسم کے کتے اجازت میں رہے ایک شکاری جسے کھانے یا دوا وغیرہ منافع صحیحہ کے لیے شکار کی حاجت ہو نہ شکار تفریح کہ خود حرام ہے دوسرا وہ کتا جو گلے یا کھیتی یا گھر کی حفاظت کے لیے پالا جائے اور حفاظت کی سچی حاجت ہو۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۴ صفحہ ۶۵۸ ناشر رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لوھاری دروازہ لاہور)

اس کے باوجود اعلیٰ حضرت پر یہ بہتان لگانا کہ آپ کو کتے پالنے کا شوق تھا وغیرہ وغیرہ یہ سراسر کذب بیانی ہے۔ ہاں یہ بات یوں کہی جا سکتی ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اللہ و رسول کی شان میں بھونکنے والے جہنم کے کتوں کا خوب تعاقب کیا جس کی تکلیف ان کی معنوی اولاد کی تحریروں سے خوب محسوس ہو

رہی ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی جی! آیئے آپ کو آپ کے فرقہ اسماعیلیہ دیو بندیہ کا ایک فتویٰ بھی دکھا دوں جس میں دیو بندی مفتی نے جائز فائدے کے لیے کتا پالنے کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے ذیل میں سوال اور جواب ملاحظہ کریں:

سوال: کتے کی خرید وفروخت از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: رسول اللہ نے کسی جائز فائدے اور نفع کے لیے کتے کی خرید وفروخت کی اجازت دی ہے مثلاً شکار یا چوکیداری یا فصل وغیرہ کی حفاظت کی خاطر کتا خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً مرخص ہے۔ (فتاویٰ حقانیہ جلد ۶ صفحہ ۵۰) مسند امام اعظم و ہدایہ شریف میں بھی جائز ضرورت کے تحت کتے کی خرید وفروخت کا جواز بیان کیا گیا ہے لہٰذا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر یہ اعتراض مولوی الیاس گھمن کی فقہ حنفی سے جہالت کا ثبوت ہے یا یہ شخص جان بوجھ کر اعلیٰ حضرت کے بغض میں اس طرح کی ذلیل حرکات کرتا ہے اختصار کے پیش نظر اتنا ہی لکھ رہا ہوں وگرنہ اس کے متعلق مزید گفتگو ہو سکتی ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیو بندی کا جھوٹ نمبر ۹:

مولوی الیاس گھمن دیو بندی نے انبیاء علیہم السلام کی بشریت ثابت کرنے کے لیے قرآن پاک پر بھی صریح جھوٹ بولا اور سورۂ ابراہیم کے حوالے سے تحریف کرتے ہوئے رسولوں کے بارے میں لکھا کہ:

''رسولوں نے اپنی اپنی اُمتوں سے کہا کہ ہم تو تمہاری طرح بشر ہیں انسان ہیں آدمی ہیں یعنی خدا کی خدائی میں انسانوں کی طرح محتاج وفقیر ہیں۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ سرگودھا)

قارئین کرام! مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے سورۂ ابراہیم کی آیت کے حوالے سے انبیا کو محتاج وفقیر کہا اب آیئے اور ملاحظہ کیجئے کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے اس آیت کا کیا ترجمہ کیا ہے؟

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (ترجمہ) ''اُن کو کہا اُن کے رسولوں نے ہم تو یہی آدمی ہیں جیسے تم۔'' (سورۂ ابراہیم آیت ۱۱ پارہ ۱۳)

قارئین کرام! الیاس گھمن کے تحریر کردہ الفاظ محتاج وفقیر آیت میں موجود نہیں ہیں۔ آپ کے سامنے دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن کا ترجمہ بھی نقل کیا گیا ہے اس میں بھی کہیں لفظ ''محتاج وفقیر'' نہیں ہے۔ لہٰذا مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے محتاج وفقیر لکھ کر انبیاء علیہم السلام پر جھوٹ اور بہتان باندھا ہے اور بالخصوص لفظ فقیر کس طرح بھی انبیاء کی شان کے لائق نہیں ہے یہ مولوی الیاس کی خباثت قلبی ہے کیا انبیاء کی شان اسی طرح بیان ہوتی ہے؟ کیا ایسی جسارت کرکے ہی ان کی بشریت اور ان کا بے اختیار ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے؟

دیوبندیوں کے بزرگ ''ابن تیمیہ'' نے ''الصارم المسلول'' میں لکھا ہے کہ:

ایک آدمی شفقہ نامی تھا جو رسول کریم کی توہین کیا کرتا تھا مناظرہ کے دوران وہ آپ کو ''یتیم ختن حیدرہ'' کے نام سے موسوم کیا کرتا وہ کہا کرتا تھا کہ رسول کریم کا زہد اختیاری نہیں ہے اگر ان کو اچھے کھانے ملتے تو کھا لیتے اس قسم کی

گفتگو کیا کرتا تھا۔ (الصارم المسلول صفحہ ۴۶، ۴۷ مطبوعہ ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور ۱۹۹۱ء مترجم غلام احمد حریری)

اور امام تقی الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب السیف المسلول میں لکھا ہے کہ:

"فقہاء اندلس نے ابن حاتم طلیطلی کے قتل کا فتویٰ دیا کیونکہ اس نے دورانِ مناظرہ حضور کو یتیم داماد حیدر کہہ دیا اور کہا ان کا زہد اختیاری نہ تھا اگر وہ پاکیزہ اشیا پر قادر ہوتے تو تناول کرتے۔" (السیف المسلول ترجمہ بمعہ اسلام اور احترام نبوت صفحہ ۳۲۴ ناشر کاروان اسلام پبلیکشنز جامعہ اسلامیہ ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی ٹھوکر نیاز بیگ لاہور)

ان دونوں اقتباسات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو فقیر ومحتاج کہنا گستاخی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ آج کے دور میں حضور کو محتاج وفقیر کہنے والے گستاخ ابن حاتم وغیرہ کی روحانی اولاد ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کا جھوٹ نمبر ۱۰:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کذاب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مختلف کتب پر لکھے گئے حواشی کے متعلق انکار کرتے ہوئے کہا کہ:

"یہ علمی حاشیے نہ کہیں عالم وجود میں آئے نہ کسی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ شکل میں دُنیا کے کسی حصے میں موجود ہیں۔"

(فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ سرگودھا)

قارئین کرام! یہ بھی مولوی الیاس گھمن کذاب کا صریح جھوٹ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا کوئی حاشیہ مطبوعہ یا غیر مطبوعہ دُنیا کے کسی حصے میں موجود نہیں۔ الحمد للہ اعلیٰ حضرت کا رد المختار پر حاشیہ بنام ''جد الممتاز'' ۵ جلدوں میں کراچی سے شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ عالمگیری کی کتاب السیر کے نویں باب ''احکام المرتدین'' اور بخاری شریف کے حواشی بھی کراچی سے شائع ہو چکے ہیں اور بہت سی کتب کے غیر مطبوعہ حواشی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا میں موجود ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ مولوی الیاس گھمن کا یہ کہنا سراسر جھوٹ اور فریب ہے کہ یہ حواشی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ شکل میں کہیں موجود نہیں۔

(جاری ہے)

☆-☆-☆

ضروری اعلان

کلمہ حق کا اگلا شمارہ خصوصی شمارہ ہو گا جو کہ کلمہ حق کے جواب میں دیو بندیوں کے دجل وفریب کے مجموعے ''سیف حق'' کے منہ توڑ جواب پر مبنی ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ یہ شمارہ کم و بیش ۲۵۰ سے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہو گا جس میں دیو بندیوں کی ایسی درگت بنے گی جسے انشاء اللہ وہ کبھی نہیں بھولیں گے اس خصوصی شمارہ کی قیمت ۱۰۰ سے ۱۲۰ روپے تک متوقع ہے قارئین نوٹ فرمالیں۔ رضوی

دوسری قسط

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل و فریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

میثم عباس قادری رضوی
massam.rizvi@gmail.com

جھوٹ نمبر ۱۱

مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ

''مولانا احمد رضا خان نے کسی کتاب کے حاشیہ پر کہیں یہ نوٹ بھی دیا کہ کتاب کس سن میں خریدی گئی یا کہاں سے لی گئی تو اسے بھی ان لوگوں نے حاشیہ کتاب کے نام سے حضرت کی تالیفات میں لکھ دیا۔''

(فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۱ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(گھمن صاحب نے یہ اقتباس مطالعہ بریلویت جلد ۲ صفحہ ۷۹ سے حرف بحرف سرقہ کیا ہے۔)

مندرجہ بالا اقتباس میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور الیاس گھمن صاحب نے جو بات بیان کی ہے سراسر جھوٹ ہے ان کو چاہیے اس بات کا ثبوت پیش کریں کہ اعلیٰ حضرت نے کسی کتاب پر صرف یہ نوٹ دیا ہو کہ کتاب کس سن میں خریدی گئی یا کہاں سے لی گئی اور اسے ہمارے مستند عالم دین نے اعلیٰ حضرت کے حواشی میں شمار کیا ہو۔ قارئین کرام کو پیشگی

کہے دیتا ہوں کہ گھمن الیاس اور ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحبان تا قیامت اس کا ثبوت نہیں پیش کر سکتے، ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن صاحبان نے ایک اور جھوٹ بول کر اپنے نامہ اعمال کو سیاہ تر کر لیا۔

جھوٹ نمبر ۱۲

مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ

''مولانا احمد رضا خاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تری وعظ کی مجلس ہے یا غوث

تشریح: ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی حاضری دیتے ہیں بلکہ خود حضور ﷺ بھی آپ کی نصیحت سننے کے لیے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں حضرت غوث پاک کی تعریف بیان کرنے کا ایسا انداز جس میں حضور ﷺ کی بے ادبی اور توہین ہو جائے ہرگز لائق قبول نہیں، ولی بڑے سے بڑا ہو کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچتا۔''

(فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۶۰، ۳۶۱ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(مولوی الیاس گھمن دیوبندی کا یہ اقتباس ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی کی کتاب مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ ۲۷۷ کی من وعن نقل ہے صرف اتنا فرق ہے کہ وہاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام مبارک کے ساتھ '' کی علامت ہے لیکن گھمن صاحب نے اس علامت کو نقل نہیں کیا۔)

اب اصل بات کی طرف آیئے پہلے یہ اعتراض ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے اور بعد میں (ڈاکٹر صاحب کی کتاب کی نقل کرتے ہوئے) الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے بھی اپنی کتاب میں پیش کیا حالانکہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے اس شعر کے حوالہ سے یہ مفہوم کشید

کرنا (کہ حضور علیہ السلام یا دیگر انبیاء علیہم السلام حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نصیحت سننے کے لیے حاضر ہوتے تھے) سراسر غلط اور مبنی بر فریب ہے کیونکہ اس شعر میں اس بات کا قطعاً ذکر نہیں لہٰذا اپنی طرف سے بات گھڑ کر اعلیٰ حضرت کے ذمے لگانا کسی طرح بھی مناسب نہیں اور اگر ایسے ہی غلط مطلب کشید کر کے اعتراض کرنا ہے تو پھر آیئے اور دیکھئے کہ

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محفل میں انبیاء علیہم السلام کا شریک ہونا معتمد کتب سے ثابت ہے جیسا کہ امام ابوالحسن نور الدین شطنوفی نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار (صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور) میں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی دو کتب ''زبدۃ الآثار'' اور ''اخبار الاخیار'' میں نقل کیا ہے بوجہ اختصار اخبار الاخیار سے اس کا اقتباس ملاحظہ کریں جس میں شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''فرمودہ اند کہ جمیع اولیا و انبیا احیاء باجساد و اموات بارواح و جن و ملائکہ در مجلس او حاضر می شدند و حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ اجمعین نیز از برائے تربیت و تائید تجلی می فرمودند''

(اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۱۳ ناشر نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

سطور بالا میں نقل کردہ اس اقتباس کا ترجمہ دیوبندیوں کے مستند عالم کے قلم سے ملاحظہ کریں جس میں لکھا ہے کہ

''بعض مورخین کا بیان ہے حضرت غوث الاعظمؓ کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء و انبیاء زندہ اپنے جسموں کے ساتھ اور مردہ اپنی روحوں کے ساتھ جنات اور فرشتے شریک ہوتے تھے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تربیت و تائید کے لیے تجلی فرماتے تھے۔''

(اخبار الاخیار مترجم مولوی اقبال الدین احمد دیوبندی صفحہ ۳۲ ناشر دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

(اخبار الاخیار کا اردو ترجمہ مولوی محمد فاضل دیوبندی فاضل دار العلوم کراچی و مولوی سبحان محمد دیوبندی نے بھی کیا ہے۔ یہ اقتباس اس ترجمہ کے صفحہ ۳۹ پر موجود ہے

ملاحظہ ہو اخبار الاخیار ناشر ادبی دنیا نمبر ۵۱۰ مٹیا محل دہلی) پر لطف بات یہ ہے کہ اس بات کو مشہور دیوبندی عالم مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے بھی بیان کیا ہے جس میں وہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''آپ کی مجلس شریفہ موردِ انوارِ ربانی و مطرح رحمت و الطاف یزدانی تھی جس میں صلحاء جنات و ملائکہ کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبات کی روحانی شرکت ہوتی اور کبھی کبھی روح پر فتوح سید ولد آدمی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نزول اجلال بھی تربیت و تائید کی غرض سے ہوا کرتا تھا۔'' (فیوض یزدانی دیباچہ صفحہ ۴ ناشر دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

اب بتائیے گھمن صاحب! آپ نے ڈاکٹر خالد محمود کی کتاب سے سرقہ (چوری) کرتے ہوئے یہ اعتراض بلا سوچے سمجھے نقل کر دیا اور امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخ قرار دے دیا لیکن آپ کے اس مسروقہ اعتراض کی رُو سے علماء اہل سنت حضرت امام ابوالحسن نور الدین شطنوفی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے فرقہ محدثہ دیوبندیہ کے مشہور عالم مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب بھی ''گستاخ'' قرار پاتے ہیں کیونکہ انہوں نے بھی یہی لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام حضور غوث اعظم کی محفل میں شریک ہوتے تھے اور آپ جناب خود ان کو بزرگ اور مسلمان مانتے ہیں لہٰذا گستاخوں کو بزرگ اور مسلمان مان کر خود بھی گستاخ ثابت ہو گئے یہ حضرت امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بغض کا نتیجہ ہے کہ خالد محمود دیوبندی و الیاس گھمن صاحب اپنے ہی کھودے ہوئے گڑھے میں گر گئے۔

جھوٹ نمبر ۱۳

مولوی الیاس گھمن صاحب ایک اور جھوٹ بولتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''فیض صحبت سے نبی بننے کا تصور'' مولانا احمد رضا خاں ایک جگہ لکھتے ہیں، قریب تھا کہ یہ ساری کی ساری امت نبی ہو جائے۔

جمال ہم نشیں در من اثر کرد
وگر نہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۳۲)

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۲۷۳ ناشر مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(یہ اقتباس بھی مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب مطالعہ بریلویت جلد ۲ صفحہ ۳۱۲ سے بمعہ سرخی من وعن سرقہ (چوری) کیا ہے)

یہ اعتراض ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان کے اعلیٰ حضرت سے خواہ مخواہ کے بُغض کا واضح ثبوت ہے کیونکہ یہ عبارت مکمل نقل نہیں کی گئی بلکہ اس کی نقل میں زبردست خیانت کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ذیل میں آپ ''فتاویٰ افریقہ'' سے امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا متعلقہ اقتباس مکمل ملاحظہ کریں جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ''امام احمد و ابن ماجہ و ابوداؤد طیالسی و ابویعلیٰ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں......

انه لم یکن نبی الا له دعوة قد تخیرها فی الدنیا و انی قد اختبأت دعوتی شفاعة لامتی و انا سید ولد ادم یوم القیٰمة و لا فخرو انا اول من تنشق عنه الارض و لا فخر و بیدے لواء الحمد و لا فخر ادم فمن دونه تحت لوائی و لا فخر (ثم ساق حدیث الشفاعة الیٰ ان قال) فاذا اراد ان یصدع بین خلقه نادی مناد این احمد و امته فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم و اول من یحساب فتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضے غرامحجلین من اثر الطهور فیقول الامة کادت هذه الامة ان تکون انبیاء کلها۔ (الحدیث)

یعنی ''ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکا اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لیے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری اُمت کے واسطے اور میں قیامت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر منظور نہیں اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور اُن کی امت تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے تمام امتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رُخ و تابندہ اعضاء سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے۔''

جمال پر توش در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳ ناشر نوری کتب خانہ معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور)

قارئین کرام! آپ نے فتاویٰ افریقہ سے پیش کردہ اقتباس کو ملاحظہ کیا جس سے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور ان کی کتاب کے سارق مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا فریب سب کے سامنے واضح ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مسند امام احمد و ابن ماجہ، ابوداؤد طیالسی اور مسند ابویعلیٰ وغیرہ کتب حدیث سے یہ حدیث نقل فرما رہے ہیں۔

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ یہ حدیث حضرت امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ''الخصائص الکبریٰ'' (عربی جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمقابل المحمود، و بان بیدہ لواء الحمد، المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی پشاور، مترجم اردو جلد دوم صفحہ ۳۴۷ شبیر برادرز اردو بازار لاہور) میں بھی نقل کی ہے۔

لیکن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بغض میں ان علماء دیوبند نے حدیث شریف کا صرف ایک حصہ نقل کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے لکھا ہے۔ کیا فریب اور خیانت سے ہی اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کی جاتی ہے؟ قارئین

کرام کے لیے اب اس بات کو سمجھنے میں چنداں دشواری نہیں ہوگی کہ جس دیوبندی مذہب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں ایسی گھٹیا حرکات کا ارتکاب کیا جاتا ہے کہ حدیث شریف کے ایک ٹکڑے کو نقل کر کے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بغض میں اُس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اس مذہب کے باطل ہونے کا یہ روشن ثبوت ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے بھی علماء دیوبند اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مقابل لاجواب ہو کر جعلی کتابیں گڑھ چکے ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ''ابحاث اخیرہ۔''

فرقہ دیوبندیہ کے دور حاضر کے مشہور جعل ساز ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی اور مشہور چور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بُغض میں ان کی کتاب کے ادھورے اقتباس نقل کر کے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخ جیسے قبیح لفظ سے مخاطب کرتے ہیں جو کہ صریح بددیانتی اور سراسر ناانصافی ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۴

مولوی الیاس گھمن صاحب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بُغض میں ایک کافر کو صحابی بنانے سے بھی شرم نہیں کھاتے اور لکھتے ہیں کہ

''صحابی رسول ﷺ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ قاری کی تکفیر'' ''صحابہ کے بارے میں بریلوی روش آپ کے سامنے ہے قبیلہ بنی قارہ کے حضرت عبدالرحمٰن قاری صحابی رسول تھے۔ (تہذیب جلد ۶ صفحہ ۲۲۳) ان کے بارے میں سنیے ایک بار عبدالرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آ پڑا۔ (ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۴۴)

حضرت عبدالرحمٰن قاری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت المال پر مامور تھے علمائے مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے مولانا احمد رضا خاں نے ان پر جو طبع آزمائی کی ہے یہ ایک بہت بڑی زیادتی ہے مولانا احمد رضا خاں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کی وفات کفر پر ہوئی اور حضرت ابوقتادہ نے انہیں قتل کیا۔ (**استغفر اللہ هذا**

بهتان عظیم) مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں اس محمدی شیر (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) نے خوک شیطان (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ قاری) کو دے مارا (ملفوظات حصہ دوم ۴۶) مولانا احمد رضا خاں صاحب کا صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن قاری کی تکفیر سے جب جی نہ بھرا تو انہوں نے ان کے لیے خوک (سور) اور شیطان جیسے ناپاک الفاظ بھی کہہ دیئے سچ ہے برتن سے وہی کچھ نکلتا ہے جو اس میں ہو **الاناء یترشح بما فیه** مشہور مثل ہے مولانا احمد رضا خاں کی صحابہ کی شان میں اس گستاخی پر غور کیجیے۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۸۰ ناشر مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

مندرجہ بالا نقل کردہ اقتباس کتاب ''مطالعہ بریلویت'' جلد دوم صفحہ ۳۳۸، ۳۳۹ کی من و عن نقل ہے۔

(یہ اقتباس بھی گھمن صاحب نے خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی صاحب کی کتاب سے سرقہ کیا ہے لہٰذا ہمارے مخاطب یہ دونوں حضرات ہیں۔)

پهلی بات: اس اقتباس میں عبدالرحمٰن قاری نام کے ایک صحابی کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ سراسر جھوٹ ہے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی والیاس گھمن دیوبندی صاحبان عبدالرحمٰن قاری نام کا کوئی صحابی ثابت نہیں کر سکیں گے، انشاءاللہ۔

دوسری بات: سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے دشمنی رکھنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ

''یہ دشمنی درحقیقت رسول اللہ ﷺ سے دشمنی ہے اور ان کی ایذا حق تبارک وتعالیٰ کی ایذا۔ الٰہی! اے اللہ تیری برکت والی رحمت اور ہمیشگی والی عنایت اس پاک فرقہ اہل سنت و جماعت پر جس نے تیرے محبوب ﷺ کے سب ہم نشینوں اور گلستانِ محبت کے گل چینیوں کو نگاہِ تعظیم واجلال سے دیکھنا اپنا شعار و آثار کر لیا اور سب کو چرخ ہدایت کے ستارے اور فلک عزت کے سیارے جاننا عقیدہ کر لیا کہ ہر ہر فرد

بشر ان کا سرور، عدل واخیار واتقیا وابرار (اہل خیر و متقی نیکوکار) کا سردار تابعین سے لے کر تا بقیامت امت کا کوئی ولی کیسے ہی پایۂ عظیم کو پہنچے صاحب سلسلہ ہو خواہ غیر ان کا کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو ہرگز ہرگز ان میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ کے رتبہ کو نہیں پہنچتا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد حق صادق کے مطابق اوروں کا کوہ احد برابر سونا ان کے نیم صاع جو کے ہمسر نہیں جو قرب خدا انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں اور جو درجات عالیہ یہ پائیں گے غیر کو ہاتھ نہ آئیں گے۔"

(اعتقاد الاحباب فی الجمیل المصطفیٰ والآل والاصحاب صفحہ ۱۵، ۱۶ ناشر مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس اقتباس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے آپ کے عقیدہ کا پتہ چلتا ہے جس کی سطر سطر سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے عقیدت واضح ہو رہی ہے۔ اب ملفوظات سے بہ خوف طوالت اس واقعہ (جس کی وجہ سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کیا جاتا ہے) کے اقتباسات ملاحظہ کریں:

"ایک بار عبدالرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا۔" (ملفوظات صفحہ ۱۶۴ ناشر فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)

اس کے ایک سطر بعد لکھا ہے کہ

"سلمہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر ایک آواز دی کہ یا صباحاہ یعنی دشمن ہے مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ کسی نے سنی یا نہیں کوئی آتا ہے یا نہیں تنہا ان کافروں کا تعاقب کیا وہ چار سو تھے اور یہ اکیلے وہ سوار تھے اور یہ پیادہ مگر نبوی مردان کے ساتھ اس محمدی شیر کے سامنے بھاگتے ہی بنی اب یہ تعاقب میں ہیں اپنا رجز پڑھتے جاتے ہیں انا سلمۃ ابن

الاکوع و الیوم یوم الرضع "میں سلمہ بن اکوع ہوں اور تمہاری ذلت خواری کا دن ہے" ایک ہاتھ گھوڑے کی کونچوں پر مارتے وہ گرتا ہے سوار زمین پر آتا ہے دوسرا ہاتھ اس پر پڑتا ہے وہ جہنم جاتا ہے یہاں تک کہ کافروں کو بھاگنا دشوار ہو گیا گھوڑوں پر سے اپنے اسباب پھینکنے لگے کہ ہلکے ہو کر بھاگیں گے یہ اسباب سب ایک جگہ جمع فرماتے اور پھر وہی رجز پڑھتے ہوئے ان کا تعاقب کرتے اور انہیں جہنم پہنچاتے یہاں تک کہ شام ہو گئی کافر ایک پہاڑی پر ٹھہرے اس کے قریب دوسری پہاڑی پر انہوں نے آرام فرمایا۔"

(ملفوظات صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵ ناشر فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)

واقعہ طویل ہے اس لیے اس کا آخری اقتباس ملاحظہ کریں جس میں لکھا ہے کہ

"اس عبدالرحمٰن قاری سے پہلے کی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہو لیا تھا یہ وقت اُس کے اس پورا ہونے کا آیا تھا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انہوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا خنجر لے کر اس کے سینہ پر سوار ہوئے اس نے کہا میری بی بی کے لیے کون ہوگا فرمایا نار اور اس کا گلا کاٹ دیا سرکاری اونٹ اور عام غنیمتیں اور وہ اسباب کہ جابجا کفار پھینکتے اور سلمہ رضی اللہ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے سب لا کر حاضر بارگاہِ انور کیا۔"

(ملفوظات صفحہ ۱۶۶ ناشر فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)

قارئین کرام! آپ نے اس طویل واقعہ کے اقتباسات ملاحظہ کیے جس سے ہر عاقل پر یہ بات روشن ہو گئی کہ یہ عبدالرحمٰن صحابی نہیں بلکہ کافر تھا کتابت کی غلطی کی وجہ سے فزاری کی جگہ قاری لکھا گیا ہے لیکن دیوبندی چونکہ اعلیٰ حضرت سے بُغض رکھتے ہیں اس لیے یہ اس طرح کی گھٹیا حرکات سے بھی باز نہیں آتے اور ان لوگوں کو اس بات سے بھی شرم

نہیں آتی کہ ایک کافر کو صرف اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں صحابی بنا رہے ہیں تا کہ اس کے در پردہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اکابرین دیوبند کی گستاخانہ کفریہ عبارات کا رد کرنے کی وجہ سے اپنا غصہ نکالا جائے۔

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی سے پانچ سوالات

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی ہر دو ملایانِ دیوبندیہ سے اس واقعہ کے متعلق کچھ مطالبات ہیں جن کا جواب ان سے مطلوب ہے۔

١ جو بد بخت رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کرنے چرانے والے صحابی کو قتل کرے کیا وہ اس فعل کے باوجود بھی صحابی قرار دیا جائے گا؟

٢ کسی صحابی کا نام عبد الرحمٰن قاری ثابت کریں، عبد الرحمٰن بن عبد القاری والی بات آپ کے اپنے دعوے کے مطابق نہیں۔

٣ کسی کافر کو صحابی قرار دینے والے کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے؟ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ آپ کے مشہور و معتمد مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری صاحب نے لکھا ہے کہ ”جو شخص یقیناً کافر یا مرتد ہے اس کو اگر کوئی شخص مسلمان کہے تو یہ مسلمان کہنے والا خود کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔“

(تحقیق الکفر والایمان صفحہ ۷ مشمولہ احتساب قادیانیت جلد ۱۰ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان)

٤ ایسے کردار والے ملعون شخص کو صحابی قرار دینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعیت کے باطل عقائد کو تقویت دینا ہے یا نہیں؟

٥ ملفوظات میں درج واقعہ میں عبد الرحمٰن اور اس کے گروہ کو کافر کہا گیا یا نہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو ایک لفظ میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے پورے واقعہ کو (جس میں عبد الرحمٰن کافر کا صحابہ کے ساتھ مقابلہ ہوا) نظر انداز کر کے اپنا من پسند مطلب کشید کرنا درست ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور اس کے پس خوردہ مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب سے گذارش ہے کہ ان مطالبات کا تسلی بخش جواب دیں تا کہ آپ کے اعتراض کی حقیقت بھی قارئین پر مزید آشکار ہو جائے۔

آئینہ دیکھئے

کتابت کی غلطی کی بنا پر طوفانِ بدتمیزی بپا کرنے والے دیوبندی علماء کو آئینہ دکھایا جا رہا ہے کہ جس طرح عبد الرحمٰن کافر کے نام کے ساتھ فزاری کی جگہ کتابت کی غلطی کی بنا پر قاری لکھا گیا اور دیوبندی علماء عبد الرحمٰن قاری نام کا صحابی نہ ہونے کے باوجود بھی اپنی فنکاریوں سے باز نہ آئے اور اس ملعون کافر کو (جس نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کیا اور صحابی کو قتل کیا) صحابی کہنا شروع کر دیا بالکل اسی طرح ان کی کتب میں بھی کتابت کی سنگین غلطیاں موجود ہیں جن میں سے ذیل میں دو مثالیں درج کی جاتی ہیں:

صحابی منکرِ نبوت ہوتا ہے، (نعوذ باللہ)

١ مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کے شاگرد مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی نے اپنی تالیف ”انوار الباری“ میں لکھا ہے کہ

”صحابی منکرِ نبوت ہوتا ہے۔“

(انوار الباری جلد ۴ صفحہ ۱۰۲ کتابت ایڈیشن ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان! اگر یہ عبارت اعلیٰ حضرت کی تصنیف میں ہوتی تو یقیناً آپ حضرات چیخ چیخ کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی پر تبرا بازی کرتے لیکن اب چونکہ آپ کے دیوبندی فرقہ کے عالم کی کتاب میں لکھا گیا ہے کہ ”صحابی منکرِ نبوت ہوتا ہے“ اس لیے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا بلکہ کتابت کی غلطی کہہ کر دفاع کیا جائے گا۔

حضرتِ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول نا معتبر، (نعوذ باللہ)

◆ دور حاضر کے مشہور دیوبندی مولوی ابو بلال جھنگوی صاحب نے بھی اپنی کتاب ''تحفہ اہل حدیث'' میں صحابی رسول حضرت ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) کا نام لکھ کر انہیں نامعتبر مورخ کہا ہے ملاحظہ کیجیے جھنگوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''ابوقتادہ کوئی قابل اعتماد مورخ نہیں ہے۔''

(تحفہ اہل حدیث حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ ناشر ادارہ العزیز نزد جامع مسجد صدیقیہ گلہ برف خانہ سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ طبع اول جولائی ۱۹۹۹ء)

ضروری نوٹ: تحفہ اہل حدیث (۲) کے دو نسخے ہمارے پیش نظر ہیں دونوں نسخوں کے شروع میں طبع اول جولائی ۱۹۹۹ء لکھا ہے لیکن ایک نسخہ میں ابوقتادہ موجود ہے جب کہ دوسرے نسخہ میں ابوقتادہ کی جگہ واقدی لکھ دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا اقتباس میں حضرت ابوقتادہ صحابی رسول کا نام لکھ کر انہیں نا قابل اعتماد مورخ قرار دیا گیا ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا دو مثالیں پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر ہم بھی ان عبارات کو بنیاد بنا کر ان کے دیوبندی مولفین کا رد کریں تو دیوبندی حضرات کے کیا جذبات ہوں گے؟ عبد الرحمٰن کافر کے واقعہ سمیت کتابت کی دیگر اغلاط کی وجہ سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر طعن و تشنیع کرنے والے دیوبندیوں کے لیے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے یا تو اس طرح کی خیانتوں سے باز آئیں وگرنہ ان عبارات کا ایسا جواب دیں جس پر کوئی اعتراض واقع نہ ہو سکے۔

ضروری نوٹ: دیوبندی حضرات کی اس طرح کی بہت سی اغلاط ہمارے پیش نظر ہیں، بقدر ضرورت صرف دو اغلاط پیش کی گئی ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۵:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نقل کرتے ہیں کہ

''مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی نہ قتل کر سکے نہ پھانسی دے سکے بلکہ وہ زندہ آسمانوں پر اٹھا لیے گئے اور قرب قیامت میں آپ پھر نزول فرمائیں گے ان کا وجود علامات قیامت میں سے ایک علامت ہوگا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس حیات کا انکار کرتے ہیں اور انہیں وفات طبعی سے فوت شدہ مانتے ہیں عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چند لمحوں کے لیے موت کے قائل ہیں اور پھر ان کے جی اٹھنے اور آسمانوں میں چلے جانے کا اعتقاد رکھتے ہیں مولانا احمد رضا خاں کا تصور حیات مسیح اسلامی اعتقاد سے دور اور قادیانی عقیدے کے بہت قریب ہے آپ لکھتے ہیں ''حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ الصلوۃ اللہ تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو خود ایک فرعی سہل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔'' (الجزر الدریانی صفحہ ۲۳ مطبوعہ کانپور)

مزید لکھتے ہیں ''حیات و وفات مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف فیہ چلا آرہا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجال لعین کو قتل کرنے میں کس کو کلام نہیں۔''

(الجزر الدریانی صفحہ ۲۵ مطبوعہ کانپور) (فرقہ بریلویت صفحہ ۲۷۴)

ضروری نوٹ: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام ''اَلْجُرَازُ الدَّیَانِی عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِی'' ہے۔ گھمن صاحب کی کتاب میں اس کا نام غلط لکھا ہے:

(گھمن صاحب کا نقل کردہ اقتباس: ''مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ'' سے لے کر ''قادیانی عقیدے کے بہت قریب ہے تک مطالعہ بریلویت جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ کی من وعن نقل ہے'' اس کے بعد مطالعہ بریلویت کی کچھ سطریں چھوڑ کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کے دو اقتباس مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ ۳۱۶ سے نقل کیے ہیں۔)

اس اقتباس میں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان باندھا گیا ہے کہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الجراز الدیانی'' سے اس کی تفصیل ملاحظہ کریں جس میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

''قادیانی صدہا وجہ سے منکر ضروریاتِ دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علیٰ نبینا الکریم و علیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی سہل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید فرض کردم کہ رب عزّ وجل نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی پھر اس سے اُن کا نزول کیونکر ممتنع ہو گیا انبیاء علیہم السلام کی موت محض ایک آن کو تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لیے ہوتی ہے پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار ہے؟''

(الجراز الدیانی صفحہ۵ مطبوعہ مصطفیٰ فاؤنڈیشن مصطفیٰ لائبریری ۱۶۱ فاروق کالونی والٹن روڈ لاہور)

مندرجہ بالا اقتباس سے کالشمس فی النہار واضح ہوا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود وفات حضرت مسیح علیہ السلام کے قائل نہیں اسی لیے تو اس اقتباس میں فرمایا کہ ''فرض کردم کہ رب عزّ وجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی'' نیز اسی کتاب ''اَلْجُرازُ الدیانی'' میں ہی اعلیٰ حضرت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق قادیانی شبہ کا رد کیا ہے جس میں آپ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''بے شک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی ورنہ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ میں ملائکہ بھی داخل ہیں۔ لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں اور یہ باطل ہے۔

(الجُراز الدیانی صفحہ ۲۰ ناشر مصطفیٰ فاؤنڈیشن ۱۶۱ فاروق کالونی والٹن روڈ لاہور)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال لعین کو قتل کرنے کے بھی منکر نہیں جیسا کہ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور ان کی کتاب سے نقل کر مولوی الیاس گھمن صاحب نے بھی اعلیٰ حضرت کی کتاب سے یہ اقتباس پیش کیا ہے ان حقائق کے باوجود بھی خواہ مخواہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نشانہ تنقید بناتے ہیں اور ان کے عقیدہ کو اسلامی عقیدے سے دور اور قادیانی عقیدت کے قریب قرار دیتے ہیں نعوذ باللہ۔

دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی شفیع دیوبندی صاحب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کے اعتراض کی زد میں:

رہی یہ بات کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ حیات و وفات مسیح کو ایک نوع کا اختلافی مسئلہ قرار دیا ہے تو آیئے دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی شفیع دیوبندی صاحب کی کتاب سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ملتی جلتی عبارت ملاحظہ کیجئے جس میں مفتی شفیع دیوبندی صاحب حیات عیسیٰ علیہ السلام کو فروعی اور مسلمانوں کے درمیان اختلافی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

کہ ''اصول مرزائیت میں زبردستی وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کو درج کیا گیا بلکہ اسی مسئلہ کو تمام اپنے مذہب و صداقت کا سنگ بنیاد بتلایا گیا۔ علماء جانتے تھے کہ مرزا صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ان کی ذات اور ذاتی صفات عقائد و اخلاق معرکہ بحث نہ نہیں بلکہ لوگ اس مسئلہ میں الجھے رہیں کیونکہ اوّل تو یہ مسئلہ علمی ہے عوام اس کے حق و باطل کی تمیز ہی نہ کر سکیں گے مناظرہ میں ہر قسم کی شکست و ذلت کے باوجود بھی مرزا جی کو کہنے کی گنجائش رہے گی کہ ہم جیتے اور اگر بالفرض اہل حق نے کہیں اُن کا منہ اس طرح بھی بند کر دیا کہ وہ بالکل نہ بول سکے تب بھی زیادہ سے زیادہ لوگوں پر یہ اثر ہو گا کہ ایک فروعی سی بحث ہے اس میں اگر ان کا خیال مخالف ہی ہے تو کوئی بڑی بات نہیں ایسے اختلافات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔''

(علامات قیامت اور نزول مسیح حصہ اول بنام مسیح موعود کی پہچان صفحہ ۱۳، ۱۴ ناشر مکتبہ دار العلوم کراچی)

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اعتراض کا جواب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی ہی کے قلم سے:

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کی تصدیق بھی ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی ہی کے قلم سے پیش کی جاتی ہے۔ جس سے ایک تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صداقت سب پر واضح ہوگی اور یہ بھی بخوبی عیاں ہوگا کہ اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے کے لیے دیوبندی علماء حقائق کا انکار کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ قارئین کرام کو اس بات پر حیرت ہوگی کہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سمیت بعض دیگر علماء اسلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عارضی موت کا قائل تسلیم کیا ہے۔ خالد محمود دیوبندی صاحب لاشعوری طور پر اعلیٰ حضرت کی تائید اور اپنے اعتراض کی خود ہی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

1. ''اس میں تو کچھ اختلاف ہوا کہ آپ کو اٹھائے جانے سے پہلے نیند کی بے ہوشی دی گئی یا کچھ وقت کے لیے آپ کو موت دی گئی لیکن اس پر سب کا اتفاق رہا کہ آسمانوں پر بدن عنصری کے ساتھ زندہ پہنچے۔''

(عقیدۃ خیر الامم فی مقامات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مطالعہ قادیانیت جلد دوم صفحہ ۱۶۶ ناشر دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

2. ''بعض علماء اس طرف گئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمانوں پر اٹھائے جانے کے لیے موت وارد کردی تھی تاکہ آپ کو اس سفر کی کچھ وحشت محسوس نہ ہو۔''

اس کے کچھ سطر بعد لکھا کہ

3. ''جن علماء نے آپ کے لیے یہ وقتی موت تسلیم کی ہے ان کا یہ قولِ شاذ قادیانی عقیدہ وفات مسیح ہرگز تائید نہیں کرتا کیونکہ وہ سب آپ کے آسمانوں پر جانے اور پھر نزول فرمانے کا عقیدہ رکھتے تھے۔''

(مطالعہ قادیانیت جلد دوم صفحہ ۴۲۵ ناشر دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

4. ''جب یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (ایک قول کے مطابق) آپ کو آسمان پر لے جانے سے پہلے کچھ مختصر ساعات کے لیے وہ موت دی جس سے عالم برزخ کا دروازہ نہیں کھلتا۔''

(مطالعہ قادیانیت جلد۲ صفحہ ۴۴۵ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

5. ''حضرت عبداللہ ابن عباس کے اس عقیدے پر نظر رکھتے ہوئے ممیتک کے معنی اس عارضی موت کے سوا جو بقول بعض آپ پر کچھ ساعات کے لیے وارد کی گئی کچھ ہو ہی نہیں سکتے۔''

(مطالعہ قادیانیت جلد۲ صفحہ ۴۴۶ ناشر دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

6. ''تحقیق پسند حضرات صرف آپ کے قول ممیتک پر بھی آپ کے عقیدے کا فیصلہ نہ کریں گے بلکہ ان کے دوسرے قول ثم یموت کو بھی ساتھ ملانا پڑے گا اور اس میں یوں تطبیق کی جائے گی کہ ممیتک سے مراد آپ کی وہ عارضی موت ہے جو بقول بعض آپ کو دوران رفع قید ساعات کے لیے دی گئی تھی۔''

(مطالعہ قادیانیت جلد۲ صفحہ ۴۴۷ ناشر دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

7. ''ہم اپنے قارئین کو پھر سے یقین دلاتے ہیں کہ وہ جب چاہیں قادیانیوں کو اس بات کا چیلنج دیں کہ وہ اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں سے کسی ایک بزرگ کا قول دکھا دیں جس میں (۱) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نام کی تصریح ہو۔ (۲) ان پر موت آچکنے کا بیان ماضی کے صیغہ سے ہو۔ (۳) وہ عارضی موت نہ ہو جو بقول بعض نیند کی صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوران رفع دی گئی تھی۔''

(مطالعہ قادیانیت جلد۲ صفحہ ۴۴۹ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

8. ''اگر آپ نے کہیں مات کہا بھی تو اس سے وہ موت مراد ہوگی جو وقت رفع آپ کو بقول بعض چند ساعات کے لیے دی گئی تھی۔''

(مطالعہ قادیانیت جلد۲ صفحہ ۴۵۳ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

9. ''جن علماء نے توفی سے مراد وفات موت لی یا وفات نوم ان میں سے بھی کوئی

قادیانیوں کے عقیدہ وفات مسیح سے متفق نہ ہوا کیونکہ یہ دو معنی لینے والے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی کو اس طرح نہیں مانتے کہ وہ اس کے بعد اپنے بدن عنصری سے آسمان میں نہ ٹھہرے ہوں اور پھر اپنے اس بدن عنصری سے قرب قیامت میں زمین پر اترنے والے نہیں سوان کے لیے اگر کسی عالم نے توفی کے معنی موت ہی کے کیے ہوں تو اس سے ان کے اپنے عقیدے کی تائید ہرگز نہیں ہوتی کہ آپ پر موت اس طرح آئی کہ آسمان پر آپ کا مقر نہ بنا اور آپ ملائکہ مقربین کے ہم مجلس نہ ہو سکے ہوں۔"

(مطالعہ قادیانیت جلد ۲ صفحہ ۴۶۶ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

۱۰ "کوئی توفی کا معنی وفات موت کرے یا وفات نوم یا وفات رفع اس عقیدے پر سب متفق ہو جاتے ہیں کہ اس کے بعد آسمان حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا مقر بنا اور وہاں زندہ ملائکہ مقربین کے ہم نشین ہیں اور وہی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قرب قیامت زمین پر اتریں گے ان ضمنی اختلاف کو سامنے لا کر قادیانی اس اجماع کو نہیں توڑ سکتے جو مسلمانوں کا رفع مسیح، حیات مسیح اور نزول مسیح پر ہو چکا ہے۔"

(مطالعہ قادیانیت جلد ۲ صفحہ ۴۶۶ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

۱۱ "حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی توفی وفاتِ نوم (نیند) ہو جیسا کہ ربیع نے کہا یا کچھ (وقت کے لیے) وفاتِ موت ہو جیسا کہ حضرت ابن عباس سے ایک نقل ہے وہب بن منبہ کہتے ہیں آپ تین ساعات تک موت میں رہے اللہ نے اس دوران آپ کو اٹھا لیا اور آسمان میں لا کر زندہ کر دیا فراء نے کہا ہے کہ یہ وفات موت تھی لیکن قرآن میں دیا گیا وعدہ انی متوفیك ان کے رفع اور نزول کے بعد پورا ہوگا سو یہاں واؤ ترتیب کے لیے نہیں ہے (اور یہ کلام عرب میں ملتا ہے) لیکن اس پر سب متفق ہیں اور اس پر اجماع ہے کہ آپ اس وقت آسمانوں

پر زندہ موجود ہیں اور آپ وہاں فرشتوں کے ساتھ محو تسبیح و تقدیس ہیں۔"

(مطالعہ قادیانیت جلد ۲ صفحہ ۴۶۸ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

قارئین کرام! ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب سے ۱۱/ اقتباسات آپ نے ملاحظہ کیے جن میں صراحتاً اقرار ہے کہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام میں علماء اسلام کے درمیان اختلاف رہا ہے یہ بات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی تو ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی وغیرہم نے اعتراض جڑنا شروع کر دیا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ کو قادیانی عقیدہ کے مطابق قرار دے دیا حالانکہ اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے کہ

> "فرض کردم کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی پھر اب سے اُن کا نزول کیونکر ممتنع ہو گیا۔ انبیاء علیہم السلام کی موت محض ایک آن کو تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لیے ہوتی ہے۔ پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار ہے؟" (الجراز الدیانی صفحہ ۵ مطبوعہ لاہور)

اب سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب سے پیش کیے اقتباسات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سمیت جن علماء کا عقیدہ عارضی وفات مسیح کا ہے کیا وہ تمام بھی عقیدۂ قادیانی عقیدہ کے "بہت قریب" ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر خواہ مخواہ بہتان باندھنے کا کیا فائدہ؟

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی کی تفسیر "الہام الرحمٰن" میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو یہودیوں اور صابیوں کی گھڑی ہوئی کہانی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی

تھے علی بن ابی طالب کے مددگار تھے ان میں حبِ علی نہیں تھا بغض اسلام تھا یہ بات ان لوگوں میں پھیلی جن نے ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی کا مطلب نہیں سمجھا اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے جو لوگ اس قسم کی روایات پیش کرتے ہیں وہ علوم اجتماعیت سے بہت دور ہیں جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں اور متاثر ہو جاتے ہیں اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔

(الہام الرحمٰن صفحہ ۳۱۸ مکتبہ اوراق ۳۲ میکلیگن روڈ چوک اے جی آفس لاہور)

قارئین زاہد الحسینی دیوبندی نے اپنی کتاب تذکرہ المفسرین صفحہ مطبوعہ میں الہام الرحمٰن کی تعریف کی ہے۔

دیوبندیہ وہابیہ کے امام الہند، ابوالکلام آزاد کا حیاتِ مسیح علیہ السلام سے انکار:

اس کے علاوہ دیوبندیہ وہابیہ کے مشترکہ امام الہند ابوالکلام آزاد صاحب سے ڈاکٹر انعام اللہ خان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ''وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔'' (ملفوظات آزاد شائع کردہ مکتبہ ماحول کراچی صفحہ ۱۲۹)

ابوالکلام آزاد صاحب کی زیر ادارت شائع ہونے والے الہلال میں حیات مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ ''گوہر افشانی'' بھی کی گئی کہ

''پلاطوس کے بے رحم سپاہیوں نے ان کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا تا وہ صلیب پر لٹائے جائیں اور جو لکھا ہے وہ پورا ہو یہ ایک اخلاقی جہاد تھا اور اس اخلاقی مجاہد نے اس راہ میں اپنی عظیم قربانی کر کے فی الحقیقت اس کی پوری تکمیل کر دی۔''

(ہفتہ وار الہلال کلکتہ، ۲۹ راکتوبر ۱۹۱۳ء جلد سوم صفحہ ۳۳۸)

اس کے کچھ سطور بعد لکھا:

''ناصرہ کے واعظ کی طرح اپنی مظلومانہ قربانی اور اپنے خون شہادت کی تلاش ہو۔'' (ہفتہ وار الہلال کلکتہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء، جلد سوم صفحہ ۳۳۹)

ڈاکٹر اقبال اور تصورِ مہدی و مسیح:

ڈاکٹر اقبال اپنے خط میں لکھتے ہیں:

''میرے نزدیک مہدی مسیحیت اور مجددیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔ عربی تخیلات اور قرآن کی صحیح سپرٹ سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔''

(مکاتیب اقبال حصہ دوم صفحہ ۲۳۰، ۲۳۱ مرتبہ شیخ عطا محمد بحوالہ نظریہ پاکستان صفحہ ۲۴۹ مؤلف چودھری حبیب احمد ادارہ نظریہ پاکستان پی ۲۶ منڈی گلی لائلپور (فیصل آباد) طبع اول فروری ۱۹۶۹ء)

ڈاکٹر خالد محمود اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان سے دو سوال:

سوال نمبر ۱: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حیات و وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کو فروعی اور اختلافی کہا تو آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ کو اسلامی عقیدہ سے دور اور قادیانی عقیدہ کے قریب قرار دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ اسی عقیدہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام کو آپ کے مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندی صاحب نے بھی فروعی اور اختلافی قرار دیا (حوالہ پہلے گزر چکا ہے) لہٰذا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا ان کے عقیدہ کو بھی قادیانی عقیدہ کے قریب قرار دیا جائے گا۔ اگر نہیں تو اپنوں اور بیگانوں کے لیے انصاف کے پیمانے الگ الگ کیوں ہیں؟

سوال نمبر ۲: حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکاری مولوی عبیداللہ سندھی و ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر اقبال صاحب (جنہوں نے مہدی و مسیح علیہ السلام کے متعلق احادیث کے بارے میں یہ کہا کہ قرآن کی صحیح سپرٹ سے ان کو کوئی سروکار نہیں) سمیت مذکورہ حضرات پر کیا حکم شرعی لازم آتا ہے؟ آپ کی مبنی بر انصاف رائے کا انتظار ہے۔

نام کتاب: مزارات پر گنبد

ناشر: مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ لاہور

صفحات: ۳۲۰

مزارات پر گنبد بنانے کے بارے میں اکابر علماءِ اہل سنت کی تحقیقات کا نایاب مجموعہ شائع ہو گیا ہے جو کہ اپنے موضوع پر ایک دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے اس موضوع پر اس سے پہلے اس قدر ضخیم مجموعہ آج تک شائع نہیں ہوا۔

رسید

RP-54

رجسٹری یا بیمہ بھیجنے والے کو پشت پر دیئے گئے پتہ پر واپس بھیجا جائے۔

★ایک رجسٹرڈ ________ نمبر R632

برائے (نام) ________ وصول پائی۔

• بیمہ کی مالیت ________ • وزن (الفاظ میں) ________ گرام

________ تاریخ تقسیم 19/3/12

قیمت: پانچ روپے Rs.5/-

21 MAR 12

No. 632 For Insurance Notice see reverse. Stamps affixed except in case of uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due.

Rs. ____ P. 40 AD

Received a registered* ________ addressed to ________ Date-Stamp

Initials of Receiving Officer *Write here "letter" "postcard" "packet" or "parcel" with the word "insured" before it when necessary.

If insured, *Insured for Rs. (in figures)* ________ (in words) ________

Insurance fee Rs. ____ Ps. ____ (in words) ____ Kilo ____ Grams

Name and address of sender ________

قسط سوم

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل و فریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

میثم عباس قادری رضوی
massam.rizvi@gmail.com

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب کے انکار حیات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مزید حوالہ جات:

دیوبندی حضرات کے امام انقلاب مولوی عبید اللہ سندھی صاحب انکار حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تفسیر ''الہام الرحمٰن'' میں مزید کہتے ہیں کہ

''و اذ قال اللہ یعیسٰی الخ اس کا جواب عیسیٰ نے دیا کہ اار میں و کنت علیکم شہید ما دمت فیھم الخ جب تک میں زندہ رہا میں گواہ تھا جب تو نے مجھے وفات دی پھر تو ہی ان کا رقیب اور نگہبان رہا۔ ہمیں اس آیت میں غور کرنا چاہیے سوال کا رجوع اس زمانہ کی طرف ہے کہ عیسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے خدا بنالیں اور یہ قول بھی نصرانی تاریخ کے پہلی صدی ہوا کیوں کہ یہ عقیدہ اس صورت میں صدی کے بعد ہی ہوا ہے عیسیٰ

نے اس کے جواب میں انکار کیا کہ اس کی زندگی میں یہ واقعہ نہیں ہوا اور کہا کہ میں اس وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں موجود رہا یعنی اس قول کی ذمہ داری میری موجودگی میں ہو سکتی ہے اور میری موجودگی میں یہ بات نہیں ہو وَ لَمَّا توفیتنی یعنی مسئولیت مجھ پر واقع نہیں ہو سکتی یہ قول میری وفات کے بعد ہوا ہے اگر ہم یہ تفسیر نہ کریں تو جواب سوال کے مطابق ہو ہی نہیں سکتا۔"

(تفسیر الہام الرحمٰن فصل سورہ مائدہ (۱۱۶) میں، صفحہ ۳۲۰ مطبوعہ مکتبہ اوراق ۳۲ میکلگن روڈ چوک اے جی آفس لاہور)

اسی صفحہ پر سندھی صاحب مزید کہتے ہیں کہ

"ابن عباس رضی اللہ عنہما متوفیک کا معنی ممیتک کرتے ہیں اور فلما توفیتنی سے یہی تفسیر یعنی موت مراد لی ہے اور اس وفات کو وہ نہیں سمجھا سکتا۔ جو عام لوگ وہم کرتے ہیں کہ کئی ہزار سال کے بعد وہ نازل ہوگا پھر مرے گا کیوں کہ وفات بعد نزول نگہبانی کے بھی خلاف پڑتی ہے اور مسئولیت سے بھی عیسیٰ نہیں بچ سکتا۔ حالانکہ وفات بنی اسرائیل کی نگہبانی سے ساری ذمہ داری ہٹا رہی ہے اور عدم مسئولیت کے لیے وفات کو دلیل بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اور یہ پہلی صدی کے بعد واقع ہو گیا تھا ہزاروں سال کے بعد تو یہ قول واقع نہیں ہو رہا گویا اس سے ثابت ہوا کہ پہلی صدی ختم ہونے سے پہلے ہی موت واقع ہو گئی۔"

سندھی صاحب اپنے مقالے میں بھی حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتے

ہیں کہ

"یا عیسیٰ انی متوفیك ابن عباس نے اس کے یہ معنی لیے ہیں قال ابن عباس متوفیك ممیتك یعنی ابن عباس کے نزدیک وفات کے معنی موت کے ہیں غرض اس آیہ میں حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں جب تک میں ان میں رہا تو میں نگران گواہ تھا مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی اس کے بعد تو ہی ان کا نگران تھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام اپنی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نصاریٰ پر نگران ہے کہ آپ کی وفات کے بعد عیسائی قوم تو دنیا میں رہی ورنہ نزول کے بعد تو اتنا زمانہ ہی نہیں ہوگا قرب قیامت کی وجہ سے کہ یہ بات کہی جائے۔"

(عقیدہ انتظار مسیح و مہدی صفحہ ۲۸ مطبوعہ الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ مکان نمبر ون۔ اے ۱۳/۷ ناظم آباد نمبر ۱ کراچی) اس مقالے کے بارے میں قاری طاہر مکی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"یہ مقالہ اس سے پہلے سندھ کے ایک رسالہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔" (عقیدہ انتظار مسیح و مہدی صفحہ ۹)

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب مسئلہ نزول مسیح و مہدی کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ

"تعجب یہ ہے کہ اشاعرہ کے محققین نزول مسیح و مہدی کو اہل سنت کے ضروری اعتقادات میں شامل کرتے ہیں حالانکہ نہ صاحب مواقف نے بیان کیا ہے نہ شارح نے اس کی تنقید کی ہے عضدیہ نے ذکر نہیں کیا نہ اس کے شارح دوانی نے کوئی اس

کی تقلید کی ہے غرضیکہ یہ مسئلہ غیر متدبر لوگوں کے ہاں ہے۔
واللہ اعلم۔ الی متوفیك ابن عباس اس کا معنی مُمِیتُکَ کرتا
ہے۔'' (الہام الرحمن صفحہ ۳۲۱)

یہاں سندھی صاحب کہہ رہے ہیں کہ آمد حضرت مہدی و نزول حضرت مسیح علیہ السلام کو عقائد میں وہ لوگ شمار کرتے ہیں جو غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ اس کے علاوہ اپنے مقالے میں بھی سندھی صاحب نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''قرآن مجید میں تو آمد مسیح کا یہ مسئلہ بالکل نہیں ہے بلکہ اس
کے خلاف موجود ہے۔''

اس کے کچھ سطروں بعد حضرت امام مہدی کو بھی شامل کرتے ہوئے سندھی صاحب کہتے ہیں کہ

''بہت سی ایسی آیات ہیں جن سے ہر عقلمند یہی نتیجہ نکال سکتا ہے
کہ قرآن مجید میں ایسا کوئی موقعہ نہیں ملتا جہاں کسی نبی یا مہدی
کا انتظار ہو۔'' (عقیدہ انتظار مسیح و مہدی صفحہ ۱۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق سندھی صاحب مزید کہتے ہیں کہ
''مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے متعلق پہلے قرن میں کہیں ثبوت
نہیں ملتا۔'' (عقیدہ انتظار مسیح و مہدی صفحہ ۱۱، ۱۲)

سندھی صاحب کے پیش کیے گئے اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام) ان کو آپ نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود ٹھہرا لو؟ تو جواباً آپ انکار فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا تب تک تو ان کا گواہ تھا لیکن وفات کے بعد میں ذمہ دار نہیں ہوں

سندھی صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر وفات کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر ذمہ داری سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بچ سکتے۔ سندھی صاحب اپنے نظریہ کی تائید میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی لاتے ہیں کہ وہ بھی وفات کے ہی قائل ہیں۔ معلوم ہوا کہ سندھی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی ہے۔

الہام الرحمٰن کی توثیق:

اس تفسیر کے متعلق اس کے ناشر نے لکھا ہے کہ

''مولانا موسیٰ جار اللہؒ نے حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے
حضرت شاہ ولی اللہ کے اصول پر یہ تفسیر عربی میں قلمبند فرمائی۔
قیام مکہ کے دوران حضرت سندھیؒ کے بھتیجے مولانا عزیز احمدؒ برادر
مولانا احمد علی لاہوریؒ بھی آپ کے ساتھ تھے انہوں نے اس
تفسیر کی کاپی مولانا موسیٰ جار اللہؒ سے حاصل کر لی اور اپنے
ساتھ ہندوستان لے آئے یہ تفسیر حضرت سندھیؒ کے نامور شاگرد
مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مرحوم نے کئی بار تصحیح کے اہتمام کے ساتھ
عربی ''شاہ ولی اللہ اکیڈمی'' حیدر آباد سے شائع کروائی بعد ازاں
اس کا اردو ترجمہ مولانا محمد معاویہ مرحوم نے کبیر والا سے شائع
کروایا۔ یاد رہے اس مطبوعہ تفسیر کا سورۃ بقرہ سے سورۃ مائدہ تک
اردو ترجمہ مولانا عبد الرزاق فاضل دیوبند و تلمیذ مولانا عبید اللہ
سندھیؒ نے کیا ہے جبکہ مقدمہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ انعام تا سورۃ
توبہ کا اردو ترجمہ مولانا محمد قاسم صاحب نے کیا ہے مولانا معاویہ
کی کوششوں سے منظر عام پر آنے والے حصوں کا دوبارہ عکسی

ایڈیشن چھاپا جا رہا ہے۔"

(الہام الرحمٰن صفحہ ۳-۴ مطبوعہ مکتبہ اوراق ۳۲ میکلیگن روڈ چوک اے جی آفس لاہور)

☆ ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن دیوبندی صاحب "الہام الرحمٰن" کے متعلق لکھتے ہیں:

"مولانا سندھی کے ایک دوسرے شاگرد پروفیسر مولانا غلام مصطفٰی قاسمی (شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد) نے بھی "الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن" کے نام سے آپ کی تفسیر کو مرتب کیا ہے۔" (تعارف قرآن صفحہ ۲۷۰ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷ اردو بازار لاہور)

☆ مولوی قاضی زاہد الحسینی دیوبندی صاحب "تذکرۃ المفسرین" میں لکھتے ہیں:

"پروفیسر مولانا غلام مصطفٰی قاسمی: آپ صوبہ سندھ کے شہر لاڑکانہ کے مضافات کے رہنے والے ہیں زمانہ تعلیم میں دارالعلوم دیوبند میں مولانا عبید اللہ سندھی سے ملاقات ہوئی ان کے مشورہ سے علوم ولی اللھی کی طرف توجہ کی اور ان سے وافر حصہ حاصل کیا، آج کل آپ شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد سندھ میں تحقیقی کام کر رہے ہیں کئی تصانیف فرمائی ہیں جن میں سے "الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن" مولفہ مولانا سندھیؒ کی تدوین اور تہذیب بھی ہے۔"

(تذکرۃ المفسرین صفحہ ۳۵۳ مطبوعہ دار الارشاد مدینہ مسجد اٹک شہر)

اس اقتباس میں قاضی زاہد الحسینی صاحب تسلیم کر رہے ہیں کہ

"الہام الرحمٰن" مولوی عبید اللہ سندھی کی مولفہ ہے۔

☆ مولوی نور محمد مظاہری دیوبندی کی کتاب "تکفیری افسانے" کو نام بدل کر اور اس میں اضافہ جات کر کے دیوبندی حضرات نے کچھ عرصہ قبل شائع کیا ہے اس کتاب میں بھی اپنے زعم میں علمائے دیوبند کے تفسیری کارناموں

میں "الہام الرحمٰن" کو ۳۱ نمبر کے تحت یوں لکھا گیا ہے:

"الہام الرحمٰن (عربی/ اردو) املائی تفسیر امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ۔"

(رضاخانیوں کی کفر سازیاں صفحہ ۵۶ مطبوعہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی کراچی)

☆ قاری طاہر مکی دیوبندی صاحب موسیٰ جار اللہ صاحب کے تعارف میں "الہام الرحمٰن" کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"اس کے کئی قلمی نسخے مولانا سندھی کے شاگردوں کے پاس موجود ہیں ایک نسخہ ڈاکٹر عبد الواحد حالے پوتا ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد کے پاس بھی ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے ایک شاگرد محترم مولانا غلام مصطفٰی قاسمی ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ اکیڈمی سندھ اسے ایڈٹ کر رہے ہیں۔ اب تک دو جلدیں (آل عمران تک) شائع ہو چکی ہیں مگر طباعت کی رفتار بہت سست ہے۔ ضرورت ہے کہ کچھ حضرات اس معاملے میں آگے بڑھیں اور اس کی اشاعت میں مالی یا علمی دشواریاں بھی درپیش ہوں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔"

(الوشیعہ صفحہ ۱۸ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

☆ مشتاق شاہ دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں علمائے دیوبند کے تفسیری افادات کے مجموعے کے تحت لکھتے ہیں:

"الہام الرحمٰن (عربی) افادات مولانا عبید اللہ سندھیؒ مرتب مولانا موسیٰ جار اللہ ۲ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔"

(علمائے اہلسنت کی تصنیفی خدمات کی ایک جھلک صفحہ ۱۳ مطبوعہ مکتبہ پیر جی سید مشتاق شاہ ۸ گوبند گڑھ گوجرانوالہ)

☆ اسی کتاب میں ایک اور جگہ مشتاق شاہ دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ ”تصانیف مولانا عبید اللہ سندھیؒ“ اور اس کے تحت نمبر ۵ پر لکھتے ہیں ”الہام الرحمٰن“ (تفسیری افادات)“

(علمائے اہلسنت کی تصنیفی خدمات کی ایک جھلک صفحہ ۹۰ مطبوعہ مکتبہ پیر جی سید مشتاق شاہ ۸ گوبند گڑھ گوجرانوالہ)

موسیٰ جار اللہ ناقل الہام الرحمٰن کی توثیق دیوبندی علماء کے قلم سے:

قاری طاہر مکی دیوبندی صدر المرکز القرآنی و ناظم جامعہ مدینۃ العلوم اورنگ آباد کراچی نے موسیٰ جار اللہ صاحب کی تالیف الوشیعہ کے تعارف میں ان کے متعلق لکھا ہے کہ

”انہوں نے مختلف علوم و فنون میں مرتبۂ کمال و درجہ اجتہاد حاصل کیا۔“ (صفحہ ۸ الوشیعہ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

طاہر مکی دیوبندی صاحب موسیٰ جار اللہ صاحب کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ

”روسی حکومت ان کی بین الاقوامی شخصیت کو کافی اہمیت دیتی تھی اس لیے کہ یہ اپنی عربی تصنیفات اور سیاحت کی بنا پر عرب دنیا میں اس وقت بھی ایک بلند مقام رکھتے تھے۔“

(الوشیعہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

قاری طاہر مکی صاحب مولوی سعید احمد اکبر آبادی دیوبندی صاحب کے حوالے سے موسیٰ جار اللہ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”انڈیا کے علمی و دینی حلقے موصوف سے خوب واقف ہیں تقسیم سے قبل دہلی آتے تھے تو جامعہ ملیہ اسلامیہ میں قیام کرتے تھے

اپنے استاد مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی طرف علم کے بحر ناپیدا کنار ہونے کے باوجود غضب کے درویش منش اور قلندر صفت تھے مطالعہ نہایت وسیع اور حافظہ بلا کا اور دماغ بڑا روشن تھا راقم الحروف کو ان کے ساتھ بارہا شرف صحبت و تکلم حاصل ہوا ہے اور اس زمانے میں ان کی ذہانت و ذکاوت اور غزارت علم و فضل کے جو حیرت انگیز مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں ان کو قلم بند کیا جائے تو ایک مستقل مقالہ تیار ہو جائے۔“

(ماخوذ از ماہنامہ برہان دہلی جلد ۵۲ شمارہ نمبر ۳ ستمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱۸۲) (الوشیعہ صفحہ ۱۱ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

مولوی سعید احمد دیوبندی صاحب موسیٰ جار اللہ صاحب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور مولوی طاہر مکی صاحب نے تو انہیں بلند مقام رکھنے والے اور مختلف علوم میں مجتہد کے درجہ پر فائز لکھ دیا ہے۔ لہٰذا موسیٰ جار اللہ یا ان کی املاء کردہ تفسیر (جس کی علمائے دیوبند کی طرف سے تعریف کی گئی ہے۔) کو غیر معتبر کہنا خود غیر معتبر ہے۔

گزشتہ صفحات میں مذکور حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ”الہام الرحمٰن“ کو کوشش کر کے ہندوستان میں لانے والے دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری صاحب کے بھائی مولوی عزیز احمد دیوبندی صاحب، اس کو عربی میں تصحیح کے ساتھ شائع کرنے والے مولوی غلام مصطفیٰ قاسمی دیوبندی صاحب، الہام الرحمٰن کا اردو ترجمہ کرنے والے دو علماء مسلک دیوبند سے منسلک، (جن میں سے بقول ناشر مولوی عبد الرزاق صاحب دیوبند کے فاضل ہیں) اس کا اردو ترجمہ شائع کرنے والے مولوی معاویہ صاحب بھی دیوبندی اس کے علاوہ قاضی زاہد الحسینی دیوبندی (خلیفہ مولوی احمد علی لاہوری) بھی اس کو تحقیقی کاموں میں شمار کر کے اس کی تعریف کر رہے

ہیں دُشنام باز دیوبندی گروپ کے زیر اہتمام شائع شدہ کتاب میں "الہام الرحمٰن" کو علمائے دیوبند کے علمی کارناموں میں شمار کیا گیا ہے مولوی طاہر مکی دیوبندی صاحب بھی اس کی اشاعت کے لیے بے چین ہیں مشتاق شاہ دیوبندی صاحب نے اس کو عبید اللہ سندھی صاحب کے افادات پر مبنی تسلیم کیا اور علمائے دیوبند کی تصنیفی خدمات پر مشتمل کتاب میں درج کیا نیز عبید اللہ سندھی صاحب کے شائع شدہ مقالہ سے بھی الہام الرحمٰن کے مضمون کی تائید ہو گئی کیونکہ اپنے مقالہ میں بھی سندھی صاحب نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ اس کے املا کنندہ موسیٰ جار اللہ صاحب کی تعریف و توثیق بھی علماء دیوبند کے حوالہ سے آپ نے ملاحظہ کی لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ ان دلائل کے باوجود بھی الہام الرحمٰن کی نسبت مولوی عبید اللہ سندھی کی جانب کرنے سے انکار کیا جائے"

ابو الکلام آزاد اور مولوی عبید اللہ سندھی اور دیگر دیوبندی مولوی اپنے دیوبندی مولوی محمد لدھیانوی کے فتویٰ کفر کی زد میں:

ابوالکلام آزاد اور مولوی عبید اللہ سندھی صاحب کے حوالہ جات سے قارئین ملاحظہ کر چکے کہ یہ دیوبندی حضرات حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر تھے مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

> "جو شخص زندگی عیسیٰ علیہ السلام کا منکر ہو اُس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا۔" (فتاویٰ قادریہ صفحہ ۳۲ مطبوعہ در مطبع قیصر ہند لدھیانہ)

لہٰذا مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب کے فتویٰ کی رو سے ابو الکلام آزاد اور مولوی عبید اللہ سندھی صاحب حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے کافر قرار

پا گئے اور الہام الرحمٰن تفسیر کی تصحیح، ترجمہ اور تعریف کرنے والے دیوبندی حضرات بھی اس فتویٰ کی زد میں آ کر کافر قرار پا گئے۔

دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم شفیع دیوبندی صاحب مولوی محمد لدھیانوی صاحب کے فتویٰ کی زد میں:

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۹ صفحہ ۶۵ پر مفتی شفیع دیوبندی صاحب کے حوالے سے لکھا گیا تھا کہ انہوں نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کو فروعی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے اختلافات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔) مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے منکر کو مسلمان کہنے والے کے متعلق لکھتے ہیں:

> "جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پرلے درجے کا ضال اور مضل ہے۔" (فتاویٰ قادریہ صفحہ ۳۲ مطبوعہ در مطبع قیصر ہند لدھیانہ)

لہٰذا دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم مفتی شفیع صاحب بھی حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کو فروعی کہہ کر اور اس کے منکر کو مسلمان جان کر ان کے فتوے کے مطابق پرلے درجے کے ضال (گمراہ) مضل (گمراہ کرنے والا) ہوئے۔

دیوبندی حضرات سے سوال:

فتاویٰ قادریہ سے نقل کیے گئے دو اقتباسات کے متعلق یہ وضاحت درکار ہے کہ کیا حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا منکر واقعی شرعاً کافر اور حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کی تکفیر نہ کرنے والا بھی شرعاً پرلے درجے کا ضال (گمراہ) اور مضل (گمراہ کرنے والا) قرار پاتا ہے؟

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب جمہور علمائے امت کے خلاف نہایت خطرناک اور زائغانہ (گمراہ کُن) نظریات رکھتے تھے

(مفتی تقی عثمانی دیوبندی کا بیان)

مولوی عبید اللہ سندھی صاحب نے عقیدہ وفات مسیح کا انکار کرنے والے دیوبندی حضرات بطور تائید مفتی تقی عثمانی صاحب کے قلم سے عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب کی حقیقت ملاحظہ کریں۔ عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم چونکہ حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک کے رکن رکین رہے ہیں اور آزادی ہند کے لیے انہوں نے بے مثال قربانیاں دی ہیں اس لیے علمائے دیوبند نے اس جہت سے ہمیشہ ان کی قدر دانی کی ہے اور جہاں آزادی ہند کے لیے علماء دیوبند کی جدوجہد کا ذکر آتا ہے وہاں مجاہدین کی فہرست میں مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم کا نام بھی شامل ہوتا ہے لیکن مولانا سندھی مرحوم دار العلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ نہ تھے اور ان کے نظریات میں دینی اعتبار سے وہ تصلب نہ تھا جو علماء دیوبند کا طرہ امتیاز رہا ہے اسی لیے وہ بعض عقائد و احکام میں وقتاً فوقتاً جادۂ اعتدال سے ہٹ جاتے تھے۔ احقر نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کسی ایسے ہی نظریے کا اعلان کر دیا تھا جو

جمہور علمائے امت کے خلاف تھا تو حضرت شیخ الہند نے ان کو فہمائش کی اور بات سمجھ میں آنے پر انہوں نے دار العلوم دیوبند کی مسجد میں علی الاعلان اپنی غلطی کا اعتراف اور ندامت کا اظہار کیا لیکن حضرت شیخ الہند کی وفات کے بعد کوئی ایسا شخص نہ رہا جو نظریاتی طور پر ان کی رہنمائی کر سکے اس کے علاوہ ان کے مزاج میں مسلسل مصائب جھیلنے سے تشدد بھی پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آخری دور میں بھی انہوں نے پھر بعض ایسے نظریات کی تبلیغ شروع کر دی جو جمہور علمائے امت کے خلاف بلکہ نہایت خطرناک اور زائغانہ تھے ادھر چونکہ علمائے دیوبند کی جدوجہد آزادی میں برابر مولانا سندھی مرحوم کا نام بھی آتا تھا اس لیے خطرہ تھا کہ ان کے نظریات علمائے دیوبند کی طرف منسوب نہ ہوں اس لیے حضرت مولانا بنوریؒ نے نہ صرف مولانا سندھی کے ان نظریات کی تردید کی بلکہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو بھی اس طرف متوجہ کیا جو سیاسی جدوجہد میں مولانا سندھی مرحوم کے رفیق رہے تھے چنانچہ حضرت مولانا مدنی قدس سرہ نے مولانا سندھی مرحوم کے ان نظریات کی تردید میں ایک مضمون لکھا جو اخبار مدینہ منور میں شائع ہوا مولانا سندھی مرحوم کی تردید کے بارے میں یہ تمام تفصیلات احقر نے خود حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنی ہیں اور گذشتہ سال دوبارہ مولانا نے احقر سے ان کی توثیق فرمائی۔"

(ماہنامہ البلاغ کراچی صفحہ ۶، ۷ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ دسمبر ۱۹۷۷ء) (یہ مضمون مفتی تقی عثمانی دیوبندی صاحب کی کتاب نقوش رفتگان صفحہ ۸۹ مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن کراچی میں بھی شامل ہے۔)

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب کی حقیقت دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم تقی عثمانی صاحب نے اپنے والد مفتی شفیع دیوبندی اور مولوی یوسف بنوری دیوبندی صاحبان کے حوالے سے بیان کی ہے کہ سندھی صاحب ''جمہور علمائے امت کے خلاف اور خطرناک زائغانہ نظریات'' رکھتے تھے لہٰذا عقیدہ حیات حضرت عیسیٰ کا بھی اگر وہ انکار کر دیں تو کوئی بعید نہیں کیونکہ بقول مفتی شفیع صاحب (حوالہ قسط دوم میں گزر چکا ہے۔) حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ فروعی سا ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۶:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی سرقہ شدہ کتاب میں ایک جگہ سرخی ''فرقہ بریلویہ کے اولیاء اللہ کے متعلق گستاخانہ عقائد'' قائم کرنے کے بعد انکے ضمن اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ''قدوۃ السالکین حضرت شیخ فتح محمد قدس سرہٗ ایک مشہور بزرگ تھے انکے بارے میں مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں ''کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگر چند جگہ میں ایک وقت میں ہو گیا تو کیا تعجب ہے۔''

(ملفوظات، حصہ اول، صفحہ نمبر 12)

> دیکھیے حضرت شیخ کی کرامت کئی جگہ موجود ہو گئے اسے کس بیدردی سے نقل کیا ہے اور حضرت شیخ کو کرشن کے برابر کر دیا ہے۔

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 392، 393، مکتبہ اہل السنۃ و الجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(یہ اعتراض بھی مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے کتاب مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ 365 (مطبوعہ دار المعارف اردو بازار لاہور) سے حرف بہ حرف چوری کیا ہے۔)

ڈاکٹر خالد محمود اور مولوی گھمن دیوبندی صاحبان کی طرف سے سیدی اعلیٰحضرت پہ کیا گیا یہ اعتراض فن دجل کی تاریخ میں ایک اور اضافہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن کے اعتراض کا جواب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اپنے قلم سے:

اس اعتراض میں دیوبندی معترضین نے سیدی اعلیٰحضرت سے بغض کے نشے میں شیخ ابوالفتح جونپوری صاحب کے فرمان کو اس انداز سے پیش کیا کہ جس سے پڑھنے والے کو یہ محسوس ہو کہ سیدی اعلیٰ حضرت یہ اپنی طرف سے فرما رہے ہیں دوسری طرف دروغ گورا حافظہ نباشد کے صحیح مصداق ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب اپنی کتاب ''عبقات'' میں اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے خود یہ لکھ بیٹھے ہیں کہ:

> ''دراصل یہ مسئلہ میر عبدالواحد بلگرامی کی کتاب ''سبع سنابل'' کے صفحہ 170 سے منقول ہے اصل کتاب فارسی میں ہے اس میں مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے بیک وقت دس جگہوں کی دعوت منظور فرمالی اس پر حاضرین نے پوچھا کہ آپ نے ہر دس جگہ پر پیشی کی نماز کے بعد جانے کی دعوت منظور فرمالی ہے یہ کیسے ہوگا؟ اس پر حضرت مخدوم نے فرمایا کہ کرشن چندر جو کہ کافر تھا وہ سینکڑوں جگہوں پر بیک وقت حاضر ہو سکتا ہے اگر ابوالفتح نے ایسا کیا تو کونسی تعجب کی بات ہے؟ اصل عبارت یہ ہے۔
>
> ''کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شود اگر ابوالفتح دہ جا حاضر شود چہ عجب''۔

(عبقات، جلد اول، صفحہ 72،73، محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

دیوبندی معترضین نے جس واقعہ کو توڑ مروڑ کر سیدی اعلیٰحضرت ﷫ کو حضرت شیخ ابوالفتح کا گستاخ قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے حضرت شیخ ابوالفتح کو کرشن کے برابر کر دیا۔ گھمن صاحب کے معتمد ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب خود یہ واقعہ بیان کر کے اپنے فتویٰ کی رُو سے گستاخ اولیاء ثابت ہوئے کیونکہ سیدی اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کو سبع سنابل کے حوالہ سے بیان کیا تھا جس پر ڈاکٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ یہاں خود ڈاکٹر صاحب نے بھی اسے سبع سنابل کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی واضح تضاد بیانی ہے۔ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مرزا قادیانی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تاریخ بنی آدم میں مخالفوں سے ٹکرانا تو چلا آتا ہے لیکن یہ اپنے آپ سے ٹکرانا صرف اس شخص کے بارے میں صحیح ہو سکتا ہے جو مخبوط الحواس ہو۔'' (آسان راستہ صفحہ ۶۵)

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں کا خود ان کے ساتھ ٹکراؤ آپ ملاحظہ کر چکے جو ان کے اپنے بقول مخبوط الحواسی ہے۔

حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری اور ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی تقویۃ الایمان کی رُو سے مشرک:

حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری نے فرمایا کہ

''کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شود'' جسکا ترجمہ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے کیا کہ ''کرشن چندر جو کافر تھا وہ سینکڑوں جگہوں پر بیک وقت حاضر ہو سکتا تھا''۔

(عبقات، جلد اوّل، صفحہ 73، محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

اسکے علاوہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب بیک وقت کئی جگہوں پر حاضر و ناظر ہونا

دیگر کفار میں بھی تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''بیک وقت کئی جگہوں پر حاضر و ناظر ہونا یہ امر حقیقی کمالات میں سے ہرگز نہیں اگر یہ کوئی حقیقی کمال ہوتا تو رب العزت یہ مقام بعض کافروں کو ہرگز عطا نہ فرماتا''۔

(عبقات، جلد اوّل، صفحہ 73، محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

ایک جگہ کرشن کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''کرشن بیک وقت کئی جگہوں حاضر و ناظر ہوا''۔

(عبقات، جلد اوّل، صفحہ 73، محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

ڈاکٹر صاحب اپنے آقائے نعمت ابلیس ملعون کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''جو لوگ انبیاء کے حاضر و ناظر ہونے میں انکی بڑی شان سمجھتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ اس میں کونسا کمال لینا ہے شیطان کی واردات بیک وقت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں ہوتی ہے۔''

(عبقات، جلد اوّل، صفحہ 73، محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہوا کہ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے

1- کرشن ہندو سمیت دیگر کافروں کو بیک وقت سینکڑوں جگہوں پر حاضر و ناظر لکھا۔

2- انبیاء کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی کرتے ہوئے اپنے آقائے نعمت ابلیس لعین کو بیک وقت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں حاضر و ناظر مان لیا۔

حاضر و ناظر کے متعلق امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کا فتوی ملاحظہ کیجیے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

''ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی دور ہو یا نزدیک ہو چھپی ہو یا کھلی اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں پہاڑوں کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہہ میں یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی نہیں۔''

اپنے تئیں کچھ مزید شرکیات بیان کر کے اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے البتہ آدمی مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے''۔

(تقویۃ الایمان صفحہ نمبر ۷ کتب خانہ راشد کمپنی دیوبند یوپی، ایضاً صفحہ نمبر 9 مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی 1313 ہجری، ایضاً صفحہ نمبر 31 مطابع البرکاتی سعودیہ ایضاً صفحہ ۳۰ مطبوعہ المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور ایضاً صفحہ ۲۲، ۲۳ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ایضاً صفحہ ۲۲، ۲۳ مطبوعہ انور اکیڈمی/ مکتبہ ثنائیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا)

اسی تقویۃ الایمان میں ایک اور جگہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسکا مخلوق ہو اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق

نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ شرک ہو جاویگا خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیر و شہید سے خواہ بھوت و پری سے''۔

(تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 6 کتب خانہ راشد کمپنی دیوبند یوپی، ایضاً صفحہ نمبر ۷ مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی 1313 ہجری، ایضاً صفحہ نمبر 30 مطبوعہ سعودیہ)

دیوبندی حضرات کے ''عین اسلام'' تقویت الایمان کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کرشن کو سینکڑوں جگہ حاضر و ناظر کہہ کر امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب کے بقول مشرک ٹھہرے (نعوذ باللہ) اس کے علاوہ مولوی اسماعیل دہلوی کے غالی ''عقیدت مند'' ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب خود بھی کرشن چندر کو سینکڑوں جگہ اور ابلیس لعین کو بیک وقت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں حاضر و ناظر اور متصرف تسلیم کر کے ڈبل مشرک قرار پائے، کسی دیوبندی میں جرأت ہے کہ تقویت الایمان کے فتوی کی روشنی میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کا دفاع کر کے انہیں مسلمان ثابت کر سکے؟

جھوٹ نمبر ۱۷:

مولوی الیاس گھمن صاحب گستاخانہ عقیدے کے ضمن میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''پیر کا قبر میں آنا جان لو اپنا شیخ جس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے مرنے کے بعد قبر میں آجاتا ہے اور اپنے مرید کی طرف سے فرشتوں کو حق کے مطابق جواب دیتا ہے اور اسے نجات دلاتا ہے''۔ (ملفوضات فریدیہ صفحہ نمبر 60) بریلوی عوام کو اور کیا چاہیے بس ضمانت مل گئی کہ انہیں قبر تک میں کسی سوال کا جواب دینا نہ پڑے گا پیر ہی سب کام کرے گا تمہارے ذمے صرف یہ کام ہے کہ بس پیر بناؤ اور

نذرانے دیئے جاؤ''۔

(فرقۂ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 397 مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(گھمن صاحب نے یہ اعتراض کتاب مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ 378 دارالمعارف اردو بازار لاہور سے حرف بہ حرف سرقہ (چوری) کیا ہے۔)

جواب:

حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کی کتاب ''فوائد فریدیہ'' اردو ترجمہ بنام فیوضات فریدیہ'' سے نقل کر کے اس کو گستاخانہ قرار دیا اسی مفہوم کی عبارت حضرت امام عبدالوہاب شعرانی (973 ہجری) نے اپنی کتاب ''میزان شعرانی'' میں نقل کی ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ

و قد ذکرنا فی کتاب الاجوبة عن ائمة الفقهاء و الصوفية ان ائمة الفقهاء و الصوفية كلهم يشفعون فی مقلديهم و يلاحظون احدهم عند طلوع روحه و عند سؤال منكر و نكير له و عند النشر و الحشر و الحساب و الميزان و الصراط و لا يغفلون عنهم فی موقف من المواقف و لمامات شيخنا شيخ الاسلام الشيخ ناصر الدين اللقانی رآه بعض الصالحين فی المنام فقال له ما فعل الله بك؟ فقال لما اجلسني الملكان فی القبر يسالانی اتاهم الامام مالك فقال: مثل هذا يحتاج الٰی سؤال فی ايمانه بالله و رسوله؟ تنحيا عنه فتنحيا عنی النهی۔ و اذا كان مشائخ الصوفية يلاحظون اتباعهم و مريدهم فی جميع الاهوال و الشدائد فی الدنيا و الآخرة

فكيف بائمة المذاهب الذين هم اوتاد الارض و اركان الدين و امناء الشارع على امته

(الميزان الكبرىٰ فصل فی بيان جملة من الامثلة المحسوسة الخ ج ۱ اول، صفحہ ۶۵ مطبوعہ دار الكتب العلميه بيروت لبنان)

''اور ہم نے اپنی کتاب ''الاجوبة عن ائمه الفقهاء والصوفيه'' میں ذکر کیا ہے کہ تمام امام خواہ فقہاء ہوں یا صوفیہ اپنے اپنے مقلدین کی شفاعت کرائیں گے اور روح نکلنے کے وقت اور منکر نکیر کے سوال کے وقت اور نشر وحشر اور حساب اور میزان اور صراط کے نزدیک ان کا لحاظ رکھیں گے اور منجملہ تمام مقامات کے کسی مقام پر ان سے غافل نہ ہوں گے اور جب ہمارے شیخ شیخ الاسلام ناصر الدین لقانی انتقال کر گئے تو ان کو بعض بزرگوں نے خواب میں دیکھا تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب مجھ کو قبر میں فرشتوں نے بٹھایا تاکہ مجھ سے اپنا فرضی اور لازمی سوال کریں تو ان کے پاس حضرت امام مالک تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ کیا ایسے شخص سے بھی اس کے ایمان کے بارے میں سوال کرنے کی حاجت ہے ہٹ جاؤ اس کے پاس سے پس وہ میرے پاس سے ہٹ گئے اور جب مشائخ صوفیہ اپنے مریدین اور متبعین کا تمام دنیاوی اور اخروی سختیوں میں لحاظ رکھتے ہیں تو پھر کیسے نہ لحاظ رکھیں گے کہ ائمہ مذاہب جو درحقیقت زمین کی میخیں اور دین کے ارکان اور شارع علیہ السلام کی طرف سے امت کے امین ہیں''۔

(مواہب رحمانی ترجمہ اردو میزان شعرانی، جلد اول، صفحہ 170، ادارہ اسلامیات 190 انارکلی لاہور)

ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن صاحبان! اس اقتباس کو پڑھیے اور بتائیے کہ کیا حضرت امام عبدالوہاب شعرانی بھی گستاخ تھے؟ جنہوں نے فیوضاتِ فریدیہ سے زیادہ واضح طور پر اس بات کو بیان کیا جو آپ کے خانہ ساز دھرم کے مطابق سراسر غلط ہے۔ اگر آپ میں جرأت ہے تو ان پر بھی فتویٰ لگائیے تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ دیوبندی دھرم کے مطابق امام شعرانی بھی ''گستاخ بریلوی'' ہیں۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی تضاد بیانی پر اُن سے ایک سوال:

جیسا کہ پہلے گذر چکا کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی کتاب کو گھمن صاحب گستاخانہ عقیدہ پر مشتمل قرار دے کر اس پر اعتراض کر چکے ہیں لیکن دروغ گورا حافظہ نباشد کے مصداق الیاس گھمن صاحب نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ'' میں خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ''حضرت خواجہ صاحب'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۸۸ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا) گھمن صاحب سے سوال ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کو خود ''گستاخ'' قرار دے کر بعد میں ''حضرت'' کہنا کس طرح درست ہے؟ یا آپ کی طرف سے فیوضاتِ فریدیہ پر کیا گیا اعتراض غلط تھا؟ مفصل مدلل وضاحت کیجئے۔

مولوی عبد القیوم دیوبندی صاحب حضرت خواجہ غلام فرید کی اسی کتاب ''فیوضاتِ فریدیہ'' سے استناد کر کے مرزائیت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''فوائدِ فریدیہ'' میں ختمِ نبوت، ظہورِ مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا عقیدہ شائع فرما کر مرزائیت کے بخیے اُدھیڑ دیے ہیں اور اپنی اسی تصنیف میں ''احمدی فرقے'' کو ناری (جہنمی) لکھا ہے۔'' (فوائدِ فریدیہ صفحہ 30,29)

(تاریخی دستاویز صفحہ 654 مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

یہ کتاب دیوبندیوں کے شیخ المشائخ خواجہ خان محمد آنجہانی صاحب کی پسند کردہ ہے (جیسا کہ اس کے ٹائٹل پر درج ہے) ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن صاحبان! بتائیے کہ بوقت ضرورت ردِ مرزائیت کے لیے دیوبندی علماء کی طرف سے فوائدِ فریدیہ سے استدلال کیا جاتا ہے اور مصنف کے لیے ''حضرت'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' جیسے الفاظ لکھے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف ہم اہلسنت پر اعتراض کی غرض سے حضرت خواجہ غلام فرید کی اسی کتاب میں درج انکے مؤقف کو گستاخانہ عقیدہ قرار دے کر اہلسنت کا رد کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے بتائیے اگر فوائدِ فریدیہ میں گستاخی ہے تو انکے مصنف کو ''حضرت'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ اس جواب سے ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن صاحبان کے اس فضول اعتراض کی حقیقت واضح ہو گی۔

ڈاکٹر خالد محمود اور گھمن صاحبان ذرا آئینہ تو دیکھیے:

ڈاکٹر خالد محمود اور گھمن صاحب نے اہل سنت کے بغض میں سرشار ہو کر اعتراض تو جڑ دیا لیکن اپنے گریبان میں جھانکنا گوارا نہ کیا کیونکہ دیوبندی اکابر کے ہاں سے ایسی باتیں مل جاتی ہیں کہ ان کے عقیدہ کے مطابق ان میں سے کسی کا مرید ہونا جنت کی ضمانت ہے تو کسی کا نام لینا ہی یوم قیامت نجات کا باعث ہو گا اور کسی کا صرف خط دیوبندی حضرات کے نزدیک ذریعہ نجات سمجھا جاتا ہے۔ جی ہاں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

☆ مولوی محمود الحسن دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید و قاسم
بوسہ دیں لب کو مرے مالک و رضوان دونوں

(کلیات شیخ الہند صفحہ ۶۳، مطبوعہ مجلس یادگار شیخ الاسلام پاکستان)

یعنی مولوی محمود الحسن صاحب کے زعم میں جو دیوبندی روز قیامت قبر سے اٹھ کر مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحبان کے نام پکارے گا تو داروغہ جنت حضرت مالک و حضرت رضوان اس کے لبوں کو بوسہ دیں گے اور یوں ان کا نام لینا دیوبندی حضرات کے جنت میں داخلے اور فائدے کا سبب بن جائے گا۔

☆ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب اپنے پیر سید احمد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالی نے کہا کہ

"جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا اگرچہ لکھو کھا ہی کیوں نہ ہو ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔"

(صراط مستقیم صفحہ ۲۲۲، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار کراچی)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی وہابی عقیدہ کے مطابق جن حضرات نے سید احمد رائے بریلوی کے ہاتھ پر بیعت کر لی ان کی نجات ہو گئی۔

☆ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

"اگر پیر پر رحمت ہو گی مرید کو ہمراہ لے لے گا۔"

(افاضات الیومیہ جلد ۲، ملفوظ نمبر ۳۴، صفحہ ۲۱ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور)

تھانوی صاحب کے بقول اگر دیوبندی پیر کی بخشش ہو گئی تو وہ اپنے مرید کو بھی ساتھ لے جائے گا۔

☆ مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی صاحب مولوی حسین احمد مدنی صاحب کے بارے میں کہتے ہیں کہ

"میرے پاس حضرت مدنی کا ایک مکتوب ہے جو میرے لیے ذریعہ نجات ہے۔"

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء، صفحہ ۱۳ مضمون از مولوی حامد میاں دیوبندی)

مولوی احمد علی لاہوری صاحب کی مدنی صاحب کے بارے خوش عقیدگی کا یہ عالم ہے کہ ان کا مکتوب ذریعہ نجات سمجھا جا رہا ہے جبکہ اس کے برخلاف اسی ہفت روزہ خدام الدین میں دیوبندی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی سمیع الحق دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"بغیر وحی ارشاد رسول کے کسی کے انجام کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" (ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۱۳ ستمبر ۱۹۶۳ صفحہ ۱۱)

سوال یہ ہے کہ بغیر وحی و ارشاد رسول کے لاہوری صاحب کو کیسے پتہ چل گیا کہ یہ خط میری نجات کا باعث ہے؟ تقویت الایمان میں ان کے امام مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے حضور ﷺ کے بارے میں لکھا ہے کہ

"انہوں نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار میں ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں سے مجھ کو کچھ بخل نہیں اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ کی اللہ کے ہاں کچھ کام نہیں آتی جب تک کچھ معاملہ اپنا اللہ ہی سے صاف نہ کرے تو کچھ کام نہیں نکلتا۔"

(تقویت الایمان صفحہ ۲۹، مطبوعہ کتب خانہ راشد کمپنی دیوبند ایضاً صفحہ ۳۸ مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۱۳ ہجری ایضاً صفحہ ۹۷، مطابع البرکاتی سعودیہ ایضاً صفحہ ۶۳ مطبوعہ المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور ایضاً صفحہ ۶۲، ۶۳ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ایضاً صفحہ ۶۲ و ۶۳، مطبوعہ النور اکیڈمی/ مکتبہ ثنائیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا تقویۃ الایمان صفحہ ۶۳، مطبوعہ المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ ایک طرف اکابر دیوبند کا نام لینا، ان کی بیعت کرنا اور ان کا تحریر کردہ خط ذریعہ نجات سمجھا جاتا ہے لیکن دوسری طرف انہی کی ''دھرم پستک'' کتاب تقویت الایمان کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات کسی کی نجات نہیں کرواسکتی۔ یہ ہے علمائے دیوبند کی جناب رسول اللہ ﷺ سے نام نہاد محبت کی حقیقت۔ تف ہے ایسی ذہنیت پر۔

جھوٹ نمبر ۱۸:

مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ:

''بریلوی اپنے اس قسم کے نظریات ثابت کرنے کے لیے بزرگانِ دین کو بھی اپنے ساتھ بری طرح ملوث کرتے ہیں اور لوگ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ بزرگوں نے ایسی باتیں کہی بھی ہیں یا یونہی ان کا نام استعمال کیا جا رہا ہے حضرت سیّد احمد بن رفاعی کے کسی خادم یعقوب کے نام سے ان لوگوں نے ولی عارف کی یہ پہچان لکھی ہے:

''لاتستقر نطفۃ فی فرج الانثیٰ بنظر ذالک الرجل الیھا و یعلم بھا'' (نجم الرحمٰن صفحہ52)

ترجمہ: ''کسی عورت کے اندام نہانی میں کوئی نطفہ قرار نہیں پاتا مگر یہ کہ ولی عارف ضرور اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 397,398، مکتبہ اہل السنۃ و الجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(گھمن صاحب نے یہ اقتباس کتاب مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ 380 مطبوعہ دار المعارف اردو بازار لاہور سے حرف بہ حرف سرقہ (چوری) کیا ہے۔)

جواب:

ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے ہم اہلسنّت پر یہ اعتراض کرنے کے لیے ہاتھ کی صفائی یوں دکھائی کہ یہ اقتباس مولانا غلام محمود پیلانوی کی کتاب کے حوالے سے نقل کر کے یہ ظاہر کیا کہ اس قول کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور انہیں کی کتاب کی چوری کرتے ہوئے گھمن صاحب نے اپنی کتاب میں نقل کر لیا حالانکہ ''نجم الرحمٰن'' میں اس قول کو حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کی کتاب ''لطائف المنن'' بیان کیا گیا ہے اگر دیوبندی معترضین حضرت امام شعرانی کا نام ذکر کر دیتے تو ان کو یہ دجل کرنے کا موقعہ نہ ملتا قارئین اس قول کو حضرت امام شعرانی کی کتاب ''لطائف المنن'' سے ملاحظہ کریں جس سے دیوبندی علماء کی ''دیانت'' کا حال بھی معلوم ہو جائے گا۔ امام شعرانی لکھتے ہیں:

لا تستقر نطفۃ فی فرج انثی الا بنظر ذلک الرجل الیھا، و یعلم بھا۔

(لطائف المنن الباب الثانی عشر صفحہ ۴۶۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: ''کسی مادہ میں نطفہ قرار نہیں پاتا مگر اس مرد کی نظر میں ہوتا ہے اور وہ اسے جانتا ہے''۔

(لطائف المنن مترجم اردو، بارہواں باب، صفحہ 669 نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11-داتا گنج بخش روڈ لاہور)

حضرت امام شعرانی اسی کتاب میں شیخ صادق کی شرائط کے ضمن میں لکھتے ہیں

ینظر احوال مریدہ من اللوح المحفوظ، فیعرف داءہ و دواءہ، یلاحظ مریدہ من حین کان فی عالم الذر قبل وجودہ و ہبوطہ، الی اصلاب الآباء و بطون الامھات۔

(لطائف المنن الباب الحادی عشر صفحہ ۴۸۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: یعنی شیخ صادق "اپنے مرید کے احوال کو لوحِ محفوظ سے دیکھتا ہو پس اس کی بیماری اور اس کا علاج پہچانتا ہو۔ اور اپنے مرید کا ملاحظہ اُسکے آباء کی پشتوں میں اور ماؤں کے بطنوں میں وارد ہونے اور اترنے سے پہلے اس وقت سے رکھتا ہو جبکہ وہ عالم ذر میں تھا"۔

(لطائف المنن مترجم اردو، گیارھویں باب صفحہ 660 نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11- داتا گنج بخش روڈ لاہور)

قارئین کرام! مذکورہ بالا اقتباسات سے واضح ہو گیا کہ جو اعتراض ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان نے ہم اہلسنت پر کیا ہے درحقیقت وہ ہم پر نہیں بلکہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ پر ہے کیونکہ وہ قول انہی کی کتاب سے نقل کیا گیا ہے۔ اب معترضین سے سوال ہے کہ آپ کے اعتراض کی رُو سے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی اس نظریہ کو بیان کرنے کی بنا پر "گستاخ بریلوی" قرار پائے یا نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو اسکی مدلل وجہ بیان کریں کہ جن کی کتاب سے یہ بات بیان کی گئی ہے وہ تو بری الذمہ ہوں اور جو اسے نقل کریں ان کو "گستاخ بریلوی" قرار دیا جائے۔ یا للعجب

جھوٹ نمبر ۱۹:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہم پر ایک اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"حضرت ام المومنینؓ کی شان میں ایک اور گستاخی: "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بیشک تمام مسلمانوں کی ماں ہیں لیکن حضور ﷺ کی تو بیوی تھیں اور آپ کے حضور انتہائی مؤدب آپ نے حضور ﷺ کے سامنے کبھی کوئی ایسا کلمہ نہیں کہا جس میں گستاخی

ہو اور وہ شانِ اقدس کے منافی ہو یہ تصور کہ آپ حضور سے جلال کے ساتھ پیش آتی تھیں آپ پر ایک تہمت اور حضور اور حضرت ام المومنین دونوں کی گستاخی ہے مگر افسوس مولانا احمد رضا خان کہتے ہیں کہ آپ حضور کی شان میں ایسی باتیں بھی کہہ جاتی تھیں جن پر شرعاً سزائے موت دی جاسکے فرماتے ہیں کہ:

"ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا جو الفاظ شانِ جلال میں ارشاد کر گئی ہیں اگر دوسرا کہے تو گردن ماری جائے"۔

(ملفوظات، حصہ سوم صفحہ 87)

یہ فیصلہ اب آپ ہی کریں کہ کیا کوئی مسلمان ام المومنین کی شان میں اس قسم گستاخی کر سکتا ہے استغفر اللہ

صحابہ کرام اور امہات المومنین کے بارے میں بریلوی مذہب کیا ہے ہم اسکی مزید تفصیل میں نہیں جاتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کی گئی اس گستاخی سے دل زخمی ہے اور بات کو آگے لے جانے سے دل لرزتا ہے اور قلم تھراتا ہے"۔

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 388،389 مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(گھمن صاحب نے یہ اعتراض مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ 348 مطبوعہ دارالمعارف اردو بازار لاہور سے حرف بہ حرف سرقہ (چوری) کیا ہے۔)

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اعتراض کا جواب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اپنے قلم سے:

چونکہ یہ اعتراض ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کی کتاب سے گھمن

صاحب نے چوری کیا ہے لہٰذا اس کا جواب بھی ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے قلم سے ہی ملاحظہ کریں ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب ''آثار الاحسان'' میں لکھتے ہیں کہ

''انس و ناز: کبھی یہ ادلال انس و ناز کے دائرہ میں بھی ظاہر ہوتا ہے حضرت تھانوی فرماتے ہیں ''وسط و سلوک میں بعض بزرگوں پر غلبہ بسط سے ادلال کا حال وارد ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت ناز میں آ کر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو دوسرا اگر کہے تو مردود ہو جائے'' (شریعت و طریقت، صفحہ 97) مولانا روم فرماتے ہیں:

ناز را روئے بباید ہمچو ورد
چوں نداری گرد بد خوئی مگرد
زشت باشد روئے نا زیبا و ناز
عیب باشد چشم نابینا و باز
پیش یوسف نازش و خوبی مکن
جز نیاز و آہ یعقوبی مکن

ترجمہ: ''ناز کرنے کے لیے گلاب کے پھول جیسا چہرہ چاہیے جب تیری یہ صورت نہیں تو کسی کی بدخوئی کے گرد نہ ہو۔ بدصورت کا ناز کرنا اور بری بات ہے نابینا کی آنکھ کھلی ہو تو اور بھی وحشت پیدا ہوتی ہے۔ یوسف کے سامنے اسکا سا ناز اور حسن نہ دکھا اگر یہ حال نہیں تو سوائے نیاز مندی اور آہ و یعقوبی کے کچھ تجھ سے ظاہر نہ ہو۔''

حضرت تھانوی حدیث 41 میں ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت لائے ہیں کہ جب انکی برأت میں قرآن کریم کی آیتیں اتریں اور حضور ﷺ خوشی خوشی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو حضرت عائشہ کی والدہ نے انہیں کہا: قومی الی رسول الله (ﷺ) اٹھو اور حضور ﷺ کے پاس اظہار تشکر کے طور پر جاؤ مگر آپ اس وقت جوش میں تھیں اور آپ امید رکھتی تھیں کہ حضور ﷺ اس سے پہلے آپ کی صفائی کر دیتے آپ نے اسی انداز ادلال میں کہا: والله لا اقوم اليه ولا احمد الا هو الذى انزل براتى ''بخدا میں آپ کے پاس (بطریق ادائے شکر) نہ جاؤں گی اور میں اس پر سوائے خدا کے کسی کی حمد نہ کروں گی جس نے میری برأت میں آیات اتاریں۔ **یہ الفاظ بظاہر ادب رسالت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں مگر حضرت عائشہ صدیقہ کو آپ کی بیوی ہونے کے تعلق سے بھی ایک مقام ناز حاصل تھا اور آپ سے یہ الفاظ اسی ناز میں صادر ہوئے اور آنحضرت نے بھی اس پر نکیر نہ فرمائی** حضرت تھانوی لکھتے ہیں ''حضرت صدیقہ کو آپ کے اس تردد کی اطلاع تھی پس انکو یہ قلق تھا کہ افسوس آپ کو بھی شبہ رہا پس برأت کے نزول سے آپ کو جوش آ گیا اور یہ جواب ان سے صادر ہوا چونکہ حضور ﷺ نے اس پر القاء نہیں فرمایا اس سے اہل شطح ادلال کا معذور ہونا ثابت ہو گیا۔ (التکشف، صفحہ نمبر 285)

(آثار الاحسان، جلد دوم، صفحہ 206، محمود پبلی کیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

قارئین کرام! ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان کی طرف سے سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کیے گئے اعتراض کا جواب مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب اور معترض ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اپنے ہی قلم سے آپ نے ملاحظہ فرما لیا بتایئے کہ یہ کیسا انصاف ہے کہ اگر سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمائیں کہ ''ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی ہیں اگر دوسرا کہے تو گردن ماری جائے'' تو اس پر کہا جائے کہ یہ گستاخی کوئی مسلمان نہیں کر سکتا اس گستاخی سے دل زخمی ہے اور قلم تھراتا ہے (اعتراض کے ضمن میں مکمل اقتباس پہلے نقل کیا جا چکا ہے) اور خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے انہی الفاظ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"یہ الفاظ بظاہر ادبِ رسالت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں مگر حضرت عائشہ صدیقہ کو آپ کی بیوی ہونے کے تعلق سے بھی ایک مقامِ ناز حاصل تھا اور آپ سے یہ الفاظ اسی ناز میں صادر ہوئے اور آنحضرت نے بھی اس پر نکیر نہ فرمائی"۔

☆ ڈاکٹر صاحب! آپ کے نقل کردہ اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے شانِ رسالت کے خلاف الفاظ استعمال کیے لہٰذا یہ وضاحت درکار ہے کہ شریعت میں اس فعل کی کیا سزا مقرر ہے؟

بتائیے کیا یہ صریح بے انصافی نہیں کہ دیوبندی مولوی صاحب ایک بات خود زیادہ صریح طور پر لکھیں تو ان کے عقیدہ کے مطابق ان کی مسلمانی میں "فرق" نہ آئے اور دوسرا کہے تو اس کو "گستاخ" قرار دیا جائے یقیناً یہ سیدی اعلیٰحضرت کی کرامت ہے کہ جس خواہ مخواہ کے اعتراض کی بنا پر ان کو گستاخ قرار دیا جا رہا تھا معترضین کی مفروضہ "گستاخی" سے زیادہ "صریح گستاخی" خود معترض ڈاکٹر خالد محمود اور ان کے پیشوا "مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سے ثابت ہوگئی اور معترض اپنے فتوٰی کی رو سے اپنے پیشوا سمیت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گستاخ قرار پا گیا۔

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب سے ایک سوال:

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی صاحب کا جو اقتباس نقل کیا ہے اس میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فعل کو ادلال کہا گیا ہے اور "ادلال" کسے کہتے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب تھانوی صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ

"ادلال کا ترجمہ ناز ہے یہ ایک حال ہے کہ جو بعض محبین کو غلبۂ

انس و انبساط میں پیش آتا ہے۔۔۔۔ کامل اور غیر کامل میں اتنا تفاوت ہے کہ کامل کا قول و فعل اس حالت میں بھی حدِ ادب سے متجاوز نہیں ہوتا غیر کامل سے کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے"۔

(التکشف، صفحہ 340) (آثار الاحسان جلد دوم صفحہ ۲۰۴ مطبوعہ محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

یعنی تھانوی صاحب کے نزدیک ادلال (یعنی ناز) میں بھی کامل حدِ ادب سے متجاوز نہیں ہوتا لیکن غیر کامل حدِ ادب سے متجاوز ہو جاتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ان الفاظ کے بارے میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب پہلے ہی لکھ چکے ہیں "یہ الفاظ بظاہر ادبِ رسالت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں" گویا انکے نزدیک حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اندازِ ادلال (ناز) میں شانِ رسالت کے خلاف الفاظ بول کر "غیر کامل" ہوئیں ڈاکٹر صاحب! بتائیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غیر کامل کہنا انکی شان میں نامناسب اور شیعیت کی ترجمانی ہے یا نہیں؟

(جاری ہے)

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (قسط چہارم)

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

مولوی حامد میاں دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن کی طرف سے سیدی اعلیٰ حضرت پر کئے گئے ایک اعتراض کی حقیقت

مولوی حامد میاں دیوبندی صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت کے خلاف ایک رسالہ بنام ''فاضل بریلوی کے فقہی مقام کی حقیقت'' لکھا۔ جس کا کچھ حصہ مولوی الیاس گھمن صاحب نے اپنی کتاب ''فرقۂ بریلویت'' میں نقل کیا گھمن صاحب کے نقل کردہ حصہ میں مولوی حامد میاں دیوبندی صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت کے متعلق ایک سرخی ''فاضلِ بریلوی کی مبالغہ آرائی اور فریب دہی'' قائم کرکے اس کے ضمن میں لکھا ہے کہ

''فاضل بریلوی لکھتے ہیں تھانوی صاحب نے سلبِ کلی کردیا کہ اذان میں تقبیل کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں حالانکہ ایک ہزار سے زیادہ کتب فقہ میں یہ روایت موجود ہے۔'' (اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام، صفحہ 35، سطر 7,6,5) گذارش ہے کہ فاضلِ بریلوی کی عادت تھی کہ وہ پُر جوش کلمات لکھتے تھے اسی طرح اُنہوں نے یہاں بھی لکھ دیا ہے کئی سو سال سے قدوری، کنزالدقائق، شرح وقایہ اور ہدایہ کی ہر چہار جلد فقہ حنفی میں تمام مدارس میں دیوبندی ہوں یا بریلوی پڑھی

پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں تو یہ مسئلہ کہ اذان میں انگوٹھے چومے، کہیں نہیں ہے معلوم نہیں وہ ہزار سے زیادہ کتب فقہ کون سی ہیں ان میں سے آپ ہزار نہیں صرف ایک سو فقہ کی ایسی معتبر کتابوں کا حوالہ لکھ دیں جو متقدمین کی لکھی ہوئی ہوں۔ انگریزی اختلافی دور سے پہلے کی ہوں ورنہ ایسی مبالغہ آرائیوں کے فریب میں آنا چھوڑ دیں اور خود بھی فریب دہی سے تائب ہوں۔''

(فاضل بریلوی کے فقہی مقام کی حقیقت، صفحہ 27، مدرسہ تجوید القرآن، رحمانیہ خانوخیل، ڈیرہ غازی خان، فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 123,124 مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول ایضاً صفحہ 132، 133 طبع پنجم)

جواب:

مولوی حامد میاں کے اعتراض کے آخر میں ان کی نصیحت پڑھ کر اکابر دیوبند کی جعلسازیاں (جن کا ارتکاب وہ ''سیف النقی'' اور ''شہاب ثاقب'' سمیت کئی کتب میں کر چکے ہیں) یاد آگئیں بھلا جس فرقہ کے اکابر کے دامن جعلسازی اور گستاخی جیسے شرمناک کارناموں سے داغ دار ہوں اس فرقہ کا دیوبندی عالم ہم اہل سنت کو کس منہ سے نصیحت کررہا ہے کہ فریب دہی نہیں کرنی چاہیے؟ حامد میاں صاحب پہلے ان شرمناک الزامات سے اپنے اکابر کا دامن تو صاف کرلیں پھر دوسروں پر اعتراض کریں۔ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے ''امام احمد رضا کا فقہی مقام'' پر مقالہ لکھا جو المیزان بمبئی ''امام احمد رضا نمبر'' کے صفحہ 197 تا 207 تک شامل ہے۔

سعیدی صاحب نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی شانِ فقاہت بیان کرتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب سے مسئلہ تقبیل ابہامین (انگوٹھے چومنے) کے متعلق ہونے والے اختلاف کو بیان کیا ہے لیکن اس کے بیان میں ایک مقام پر سعیدی صاحب سے اعلیٰ حضرت کا منشاء سمجھنے میں خطا واقع ہوگئی (یہاں اس کی مختصر وضاحت کی جارہی ہے) پہلے اعلیٰ حضرت کی عبارت اصل عبارت ملاحظہ کریں جس سے

اس وضاحت کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ اعلیٰ حضرت تھانوی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''پھر روایتِ فقہیہ قصداً بچا کر وہ سالبہ کلیہ کہ کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں صاف اغوائے عوام کیا ہے۔ کتبِ فقہ میں ہزار سے کم اسکے نظائر ملیں گے کہ حکم فقہی پر جو حدیث نقل کی اس میں کلام کر دیا گیا مگر اس سے روایت فقہی نامعتبر نہ ہوئی''۔

(نہج السلامہ، صفحہ 5 مطبوعہ رضوی پریس، بریلی، بار چہارم)

سیدی اعلیٰ حضرت اس عبارت میں تھانوی صاحب کے اس مغالطے (انگوٹھے چومنا معتبر روایت سے ثابت نہیں) کا رد کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں ''تھانوی صاحب نے عوام کے بہکانے کے لئے نقل کر دیا کہ انگوٹھے چومنا کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں حالانکہ کتبِ فقہ میں ہزار کے قریب ایسی مثالیں ملیں گی کہ حکم فقہی کو ثابت کرنے کے لئے دلیل میں جو حدیث نقل کی اس پر حکم بیان کر دیا لیکن اس سے ثابت ہونے والا حکمِ فقہی برقرار رکھا گیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا یہ آسان مفہوم ہے لیکن سعیدی صاحب نے یہاں لکھ دیا کہ ہزار سے زیادہ کتب فقہ میں انگوٹھے چومنے والی یہ روایت موجود ہے۔ جس سے فریق مخالف کو سیدی اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے کا موقع مل گیا۔

حدیثِ ضعیف سے حکمِ استحباب وکراہت کے استنباط کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت کے فرمان کی تصدیق ہر وہ شخص کرے گا جو کتبِ فقہیہ کے مطالعہ سے شغف رکھتا ہے یہاں بجائے اس کے کہ ہم خود مثالیں ذکر کریں بہتر ہے دیوبندی حضرات کے لئے بطورِ علاج بالمثل دیوبندی عالم کی کتاب سے ہی مختصر وضاحت نقل کر دی جائے۔

۱- مفتی رضاء الحق دیوبندی صاحب کے افادات کو مفتی الیاس دیوبندی صاحب نے ''الجزء اللطیف فی الاستدلال بالحدیث الضعیف'' کے نام سے ترتیب دیا ہے اس کتاب میں ایک سرخی ''ضعیف احادیث سے ثابت ہونے والے مستحبات کی چند مثالیں'' قائم کر کے پہلی مثال بیان کرتے ہوئے دیوبندی

مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ

''موذن کے لئے کلماتِ اذان ٹھہر ٹھہر کر کہنا مستحب ہے اور اقامت میں جلدی کہنا مستحب ہے اور جو روایت مستدل ہے وہ ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 52 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۲- دوسری مثال کے بیان میں لکھا ہے کہ

''مسح الرقبۃ (گردن کا مسح) مستحب ہے اور روایت ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 53 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۳- تیسری مثال میں لکھا ہے:

''فقہاء نے لکھا ہے صلوۃ التسبیح کی نماز مستحب ہے حالانکہ حدیث ضعیف ہے۔'' (الجزء اللطیف صفحہ 54 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۴- چوتھی مثال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''صلوٰۃ الاوابین مغرب کے بعد چھ رکعات مستحب ہے اور روایت ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 54 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۵- پانچویں مثال کے تحت لکھا ہے:

''عاشورا میں ''توسع علی العیال'' (گھر والوں پر وسعت کرنے) کو علماء نے مستحب قرار دیا ہے حالانکہ حدیث ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 55 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۶- چھٹی مثال میں ہے:

''تلقین بعد الدفن کو علماءِ شافعیہ وحنابلہ نے مستحب لکھا ہے حالانکہ حدیث ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 55 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۷- ساتویں مثال دیتے ہوئے لکھا ہے:

''عیدالفطر وعیدالاضحیٰ دونوں راتوں میں عبادت کرنا مستحب ہے اور حدیث ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 56 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۸- آٹھویں مثال میں درج ہے:

''حدیث میں ہے "افضل الایام یوم عرفه اذا وافق یوم الجمعه فهو افضل من سبعین حجة" یعنی دنوں میں افضل ترین دن یوم عرفہ ہے اور جب یوم عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو تو ستر حج سے افضل ہے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن ثواب کی امید رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 57 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

یہ آٹھ مثالیں آپ کے سامنے پیش ہیں جن سے ثابت ہوا کہ یہ بھی فقہاء کا طریقہ ہے کہ حدیث کا حکم (ضعیف) بیان کرکے اس سے ثابت مسئلہ کو بحال رکھا جائے۔

یہ ضعیف احادیث سے اثباتِ مستحبات کا بیان تھا۔

۹- اب ضعیف احادیث سے اثبات کراہت کا ثبوت بھی انہی دیوبندی مفتی صاحب کے حوالہ سے ملاحظہ کیجئے جس میں وہ لکھتے ہیں:

''بعض مکروہات جس کی کراہت احادیث ضعیفہ سے معلوم ہوتی ہے اس سے بچنا بھی مستحب ہوگا مثلاً بیوع اور انکحہ یعنی بعض بیع مکروہ ہے اور بعض نکاح مکروہ ہے اس سے اجتناب مستحب ہے۔ اس کی تفصیل کتب احادیث وکتب فقہ میں موجود ہے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اذاورد حدیث ضعیف بکراهة بعض البیوع والانکحة فان المستحب ان یتنزه عنه ولکن لا یجب۔''

(الاذکار صفحہ 8)(الجزء اللطیف صفحہ 57 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۱۰- اس کے بعد دیوبندی مفتی صاحب حدیث ضعیف سے اثبات کراہت کا ثبوت بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

''مکروہات میں سے مثلاً ماء مشمس (سورج کی گرمی سے گرم ہونے والے پانی) سے وضو کرنا مکروہ ہے ضعیف روایت کی وجہ سے لہٰذا اس سے بچنا بھی مستحب ہوگا۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 57 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

قارئین کرام! الحمد لِلّٰہ سیدی اعلیٰ حضرت کے بیان کردہ مسئلہ کی تائید میں دیوبندی مفتی صاحب کی کتاب سے آپ نے 8 مثالیں ضعیف حدیث سے اثبات استحباب اور 2 مثالیں اثبات کراہت میں ملاحظہ کیں جن سے سیدی اعلیٰ حضرت کے اس موقف کی تائید ہوگئی کہ

''حکم فقہی پر جو حدیث نقل کی اس میں کلام کردیا گیا مگر اس سے روایت فقہی نامعتبر نہ ہوئی۔'' (نہج السلامہ)

اس وضاحت کے بعد سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا قطعاً غیر مناسب اور انصاف ودیانت کا خون کرنے کے مترادف ہے اگر اب بھی مولوی حامد میاں دیوبندی آنجہانی صاحب کے عقیدت مند مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے پر بضد ہیں تو پہلے ہماری پیش کردہ وضاحت اور دلائل کا ایسا جواب دیں جس سے حدیث ضعیف سے استحباب وکراہت کا حکم بیان کرنے والے مسلمان فقہاء کرام اور ان سے بطور تائید ان حوالہ جات کو بیان کرنے والے آپکے مفتی رضاء الحق اور مولوی الیاس شیخ دیوبندی صاحبان تو بری الذمہ ٹھہریں لیکن ''نہج السلامہ'' میں لکھی جانے والی بات کی وجہ سے سیدی اعلیٰ حضرت کی غلطی ثابت ہوجائے۔ لیکن کہے دیتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کرسکیں گے اس لئے یا تو آپ مذکورہ بالا مسلمان فقہاء کرام اور انکے ساتھ اپنے دو دیوبندی علماء کو بھی اس طعن میں شامل

کریں اور اگر ایسا نہ کرسکیں تو اس بات کی بنا پر صرف اعلیٰ حضرت پر خواہ مخواہ کے اعتراض نہ کریں۔

جھوٹ نمبر 20:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا ایک مضمون سہ ماہی ''قافلۂ حق'' میں شائع ہوا جس میں گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ

''یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض عیسائیت زدہ دماغ عام طور پر سوچتے ہیں کہ یہ دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث ہیں یہ آپس میں ہی لڑیں گے اور ہماری جان چھوٹی رہے گی۔ خبردار! اگر کسی نے مفروضہ گھڑ کر اپنے ذہن پر سوار کر رکھا ہے تو وہ اپنی اس غلط فہمی کو دور کرلے عیسائیت کے مقابلے میں ہم ایک گھر میں بیٹھے ہوئے افراد ہیں ہم تم سے لڑیں گے پھر گھر بیٹھ کر آپس میں دلائل کے ساتھ تصفیہ کرلیں گے اور ''اللہ اللہ خیر سلا'' ہم ناموسِ رسالت کے لئے ایک ہوچکے ہیں ہم ختم نبوت کے لئے بھی ایک ہوچکے ہیں بلکہ میری اس بات سے اہل انصاف اتفاق کریں گے کہ دیگر اجماعی مسائل وعقائد میں بھی ہمیں ایک ہونا چاہیے۔''

(سہ ماہی قافلۂ حق، سرگودھا، جنوری، فروری، مارچ 2011، صفحہ 6، ایضاً، ماہنامہ خزینۂ علم وعمل، لاہور، ربیع الاول ۱۴۳۲ ہجری، فروری 2011 صفحہ 40)

قارئین کرام! آپ نے مولوی الیاس گھمن صاحب کا یہ اقتباس ملاحظہ کیا جس میں انہوں نے دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث اختلاف کے متعلق کہا کہ

''یہ ہمارا گھر کا اختلاف ہے جسکا ہم آپس میں دلائل کے ساتھ تصفیہ کرلیں گے۔ ہم ناموسِ رسالت کے لئے ایک ہیں، ہم ختم نبوت کے لئے بھی ایک ہیں۔''

اب دیکھنا یہ ہے کہ گھمن صاحب کی کس بات کا اعتبار کیا جائے کیونکہ ''جناب ''خود ہم اہل سنت وجماعت (بریلوی) کے خلاف ایک کتاب ''فرقہ بریلویت کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' ''مطالعہ بریلویت'' نامی کتاب سے سرقہ کرکے لکھ چکے ہیں اور اس میں اپنے تئیں ہم اہلسنت وجماعت کو اللہ تعالیٰ، رسول مکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا گستاخ قرار دے چکے ہیں اس کے علاوہ گھمن صاحب غیر مقلد وہابی حضرات کے خلاف بھی ایک کتاب بنام ''فرقۂ غیر مقلدین پاک وہند کا تحقیقی جائزہ'' لکھ چکے ہیں جس میں انہوں نے غیر مقلدین کے دیگر مسائل کے ساتھ انکے عقائد کا رد بھی کیا ہے لہٰذا گھمن صاحب سے سوال ہے کہ اگر ہم اہل سنت وجماعت آپ کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ، جناب رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے گستاخ ہیں تو پھر آپ کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ

''عیسائیت کے مقابلے میں ہم ایک گھر میں بیٹھے ہوئے افراد ہیں،
ہم ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے لئے ایک ہوچکے ہیں۔''

(بتایئے آپ کے بقول جن کے ساتھ آپ کا اسلام کے بنیادی عقائد توحید ورسالت ہی میں شدید اختلاف ہو، ان کو اپنے گھر کے افراد کہنا اور ان کے ساتھ اتحاد کرنا کیا حکم شرعی رکھتا ہے؟ اور یہ بھی بتایئے کہ آپ کی کتابیں جھوٹ پر مبنی ہیں یا ''قافلۂ حق'' میں شائع ہونے والا آپکا یہ بیان غلط بیانی پر مشتمل ہے؟

جھوٹ نمبر 21:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں ''مولانا احمد رضا خاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں   وہ تری وعظ کی مجلس ہے یا غوث

تشریح:

ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی حاضری دیتے ہیں بلکہ خود حضور ﷺ بھی

آپ کی نصیحت سننے کے لئے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت غوث پاک کی تعریف بیان کرنے کا ایسا انداز جس میں حضور کی بے ادبی اور توہین ہو جائے ہرگز لائق قبول نہیں۔ ولی بڑے سے بڑا ہو کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچتا''۔

(فرقۂ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 361، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87، جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول ایضاً صفحہ 401,402 طبع پنجم)

نوٹ: گھمن صاحب نے اپنی کتاب ''فرقۂ بریلویت'' طبع اول میں یہ اعتراض مطالعہ بریلویت جلد 2 صفحہ 277 (مطبوعہ دار المعاف اردو بازار لاہور) سے چوری کیا تھا۔

جواب:

سیدی اعلیٰ حضرت کے جس شعر پر ڈاکٹر خالد محمود اور الیاس گھمن دیوبندی صاحبان نے اعتراض کیا ہے اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ ''حضرت غوثِ اعظم کی مجلس ایسی (بابرکت) ہے کہ اس میں اولیاء کا تو کیا کہنا رُسل بلکہ (امام الرسل) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود وہاں (فیوض وبرکات عطا کرنے کے لئے) تشریف لاتے تھے'' ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب اور ان سے چوری کرنے والے مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اس شعر سے غلط مطلب کشید کرتے ہوئے یہ لکھ دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت سننے کے لیے حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف لاتے ہیں، حالانکہ اس شعر سے یہ مفہوم قطعاً نہیں نکلتا۔ اور رہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف آوری والی بات تو اسے کم از کم چار مسلمان بزرگانِ دین اور ایک عدد دیوبندی مولوی صاحب نے بھی نقل کیا ہے۔ تفصیل ذیل میں ملاحظہ کریں

حضرت غوث اعظم کی محفل میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بزرگانِ دین سے ثبوت:

حضرت امام ابوالحسن نور الدین علی بن یوسف شطنوفی (متوفی ۷۱۳ھ) اپنی

کتاب ''بہجۃ الاسرار'' میں انبیاء علیہم السلام کا حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف لانا ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

''سمعنا الشیخ القدوۃ اباسعد القیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وغیرہ من الانبیاء صلوات اللہ علیهم فی مجلس الشیخ عبدالقادر غیر مرۃ، وان السید یشرف عبدہ، وان ارواح الانبیاء لتبعول فی السماوات والارض، جولان الریاح فی الآفاق، ورأیت الملائکة علیهم السلام یحضرونه طوائف، ورأیت رجال الغیب والجان یتسابقون الی مجلسه، ورأیت أباالعباس الخضر یکثر من حضورہ، فسألته فقال: من أرادالفلاح فعلیه بملازمة هذا لمجلس''۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ 183، مطبوعہ مؤسسۃ الشرف، (داتا دربار مارکیٹ) لاہور)

ترجمہ: ''ہم نے شیخ پیشوا ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کئی مرتبہ جنابِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ہے بیشک سردار اپنے غلام کو جھانکا کرتا ہے اور بے شک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا چکر لگاتی ہیں جیسے کہ زمانہ میں ہوائیں اور میں نے ملائکہ علیہم السلام کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں جوق در جوق آتے ہیں۔ میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی مجلس میں ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے میں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اکثر آپ کی مجلس میں تشریف لاتے تھے میں نے ان

سے پوچھا تو فرمایا کہ جو شخص کامیابی چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اس مجلس کی ملازمت اختیار کرلے۔''

(بہجۃ الاسرار، صفحہ 186 مطبوعہ شبیر برادرز، زبیدہ سینٹر 40، اردو بازار، لاہور مترجم حضرت مولانا احمد علی بٹالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ حضرت امام شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ خود بیان فرمارہے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محفل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء کئی دفعہ تشریف لائے۔ اس واقعہ کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''زبدۃ الآثار'' عربی (صفحہ 59 مطبوعہ بکسلنگ کمپنی واقعہ بمبئی، ایضاً صفحہ 68 اردو ترجمہ، مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور) حضرت شاہ ابوالمعالی نے ''تحفۃ القادریہ'' (صفحہ 95,96 مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور) میں نقل کیا ہے۔

بہجۃ الاسرار کی توثیق:

چونکہ باقی تمام مصنفین نے یہ واقعہ کتاب ''بہجۃ الاسرار'' سے نقل کیا ہے اس لیے اس کتاب کی توثیق ملاحظہ کریں۔(۱) مولوی خلیق احمد نظامی دیوبندی صاحب اپنی کتاب ''حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی'' میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف ''زبدۃ الآثار'' کے تعارف کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''بہجۃ الاسرار، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات میں نہایت قدیم اور مستند کتاب ہے شیخ نورالدین اور حضرت غوث الاعظم کے درمیان فقط دو واسطے ہیں اس بناپر اس کتاب کو خاص اہمیت حاصل ہے شیخ نورالدین جید عالم تھے، قادری سلسلہ میں بیعت تھے۔''

(حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، صفحہ ۲۰۰، ۱۹۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، ۱۸ اردو بازار، لاہور)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی کے نام لکھے گئے اپنے فارسی مکتوب میں لکھتے ہیں:

''بہجۃ الاسرار کہ کتابیے معتبر''

(حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، صفحہ ۳۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، ۱۸ اردو بازار، لاہور)

اس فارسی اقتباس کا مفہوم ہے کہ ''بہجۃ الاسرار معتبر کتاب ہے''۔(''بہجۃ الاسرار'' کی ثقاہت اور حضرت غوث الاعظم سے غایت محبت کی بناپر حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے اس کی تلخیص ''زبدۃ الآثار'' کے نام سے کی)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تشریف آوری کا ایک واقعہ حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت غوث اعظم کی سوانح مبارکہ کے متعلق لکھی جانے والی اپنی کتاب ''نزہۃ الخواطر'' میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

عن السيد الكبير الرفيع المرتقى العارف المعروف بالشيخ بقا قدس سره قال حضرت مجلس سيدنا السيد الشيخ محى الدين عبدالقادر رضى الله عنه فبينما الى الارض ثم صعد الكرسى وجلس على المرقاة الثانيه فاشهدت ان المرقاة الاولى قد اتسعت حتى صارت مدى البصر وفرشت من السند س الاخضر وجلس عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر وعثمان وعلى رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين وتجلى الحق سبحانه وتعالىٰ على قلب سيدنا السيد الشيخ عبدالقادر فمال حتى كا ديسقط فامسكه عليه السلام لئلا يقع ثم نضاۤ ل الى ان تصاغر حتى صار كالعصفور ثم نماحتى صار على صورة هائلة ثم توارى عنه هذا كله۔ (نزہۃ الخواطر صفحہ 64 مطبوعہ مؤسسۃ الشرف، (داتا دربار مارکیٹ) لاہور)

ترجمہ: ''سید کبیر المعروف بہ شیخ بقاء کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں وعظ سن رہا تھا کہ آپ قطع کلام کرکے منبر

سے زمین پر اتر آئے پھر منبر کے دوسرے زینے پر جا بیٹھے میں نے دیکھا کہ پہلا زینہ اس قدر وسیع ہو گیا کہ حد نگاہ تک پھیل گیا اس پر ریشمی فرش بچھ گیا آنحضرت ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیخ کے دل پر تجلی ڈالی آپ جھکے اور قریب تھا کہ آپ زمین پر گر پڑتے کہ رسول اللہ ﷺ نے سہارا دیا پھر آپ سمٹنے لگے یہاں تک کہ آپ کا وجود چڑیا کی طرح چھوٹا ہو گیا چند لمحوں بعد یہ وجود بڑھنے لگا حتیٰ کہ ایک ہیبت ناک صورت اختیار کر گیا پھر یہ سب کچھ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔''

(نزہۃ الخاطر الفاتر مترجم اردو، صفحہ 92,93 مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ لاہور)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلفاء راشدین کے ساتھ حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف لانا بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر خالد محمود اور الیاس گھمن دیوبندی صاحبان کے موقف کی رو سے حضرت ملا علی قاری بھی گستاخ رسول ﷺ قرار پائے۔ (نعوذ باللہ)

نزہۃ الخواطر کی توثیق:

۱- مولوی عبدالحلیم چشتی دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب ''فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ'' صفحہ ۶۔ (مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی، سن اشاعت ۱۹۶۴ء) میں ملا علی قاری کے ترجمہ میں ''نزہۃ الخواطر'' کو ملا علی قاری کی تالیف قرار دیا ہے۔

۲- مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی صاحب نے مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب اور دیگر دیوبندی علما کے افادات کو ''انوار الباری شرح صحیح بخاری'' کے نام سے مرتب کیا ہے۔ اس کی جلد ۲ صفحہ ۱۷۵۔

(مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، ۱۸۰۰ ء)

میں ملا علی قاری کے ترجمہ میں انہوں نے ''نزہۃ الخواطر'' کو بھی ملا علی قاری کی تالیف تسلیم کیا ہے۔ (۲) دو دیوبندی علما کے حوالہ جات سے ''نزہۃ الخواطر'' کی توثیق اس لیے پیش کی گئی ہے تا کہ دیوبندی لاجواب ہو کر یہ نہ کہہ دیں کہ یہ ملا علی قاری کی تالیف ہی نہیں۔)

حضرت غوث اعظم کی محفل میں جناب رسول اللہ کی تشریف آوری کا مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی سے ثبوت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی غوث پاک کی مجلس میں تشریف آوری کے متعلق ''تذکرۃ الرشید'' کے مولف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب بھی ''الفتح الربانی'' کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

> ''آپ کی مجلس شریفہ مورد انوار ربانی ومطرح رحمت والطاف یزدانی تھی جس میں صلحاء جنات وملائکہ کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبات کی روحانی شرکت ہوتی اور کبھی کبھی روح پرفتوح سید ولد آدم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نزول اجلال بھی تربیت وتائید کی غرض سے ہوا کرتا تھا۔''

(دیباچہ فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی صفحہ 14 مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی)

اس اقتباس سے بھی سیدی اعلیٰ حضرت کی تائید (دیوبندی عالم سے) ثابت ہو گئی یہی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب کی ترجمہ شدہ ''الفتح الربانی'' کے آخر میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ بوقت وصال

> ''آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے سوا (فرشتے) آئے ہیں لہٰذا جگہ خالی کرو اور ان کے ساتھ باادب رہو یہاں (فرشتوں اور ارواح انبیاء) کا بڑا انبوہ ہے ان پر جگہ تنگ نہ کرو۔''

(فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی مترجم عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صفحہ 442 مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

بریکٹوں میں درج الفاظ بھی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کے نقل کردہ ہیں۔

ذرا آئینہ تو دیکھیے: محمد اقبال دیوبندی خلیفہ مولوی زکریا کو جناب رسول اللہ نے بوٹ پہنائے (نعوذ باللہ)

دیوبندی حضرات کی نئی گستاخی پہلی دفعہ منظرِ عام پر:

مولوی زکریا دیوبندی کے خلیفہ محمد اقبال دیوبندی صاحب اپنی کتاب ''بہجۃ القلوب'' میں اپنے متعلق ایک مکاشفہ یوں نقل کرتے ہیں:

''حضور ﷺ کے ہاتھ میں خوبصورت فوجی بوٹ وہ اوپر سے پھاڑا گیا ہے اور اس میں ایک مادہ جیسے دو انڈوں کی زردی سفیدی ملا کر ڈال رہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو اس پر مل رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مسکرا کر فرما رہے ہیں کہ پختگی اور پائیداری تو ہے ہی عمدہ چیز مگر نرمی کے ساتھ ہونی چاہیے اور بوٹ کو مروڑ کر دکھایا کہ جوتا بھی پائیدار ہو مگر سخت ہو تو پاؤں پر اچھا نہیں لگتا کجا انسان اور صوفی بھی، پختگی اور مضبوطی تو ہونی ہی چاہیے اور جتنی بھی ہو اچھا ہے مگر نرمی کے ساتھ پھر صوفی صاحب کو وہ بوٹ پہنائے تو وہ نیچے سے خود بخود اونچے ہونے لگے۔'' (بہجۃ القلوب صفحہ ۳۶ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

استغفر اللہ العظیم دیوبندی حضرات کی شقاوتِ قلبی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ مولوی زکریا صاحب کے خلیفہ اپنی کتاب میں خود اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھوں سے بوٹ پہنائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گستاخوں کو تباہ و برباد کرے جنہیں ایسی گستاخی کو لکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کا ذرا خوف نہ آیا۔

''بہجۃ القلوب'' کی توثیق:

پہلا اقتباس: کتاب ''بہجۃ القلوب'' کے مرتب اقبال دیوبندی صاحب (خلیفہ

مولوی زکریا دیوبندی) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

''بندہ کو یہ تمام منامات و مکاشفات حضرت کے ذاتی روزنامچے سے نقل کرنے کا موقع مل گیا تھا حضرت کے روزنامچے کا حوالہ مع تاریخ، دن اس کے مستند ہونے کیلئے کافی ہے۔'' (بہجۃ القلوب صفحہ ۸ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

دوسرا اقتباس: اقبال دیوبندی صاحب اپنی کتاب کو مستند ثابت کرنے کے لیے دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ

''خواب کبھی تو سچی اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔'' (بہجۃ القلوب صفحہ ۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

تیسرا اقتباس: اسی کتاب کے متعلق اقبال دیوبندی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''بندہ نے مکاشفات کے بیان میں اس کا التزام کیا ہے کہ سینکڑوں مکاشفات میں سے صرف چالیس مکاشفات اور منامات ہی درج کیے ہیں جو کہ یا تو خود حضرت اقدس کے ہیں یا حضرت کے خاص خلفاً صاحبِ نسبت و علم اور باطنی ادراک رکھنے والے ذاکر شاغل حضرات نے بیان کیے اور ان کو حضرتِ اقدس (یعنی انکے مولوی زکریا دیوبندی) نے اپنے روزنامچے میں درج کرانے کے قابل قرار دیا۔'' (بہجۃ القلوب صفحہ ۹، ۱۰ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

چوتھا اقتباس: اپنی کتاب کی صحت ثابت کرنے کے لیے اقبال دیوبندی صاحب حدیث پاک کو اپنی تائید میں لاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جن رؤیاء صالحہ اور مکاشفات میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور حضور کے ارشادات ہوئے ہوں انکی اہمیت و صداقت ظاہر ہے

کہ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔"

(بہجۃ القلوب صفحہ ۱۰ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

ان چار اقتباسات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کتاب "بہجۃ القلوب" مولوی زکریا دیوبندی صاحب کی ذاتی ڈائری میں درج (انکے نزدیک) معتمد مکاشفات و منامات کے بیان پر مشتمل ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ کی شدید گستاخی پر مبنی اقبال دیوبندی صاحب کا نقل کردہ یہ اقتباس دراصل مولوی زکریا دیوبندی کا پسندیدہ ہے۔ لہذا دیوبندی تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا دیوبندی اور انکے خلیفہ اقبال دیوبندی، دونوں (رسول اللہ ﷺ کے متعلق) اس گستاخی کے ذمہ دار قرار پاتے ہیں۔ ڈاکٹر خالد محمود اور الیاس گھمن دیوبندی صاحبان! بتایئے کہ اگر اعلیٰ حضرت صرف جناب رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا غوث پاک کی مجلس میں (فیوض و برکات عطا کرنے کے لیے) تشریف لانا بیان کریں تو آپ اسے گستاخی قرار دیتے ہیں لہذا آپ کے اس اعتراض کی رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ "بہجۃ القلوب" میں نقل کیا گیا مذکورہ اقتباس اس سے بھی زیادہ شدید گستاخی پر مبنی ہے۔ (الحمدللہ اعلیحضرت کی اس بات کا ثبوت سطور بالا میں چار مسلمان بزرگانِ دین (۱) حضرت امام ابوالحسن نورالدین شطنوفی (۲) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۳) حضرت ملا علی قاری (۴) حضرت شاہ ابوالمعالی (رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کتب سے پیش کر دیا گیا ہے بلکہ دیوبندی معترضین کے فرقہ کے مستند مولوی عاشق الٰہی میرٹھی آنجہانی دیوبندی صاحب کی تحریر سے بھی اسکا ثبوت پیش کر دیا گیا ہے۔) آپ دیوبندی حضرات کے اعلیٰ حضرت پر کیے گئے اعتراض کے مطابق یہ سب حضرات بھی انبیاء علیہم السلام کے گستاخ قرار پاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی تائید میں نقل کیے گئے پہلے چار مسلمان بزرگانِ دین کا شاید آپ

کو کوئی رنج نہ ہو لیکن اپنے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی، مولوی زکریا دیوبندی اور اقبال دیوبندی صاحبان کا آپ کی اپنی چھری سے ذبح ہو جانے کا یقیناً آپ کو بہت دکھ ہو گا لیکن کیا کیا جائے دیوبندی حضرات جب فضول اور دجل و فریب پر مبنی اعتراضات کریں گے تو اس کا یہ نتیجہ تو نکلے گا۔ درحقیقت تعصب، ضد اور دجل کی عادت سے مجبور دیوبندیوں وہابیوں کا یہی علاج ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان سے سوالات

سوال نمبر 1:

حضرت غوثِ اعظم کی مجلس میں حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا تشریف لانا جن بزرگانِ دین نے بیان کیا وہ آپ کے فتویٰ کی رُو سے گستاخ قرار پاتے ہیں، لہذا بتایئے آپ کا اعتراض غلط ہے یا یہ بزرگانِ دین گستاخ رسول ہیں؟

سوال نمبر 2:

مسلمان بزرگانِ دین کے علاوہ آپ کے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب نے بھی انبیاء علیہم السلام کا حضرت غوث الاعظم کی مجلس میں تشریف لانا بیان کیا ہے لہذا آپ کے میرٹھی دیوبندی صاحب بھی آپ کے فتویٰ کی رُو سے گستاخ رسول قرار پائے۔ اب سوال یہ ہے کہ (جس طرح آپ نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخ رسول قرار دیا) میرٹھی صاحب کے متعلق بھی اسی طرح کا فتویٰ جاری فرمائیں گے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ بیان کی گئی وجہ معقول اور مدلل ہو، دیوبندی مذہب سے متعارض نہ ہو۔

سوال نمبر ۳:

جناب رسول اللہ کی گستاخی پر مبنی سطور بالا میں نقل کیا گیا مولوی زکریا دیوبندی

اور اقبال دیوبندی صاحبان کا پسندیدہ اور معتمد واقعہ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ نے اقبال دیوبندی کو بوٹ پہنائے (نعوذ باللہ) کیا اس واقعہ میں آپ گستاخی سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اگر آپ کا جواب نہ میں ہے تو ''مطالعہ بریلویت'' اور ''فرقہ بریلویت'' سمیت ہم اہلسنت کے خلاف لکھی گئی دیگر تحریروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس بات کو دلائل سے اس طرح بے غبار ثابت کیجیے جس سے آپ کا تضاد ثابت نہ ہو، مذکورین کے دفاع سے عاجزی کی صورت میں ان کے متعلق حکم شرعی بیان کریں۔ (جاری ہے)

❁❁❁

مناظر اسلام حضرت مولانا یوسف رضوی صاحب کے لیے صدمہ!

مناظر اسلام قاطع وہابیت و دیوبندیت حضرت مولانا محمد یوسف رضوی (المعروف ٹوکے والی سرکار) کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ غم و الم کی اس مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی والدہ محترمہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے قارئین کلمہ حق سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لیے ایصال ثواب کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (ادارہ کلمہ حق)

قسط نمبر 10

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

میثم عباس قادری رضوی massam.qadiri@gmail.com

دیوبندی تحریف نمبر 32:

❁ الادب المفرد میں درج حدیث [illegible] تحریف:

حضرت امام بخاری ﷫ نے اسلامی آداب معاشرت کے متعلق [illegible] جانے والی اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے حدیث بیان کی ہے جس کا مفہوم ہے کہ حضرت ابن عمر ﷠ کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے انہیں کہا کہ لوگوں میں جو آدمی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اس کو یاد کریں تو آپ نے فرمایا ''یا محمد'' اس حدیث کے عربی متن کا عکس ملاحظہ کریں۔

٤٣٨ ۔ باب: ما يقول الرجل إذا خدرت رجله

٩٩٣ ۔ حدثنا ابو نُعيم قال: حدّثنا سفيانُ عن أبي إسحٰق، عن عبد الرّحمٰن بن سعد قال: خدرت رِجْلُ ابنِ عمرَ، فقال له رجلٌ: اذْكُرْ أحبَّ النّاسِ إليكَ، فقالَ: يا مُحمّدُ[1]. [ضعيف| تخريج الكلم الطيّب| ٢٣٥].

(الادب المفرد (عربی) ''باب ما یقول الرجل اذا خدرت بعث'' صفحہ 262، مطبوعہ مکتبہ دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی اپریل 2010)

دیوبندی حضرات کے مکتبہ دار الاشاعت کی شائع کردہ ''الادب المفرد'' (عربی) سے حدیث کا عکس آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس میں ''یا محمد'' کے الفاظ موجود ہیں لیکن جب اسی دیوبندی مکتبہ دار الاشاعت کی طرف سے یہی کتاب ''الادب المفرد'' عربی متن اور مولوی خالد خان گڑھی دیوبندی صاحب کے اردو ترجمہ وتشریح کے ساتھ شائع کی گئی تو اس میں درج مذکورہ بالا حدیث کے عربی متن اور اردو ترجمہ سے محمد کے ساتھ ذکر کردہ لفظ

Next Page

سطورِ بالا میں ذکر کردہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے اصول کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے وزیر اعظم کی طرح قرار دینے پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور دیوبندی فرقہ کے علماٗ جن میں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب، قاری طیب دیوبندی صاحب، مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی صاحب، مولوی ظفر قادری دیوبندی صاحب اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے پیر بھائی مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب اور مندرجہ بالا حوالہ جات (جن میں رسول کو وزیر کی طرح کہا گیا ہے) کی تائید کرنے والے تمام دیوبندی علماٗ [illegible] تعالیٰ کے گستاخ ہیں۔ مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب [illegible] نے مفتی احمد یار خان [illegible] علیہ الرحمہ پر اعتراض تو کر دیا لیکن گھمن صاحب کا اپنا گھر گھروندا ہو گیا۔

Next Page

اب بتایئے گھمن صاحب! حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ [illegible] رحمہ کی طرح حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی [illegible] اور [illegible] دیوبندی [illegible] علماء (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی تا مولوی ارسلان [illegible]) پر [illegible] گستاخ ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا یا فرقہ اسماعیلیہ وہابیہ دیوبندیہ کی روایت کے مطابق اپنوں اور غیروں کے لئے الگ الگ اصول رکھے جائیں گے؟ اور عملاً ثابت کیا جائے گا کہ فرقہ اسماعیلیہ وہابیہ دیوبندیہ کے بھی حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی طرح لینے کے باٹ الگ ہیں اور دینے کے باٹ الگ۔

سرمایہ اہلسنت داعی فکر رضا حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی مدظلہ العالی **کیلئے صدمہ**

گذشتہ ماہ دسمبر ۲۰۱۳ء میں حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی کے والد گرامی کی عارضۂ قلب کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی نمازِ جنازہ شاہ کوٹ ضلع ننکانہ میں سجادہ نشین آستانہ عالیہ سمندری شریف صاحبزادہ محمد غوث صاحب نے پڑھائی، جس میں کثیر تعداد میں علماء و مشائخ نے شرکت کی، ادارہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشکل کی اس گھڑی میں حضرت مولانا کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین مجلّہ "کلمہ حق" سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

(قسط:5)

میثم عباس قادری رضوی

جھوٹ نمبر 22: مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کے متعلق "حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین" کا عنوان دے کر "تفسیر نور العرفان" سے اقتباس نقل کرتے ہیں کہ "بعض مشرکین آپ کو کرشن کہہ کر آپ کا احترام کرتے ہیں مجھ سے ایک مذہبی ہندو نے کہا کہ جنہیں تم ابراہیم کہتے ہو انہیں ہم کرشن جی کہتے ہیں اور حضرت اسماعیل کو ارجن" (تفسیر نور العرفان، صفحہ 492)

(فرقۂ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 367، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول اگست 2011)

(ضروری نوٹ: مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے اپنی کتاب فرقۂ بریلویت میں یہ اقتباس ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب "مطالعۂ بریلویت" جلد 2 صفحہ 288 (مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور) سے چوری کیا ہے۔)

جواب:

(ا) پہلی بات: مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے ڈاکٹر خالد محمود کی کتاب سے چوری کرتے ہوئے یہ اعتراض تو کر دیا لیکن ان دونوں معترضین نے یہ نہ سوچا کہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے اپنی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کرشن نہیں کہا بلکہ صرف اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے جس میں ایک مذہبی ہندو نے کہا ہم حضرت ابراہیم کو "کرشن" اور

حضرت اسماعیل کو ''ارجن'' کہتے ہیں۔قارئین کی معلومات کے لئے اگر مفتی صاحب نے یہ واقعہ بیان کر دیا کہ بعض ہندو ایسا کہتے ہیں تو اس میں مفتی صاحب کیسے گستاخ ثابت ہوتے ہیں؟

یہاں ایک بات یہ بھی قابلِ غور ہے کہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کا اقتباس نقل کرنے سے پہلے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان نے ''حضرت ابراہیم علیہ السلام'' کی توہین کی سرخی قائم کی لیکن اس کے تحت جو اقتباس نقل کیا اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نام کے ساتھ بھی ''ارجن'' لکھا ہے لیکن ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن صاحبان نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہندو کی طرف سے ''ارجن'' نام لینے پر کوئی اعتراض نہیں کیا (گو کہ حضرت ابراہیم کو ہندو کی طرف سے کرشن کہنے پر بھی آپ حضرات کا مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ پر اعتراض کوئی وزن نہیں رکھتا لیکن) یہاں سوال یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہندو کا ''ارجن'' کہنا آپ دیوبندی معترضین کو تسلیم ہے جو آپ نے اعتراض نہیں کیا؟ اگر جواب دیا جائے تو وہ دیوبندی مذہب سے متعارض نہ ہو۔

(۲) دوسری بات: تفسیر ''نور العرفان'' میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے مذہبی ہندو کا واقعہ بیان کیا ہے جس میں اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کرشن کہا تو دیوبندی معترضین نے اس پر اعتراض کر دیا۔ لیکن ان دیوبندی معترضین کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب انبیاء علیھم السلام کے ہندوؤں کی طرف مبعوث ہونے اور ان کے جو نام ہندوؤں کے یہاں مشہور ہیں ان سے انبیاء علیھم السلام کو مراد لینے کی تائید کرتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے کہ مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب ایک مباحثہ میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا بیان اپنی توضیحات کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ نانوتوی صاحب نے کہا ''ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ اور ادیان و مذاہب اصل سے غلط ہیں دین آسمانی نہیں ہیں'' جو یہ اعلان کر رہا ہو کہ ''دین ہنود اس کی نسبت اگر چہ ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ اصل سے یہ دین بھی آسمانی ہے'' لیکن

جیسے یقیناً یہ نہیں کہہ سکتے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ''مگر یقیناً یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ دین اصل سے جعلی ہے خدا کی طرف سے نہیں آیا'' اسی کے بعد ان قرآنی شواہد کو پیش کرتے ہوئے جن میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ خدائی نمائندوں سے کسی قوم وملت کو ان کے پیدا کرنے والے نے محروم نہیں رکھا بھرے مجمع میں یہ کہہ رہا ہو کہ ''پھر یہ کیوں کر کہہ دیجئے کہ اس ولایت ہندوستان میں جو ایک عریض وطویل ولایت ہے کوئی ہادی نہ پہنچا'' اور اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ اضافہ ''کیا عجب ہے کہ جس کو ہندو صاحب اوتار کہتے ہیں اپنے زمانہ کے نبی یا ولی یا نائب نبی ہوں'' اور اسی کے ساتھ قرآنی آیت جس میں بیان کیا گیا ہے کہ قرآن میں بعض رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسے بھی انبیاء ورسل ہیں جن کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے یعنی ''مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ '' کو تلاوت کر کے اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ فرما رہا ہو کہ ''کیا عجب ہے کہ انبیاء ہندوستان بھی ان ہی نبیوں میں سے ہوں جن کا تذکرہ آپ سے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) نہیں کیا گیا'' پھر یہی نہیں بلکہ جیسے عیسائیوں کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تقدیس وتنزیہ کی ذمہ داری مسلمانوں کے سپرد کی گئی غلط عیسائیت پا کر قسطنطین کی بدولت یا غلط یہودیت کی راہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف ایسی باتیں جو منسوب ہو گئی ہیں جن کا انتساب ان کی برگزیدہ ذات کی طرف کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا ان آلودگیوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کو پاک کر کے دنیا میں پیش کرنا یہ مسلمانوں کا دینی فرض ہے ٹھیک اسی طرح ہندو مذہب کے جن پیشواؤں کی طرف ناسزا باتیں منسوب ہو گئی ہیں ان سے تزکیہ وتطہیر کے فرض کو بہی خواہی اور احترامی جذبات کے ساتھ ان الفاظ میں ادا کر رہا ہو کہ ''جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دعویٰ خدائی نصاریٰ نے منسوب کر دیا ہے اور دلائل عقلی ونقلی اس کے مخالف ہیں ایسے ہی کیا عجب کہ سری کرشن اور سری رام چندر کی طرف بھی یہ دعویٰ (خدائی وغیرہ کا) بدروغ منسوب کر دیا گیا ہو'' اور جیسے بنی اسرائیل کے بعض انبیاء حضرت داؤد، حضرت لوط علیہما السلام کی طرف یہود نے ناگفتہ بہ باتیں منسوب کی ہیں لیکن ان سے ان

بزرگوں کا تبریہ وتنزیہ مسلمانوں کا دینی عقیدہ ہے اسی طرح ہندو مذہب کے جن پیشواؤں کی طرف منسوب کرنے والوں نے کچھ اسی قسم کی نکوہیدہ، ناگفتہ باتیں منسوب کردی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے جو عیسائی پادریوں کو یہ سنا رہا ہو کہ ''کیا عجب ہے کہ سری کرشن وسری رام چندر بھی ان عیوب مذکورہ سے مبرّا ہوں اوروں نے ان کے ذمے یہ تہمت (زنا وسرقہ) لگادی ہو'' (سوانح قاسمی ،جلد2، صفحہ 451,450,449 مطبوعہ مکتبۂ رحمانیہ ،اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار ،لاہور) (ضروری وضاحت: قوسین () میں درج الفاظ بھی سوانح قاسمی سے ہی نقل کئے گئے ہیں)

(۳) مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب اسی سلسلے میں نانوتوی صاحب کا مزید بیان اپنی وضاحت کے ساتھ ان الفاظ میں لکھتے ہیں کہ ''جیسے میلہ کے جلسوں میں سری کرشن اور سری رام چندر جی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا اسی کتاب میں بھی ان ہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ 'پھر یہ بھی خیال کہ شاید اپنے زمانہ کے بزرگ ہوں اور جو حرکات ناشائستہ ان کی طرف منسوب ہیں عجب نہیں غلطی تاریخ کی ہو' صرف پیشواؤں ہی کی حد تک نہیں بلکہ ہندو دھرم کی اساسی کتاب وید کا تذکرہ کرکے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ویدوں کو بُرا کہیے تو کیا ضرورت اور پھر یہ احتمال کہ شاید کوئی مضمون الہامی ہو اور شرک وغیرہ امورِ باطلہ کی تعلیم جو اس میں درج ہے کیا عجب ہے از قسم تحریف ہو'' (سوانح قاسمی ،جلد2، صفحہ 453، مطبوعہ مکتبۂ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کے مذکورہ بالا تمام اقوال جو مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب نے اپنی توضیحات کے ساتھ نقل کئے ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے عقیدہ کے مطابق ''ہوسکتا ہے ہندوؤں کے کرشن اور رام چندر نبی ہوں اور وید الہامی کتاب ہو، ہندوؤں نے ان کی طرف غلط باتیں منسوب کردی ہوں اور وید میں تحریف کردی ہو''

(۴) مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب خود بھی اپنے ایک مضمون میں ہندو مذہب کے متعلق لکھتے ہیں ''ہندو لٹریچر کے مطالعہ اور تفتیش کے بعد نہ صرف مجھ پر بلکہ ہر ایک تشنہ تحقیق پر یہ راز واضح ہوتا ہے کہ توحید اور خالص توحید پر اس کی بنا تھی نہ اس میں مادہ کا ذکر تھا اور نہ دیوتاؤں

کا، نہ بھوتوں کا پوجا تھا اور نہ درختوں کے آگے سجود، کچھ بھی نہ تھا، اگر اس وقت میں درپے تفصیل ہوتا تو اس کی شہادتیں وید اور اس کے علاوہ اپنشدوں، شاستروں، پرانوں سے آپ کے سامنے ان گنجان جنگلوں سے نکال کر پیش کرتا'' (علماءِ دیوبند کی یادگار تحریریں جلد دوم صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ،ملتان) نقل کیے گئے اس اقتباس میں مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب نے ہندو مذہب کے متعلق صراحتاً لکھ دیا ہے کہ اس کی بنیا خالص توحید پر تھی۔

(۵) مناظر احسن دیوبندی صاحب اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ ''پچھلے دنوں چند لوگوں نے اپنی عملی تدبیر پر بھروسہ کرکے اسوۂ انبیا کے خلاف چھپ کر توحید کی اشاعت کرنی چاہیے جن میں خاص طور پر کبیر داس، بابا نانک، تلسی داس بطن غالب قابلِ ذکر ہیں'' (علماءِ دیوبند کی یادگار تحریریں جلد دوم صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ،ملتان) (۶) مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب کرشن کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے انبیا کی تعلیم سے آگاہی تھی یا وہ خود خدا کا مقرب تھا جسے آسمانی نسبت وتعلق حاصل تھا گیلانی صاحب کی عبارت ملاحظہ کیجیے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ''کرشن ضرور انبیا علیہم السلام کی تعلیم سے بہرہ ور تھا یا خود اسے کوئی آسمانی نسبت حاصل ہو، بھاگوت کے اکثر ادھیاؤں میں توحیدِ خالص کا دعویٰ کیا گیا ہے'' (علماءِ دیوبند کی یادگار تحریریں جلد دوم صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ،ملتان)

(۷) مولوی رشید گنگوہی دیوبندی صاحب کی سوانح میں نقل ہے کہ گنگوہی صاحب نے سکھوں کے پیشوا گرونانک کے متعلق کہا کہ ''بابا نانک بھی مسلمان تھے'' (تذکرۃ الرشید، جلد2، صفحہ 238، مطبوعہ ادارہ اسلامیات 190 انارکلی، لاہور)

قارئین کرام! مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے صرف اپنا واقعہ بیان کیا جس میں ہندو نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہم کرشن کہتے ہیں۔ تو اس واقعہ کے بیان کرنے کی بناء پر مفتی صاحب دیوبندی حضرات کے نزدیک توہین انبیاء کے مرتکب قرار پاگئے لیکن ان کے دیوبندی مذہب کے امام مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب ''کرشن'' اور ''رام چندر'' کے انبیاء میں سے ہونے اور ہندوؤں کی مذہبی کتاب ''وید'' کے

الہامی کتاب ہونے کے امکان کے قائل ہیں اور مولوی رشید گنگوہی دیوبندی صاحب صراحتاً بابا گرونانک کو مسلمان کہہ چکے ہیں۔

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن صاحبان! انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے اپنے دیوبندی اکابر مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید گنگوہی اور مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحبان پر بھی توہینِ انبیاء اور توہین کتبِ الہامیہ کا فتوی لگایئے اگر یہ نہیں کر سکتے تو مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ پر توہینِ انبیا کا الزام لگاتے ضرور شرمایئے۔

جھوٹ نمبر 23: مولوی الیاس گھمن صاحب ''حضرت آدم علیہ السلام کی توہین'' کی سرخی قائم کر کے لکھتے ہیں ''مولانا ابوالحسنات محمد احمد الوری لکھتے ہیں وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہے'' (استغفر الله) (اوراقِ غم صفحہ 2)

(فرقۂ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 367، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول اگست 2011)

(ضروری نوٹ: مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے اپنی مسروقہ کتاب فرقۂ بریلویت میں یہ اقتباس ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب ''مطالعۂ بریلویت'' جلد 2 صفحہ 287 (مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور) سے چوری کیا ہے۔)

جواب:

☆ قارئین کرام! ڈاکٹر خالد محمود اور مولوی الیاس گھمن صاحبان کا حضرت مولانا ابوالحسنات پر کیا گیا اعتراض آپ نے ملاحظہ کیا ان دونوں کے علاوہ دیگر کئی دیوبندی حضرات کی طرف سے اہل سنت کے خلاف لکھی جانے والی کئی کتب میں اس اعتراض کو دہرایا گیا ہے حالانکہ حضرت مولانا سید ابوالحسنات صاحب ''اوراقِ غم'' میں درج اس عبارت سمیت دیگر عبارات سے رجوع کر چکے ہیں۔ ''اوراقِ غم'' کے متعلق حضرت مولانا ابوالحسنات نے رجوع نامہ بنام ''اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم'' شائع کیا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ

''مجھے قبولِ حق میں کبھی عار نہیں میں اُن غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں جو اوراقِ غم میں ہوئیں۔ شعر

بندہ ہمان بہ کہ ذ تقصیر خویش
عذر بدر گاہ خدا آورد

ناظرین کرام کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر اوراقِ غم میں اصلاح فرمالیں۔

صفحہ 2 سطر 7 غلط: شکار تیر مذلت۔ صحیح: مزلت ''ز'' سے ہے ''**فازلهما الشيطان**'' کی طرف اشارہ ہے۔'' (اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم، صفحہ 7،8، مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 101,102 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج، لاہور)

حضرت مولانا ابوالحسنات کے رجوع نامے سے پیش کئے گئے اقتباس میں حضرت نے ''اوراقِ غم'' کی اس عبارت میں حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ''شکارِ تیر مذلت'' کے الفاظ سے رجوع کرتے ہوئے صحیح الفاظ لکھ دیئے ہیں کہ وہ ''مذلت'' کو ''ز'' سے پڑھا جائے اس میں شیطان کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام شیطان کی چال کا شکار ہوئے جیسا کہ قرآن پاک میں بھی ذکر ہے۔

☆ اسی رجوع نامے میں حضرت مولانا ابوالحسنات ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ ''میں تو اُن غلطیوں کو تسلیم کر رہا ہوں کیا اس قسم کا غلط پروپیگنڈا پھیلانے سے وہ اپنے دیوبندی مولویوں کے کفر کو اُٹھانا چاہتے ہیں۔'' (اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم، صفحہ 9، مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 103 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

یہاں بھی حضرت ابوالحسنات نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس طرح پروپیگنڈا کر کے دیوبندی اپنے اکابر علماء سے کفر کو اُٹھانا چاہتے ہیں (لیکن ناکام ہیں)

☆ ''اوراقِ غم'' کی اغلاط کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسنات مزید لکھتے ہیں کہ ''ہم **بفضله تعالى** حنفی سنی ہیں رہی غلطی تو ''**الانسان مركب من الخطاء والنسيان**'' ہمارا یہ کام نہیں کہ قبولِ حق میں عار کی جائے اب اس جماعت والوں کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق توبہ دے جو دیوبندی مولویوں کی طرفداری میں ایمان سے بے پرواہ ہیں میں نے اراکین

دائرۃ الاصلاح کو حقیقت حال سے مطلع کر دیا ہے"۔ (اظہارِ حقیقت بر ماتم اوراقِ غم، صفحہ 14 مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 108 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچار شید روڈ بلال گنج لاہور)

☆ حضرت مولانا سید ابوالحسنات صاحب کا رجوع آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ حضرت مولانا ابوالحسنات "اوراقِ غم" پر اعتراض کرنے والے وہابی دیوبندی حضرات کی دورُخی اور صریح ناانصافی کے متعلق لکھتے ہیں "یہ وہی ہیں جو تنقیص شانِ سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں"۔ (اظہارِ حقیقت بر ماتم اوراقِ غم، صفحہ 9 مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 103، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچار شید روڈ بلال گنج، لاہور)

"اظہارِ حقیقت" سے پیش کیے گئے ان اقتباسات میں حضرت مولانا ابوالحسنات نے "اوراقِ غم" کی غلط عبارات سے رجوع کا اعلان کیا اور غیر مقلد وہابی اور مقلد وہابی یعنی دیوبندی معترضین کے متعلق فرمایا کہ یہ معترضین وہی ہیں جو اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات کی پردہ پوشی اور دفاع کرتے ہیں حضرت سید صاحب نے ان معترضین سے بھی مطالبہ کیا کہ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو آپ کو چاہیے کہ انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات پر احتجاج کریں اور ان سے لاتعلقی کا اظہار کریں مگر افسوس کہ "اوراقِ غم" کے دیوبندی معترضین نے ایسا نہ کیا اور نہ آگے اس کی امید ہے۔

قبولِ حق کے خلاف دیوبندی حکیم الامت کا افسوس ناک طرزِ عمل:

سطورِ بالا میں قارئینِ کرام نے حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کا طرزِ عمل ملاحظہ کیا کہ انہوں نے "اوراقِ غم" کی غلط عبارات سے رجوع کیا لیکن دوسری طرف جب ان دیوبندی معترضین کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے "حفظ الایمان" میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتے ہوئے آپ کے متعلق لکھا کہ "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص

ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان صفحہ 13، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 13 مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان، ایضاً صفحہ 8 مطبوعہ علیمی دہلی) اہل سنت نے جب تھانوی صاحب کی اس گستاخی کا محاسبہ کیا اور دیوبندی حضرات کی گرفت کی تو انہوں نے اس گستاخی کے دفاع سے عاجز ہو کر تھانوی صاحب کو (جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کی گئی اس شدید گستاخی پر مبنی مذکورہ بالا) عبارت کو بدلنے کا کہا تو تھانوی صاحب نے اس گستاخانہ عبارت کے متعلق لکھا کہ اس "ترمیم کو ضروری تو کیا جائز بھی نہیں سمجھا"۔ (تغییر العنوان مع حفظ الایمان وسط البنان، صفحہ 31، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 31 مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) بعد میں تھانوی صاحب نے پہلی گستاخانہ عبارت کو صحیح قرار دیتے ہوئے عبارت بدلی لیکن جس طرح دیگر دیوبندی اکابر نے اپنی کفریہ عبارات سے توبہ نہیں کی بالکل اسی طرح اپنے اکابر کی پیروی کرتے ہوئے تھانوی صاحب نے بھی اپنی اس گستاخی سے توبہ نہیں کی۔ لہٰذا اب فیصلہ آپ پر ہے کہ ایک طرف ان دیوبندی معترضین کے اکابر نے اپنی گستاخانہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین و علمائے ہندوستان کے فتاویٰ کفر آنے کے بعد بھی توبہ نہ کی لیکن دوسری طرف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اوراقِ غم" میں درج ہونے والی اغلاط سے توبہ کی اور اسے شائع کیا۔ الحمدلله.

دیوبندی حضرات کی صریح بے انصافی کا بیان:

☆ میلاد شریف کے متعلق ہونے والے مناظرہ گوہاٹ کی دیوبندی حضرات کی طرف سے شائع ہونے والی "تحریف شدہ روداد" میں دیوبندی مناظر مولوی ایوب قادری کی ایک تقریر کے متعلق یوں بیان کیا گیا ہے کہ "قاری صاحب نے امداد المشتاق اور حضرت تھانویؒ کی دیگر عبارات کے متعلق یہ جواب دیا کہ حضرت پہلے نفس میلاد کے قائل تھے (جو مروجہ قیودات سے پاک ہو) مگر بعد میں اس سے بھی رجوع کر لیا لہٰذا یہ اقوال بمنزلہ "حکم منسوخ" کے ہیں آپ حضر

ت تھانویؒ کے مرجوع اقوال پیش نہ کریں۔'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ 100 مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) قارئین! ملاحظہ کیجیے کہ جب دورانِ مناظرہ تھانوی صاحب کا محفل میلاد کے جواز کا قائل ہونا بیان کیا گیا تو دیوبندی مناظر نے کہا کہ تھانوی صاحب نے رجوع کرلیا ہے لہٰذا اسے پیش نہ کریں، (حالانکہ خود ان دیوبندیوں کی اپنی یہ حالت ہے کہ اہلسنت کے خلاف لکھی گئی تقریباً ہر کتاب میں حضرت سید صاحب کی اس عبارت کو پیش کی جاتا ہے)

☆ اس رودادِ مناظرہ کی اگلی سطر میں رجوع کے متعلق یہ بھی لکھا ہے ''کسی مسئلہ سے کسی عالم دین کا رجوع کرلینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں انانیت اور تکبر نہیں بلکہ حق کا متبع ہے'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ 100 مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) رودادِ مناظرہ کی اس عبارت سے تو حضرت سید ابوالحسنات علیہ الرحمہ ''مؤلف اوراقِ غم'' کی شان ثابت ہوتی ہے کیونکہ آپ نے اپنی عبارات سے توبہ ورجوع کیا لیکن بقولِ دیوبندیہ اگر تھانوی صاحب کے متعلق یہ ثابت ہوجائے کہ انہوں نے جوازِ میلاد شریف سے رجوع کیا ہے تو پھر بھی اس میں ان کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ میلاد شریف کے جواز پر تمام علماً امت کا اتفاق ہے اس لیے (اگر) تھانوی صاحب نے (اس سے رجوع کیا ہے تو) تمام علماً امت کے خلاف کیا ہے اور یہ بات تھانوی صاحب کے حق میں نہیں بلکہ ان کے خلاف ہے کہ اچھی بات سے تو رجوع کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید گستاخی سے رجوع نہیں کیا۔ فافہم ایھا الدیوبندیہ.

☆ اس کے بعد اسی رودادِ مناظرہ میں رجوع کے متعلق دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور حضرت امام اعظم سے مثالیں پیش کی گئی ہیں جن کو دیوبندی روداد سے ہی ملاحظہ کریں جس میں لکھا ہے کہ ''حضرت تھانویؒ وہ پہلی شخصیت نہیں جنہوں نے کسی مسئلہ سے رجوع کیا ہو۔ آپ سے پہلے بھی بڑے بڑے اکابر اپنے مؤقف سے رجوع کرتے رہے جمع قرآن کے متعلق کس صاحب علم کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے قول سے رجوع کرتے ہوئے

حضرت عمر کے مشورے پر عمل کیا اسی طرح حضرت عمر نے اپنے قول سے رجوع کرتے ہوئے حضرت عمر کے مشورے پر عمل کیا اسی طرح حضرت عمرؓ نے ایک مجنونہ عورت جس کو چھ ماہ کا حمل ہوگیا تھا رجم کرنے کا حکم دیا تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا کہ قرآن مجید میں ہے کہ ''وَ حَمْلُهُ وَ فِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا'' وضع حمل کی مدت چھ ماہ بھی ہوئی ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجنون سے حکم تکلیف اُٹھالیا ہے وہ مکلف نہیں تو حضرت عمرؓ بہت خوش ہوئے اور اپنے فیصلے سے رجوع کیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (الاستیعاب ج 3، ص 206، دار الکتب العلمیہ) ۔ اسی طرح مہر کے ایک مسئلہ میں حضرت عمرؓ نے ایک بڑھیا کے قول کی طرف رجوع کیا ملاحظہ ہو المبسوط ج 10 ص 152,153۔ حج کے دوران حیض آنے کے ایک مسئلہ پر حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابن عباسؓ کے قول کو اختیار کیا اور اپنے قول سے رجوع کیا دیکھیں۔ فتح الباری ج ص 588۔ امام ابوحنیفہؒ نے کئی اقوال میں صاحبین کے قول کی طرف رجوع کیا جیسا کہ صاحب علم حضرات پر مخفی نہیں مگر یہاں کوئی نہیں کہتا کہ ''جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے''۔ اب مرجوع عنہ قول کا حکم کیا ہے؟ تو علامہ شامیؒ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ''جس قول سے رجوع کرلیا گیا اب وہ اصلاً اس فقیہ کا قول ہی نہ رہا وہ قول حکم منسوخ کے درجہ میں ہوگیا اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔'' (شرح عقود رسم المفتی، صفحہ 58 مکتبہ البشری) حضرت قادری صاحب نے اسی لئے فرمایا کہ مرجوع قول منسوخ کے حکم میں ہے لہٰذا دجل وفریب نہ کرو اور حضرت تھانویؒ کے منسوخ اقوال پیش نہ کرو اگر تمہارے نزدیک منسوخ اقوال پیش کرنا جائز ہے اور یہ دلیل بن سکتے ہیں تو گوہ کھاؤ کہ صحابہ کرامؓ کے دسترخوان پر گوہ موجود تھی مگر بعد میں اس کا حکم منسوخ ہوگیا تھا'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ نمبر 100,101 مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) یہ تمام دلائل میلاد شریف کے متعلق تھانوی صاحب کے رجوع کو ثابت کرنے کے لئے پیش کئے گئے ہیں

بقول ابوایوب دیوبندی حضرت مولانا ابوالحسنات پراعتراض کرنے والے دیوبندی معترضین گوہ کھائیں:

☆ اس اقتباس کا آخری حصہ قابلِ غور ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ''رجوع شدہ اقوال کو پیش کرکے دجل نہ کرو اور اگر منسوخ قول پیش کرنے ہی ہیں تو پیش کرنے والے کو چاہیے کہ گوہ بھی کھائی جائے کیونکہ پہلے صحابہ کے دستر خوان پر موجود تھی لیکن بعد میں منسوخ ہوگئی'' اس وضاحت کی روشنی میں حضرت مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ کے رجوع کے بعد بھی ان کو گستاخ کہنے والے دیوبندی حضرات بقول ابو ایوب قادری دیوبندی (بشمول ابو ایوب قادری دیوبندی) دجل نہ کریں اور اگر پھر بھی اس کی وجہ سے حضرت سید صاحب کو گستاخ کہنا ہے تو انہیں چاہیے کہ (حضرت مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ کی توبہ ورجوع کے بعد بھی آپ کو گستاخ کہنے والے) ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی، مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے علاوہ دیگر دیوبندی مفتی مجاہد دیوبندی (مولف ہدیہ بریلویت صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ دار النعیم، اردو بازار، لاہور) ابو محمد دیوبندی (مولف رضا خانیت پر چار حرف صفحہ ۵۶ مطبوعہ جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان) اور ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' کے مرتب ساجد خان دیوبندی (نے سیف حق صفحہ ۱۰۰ ناشر انجمن اہلسنت وجماعت) پر رجوع کے بعد بھی ''اوراقِ غم'' کی اس عبارت کو گستاخانہ قرار دے کر پیش کیا لہٰذا ابوایوب قادری دیوبندی کے بیان کردہ کلیہ کے مطابق مذکورہ بالا تمام دیوبندی دجال ہیں اس لیے (مولوی ابوایوب دیوبندی صاحب کے بیان کے مطابق) ان سب دیوبندی معترضین کو چاہیے کہ گوہ کھائیں۔

ساجد خان دیوبندی، علمی سرقہ میں اپنے امام مولوی الیاس گھمن صاحب کے نقش قدم پر: مجلّہ ''کلمۂ حق'' کے قارئین اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ دیوبندی حضرات کے نام نہاد مناظر اور ان کے ''مزعومہ اسلام کے متکلم'' مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کی کتاب ''مطالعہ بریلویت'' کے مختلف مقامات سے مواد چوری کرکے ''فرقہ بریلویت'' نامی کتاب اپنے نام سے شائع کی ہے، جس کی راقم نے نشاندہی کی اور اس کا انکشاف ''مجلّہ کلمۂ حق'' شمارہ: ۸ میں شائع کرکے گھمن صاحب کو بذریعہ رجسٹری بھیجا جس کے بعد گھمن صاحب نے اپنی کتاب کے پانچویں ایڈیشن میں تحریف کردی اور دیگر مزید کتابوں سے کچھ صفحات کا اضافہ کرکے چوری کو دبے لفظوں میں تسلیم کیا لیکن بدنامی کے ڈر سے کھل کر اقرار نہیں کیا، اس کی تفصیل مجلّہ ''کلمہ حق'' شمارہ: ۱۰ میں راقم کے مضمون بعنوان ''مولوی الیاس گھمن کی پسپائی'' میں ملاحظہ فرمائیں، سرِدست یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ سطورِ بالا میں ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' سے پیش کیا گیا وہ قدرے طویل اقتباس جس میں بعض حضرات صحابہ کا اپنے موقف رجوع کرنا بیان کیا گیا ہے اس اقتباس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رجوع سے لے کر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے رجوع کرنے کے بیان پر مشتمل مواد ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' کے مرتب ساجد خان دیوبندی نے علامہ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کے بعض عبارات سے رجوع کرنے کے متعلق مولانا نصیر اللہ نقشبندی صاحب کے لکھے گئے مختصر رسالے ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' کے صفحہ ۶، ۷، ۸ سے اپنے تئیں بڑی مہارت سے چوری کیا ہے کیونکہ جس ترتیب سے رسالہ ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے رجوع کرنا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رجوع کرنا، حضرت عمر کا ایک بڑھیا کے قول پر رجوع کرنا بیان کیا گیا ہے بالکل اسی ترتیب سے ان دلائل کو مختصر کرکے ساجد خان دیوبندی نے ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' میں پیش کیا ہے جس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ''روداد مناظرۂ کوہاٹ'' میں ان دلائل کے حوالہ جات میں ذکرکردہ کتب ''الاستیعاب''، ''المبسوط'' اور ''فتح الباری'' کے جلد اور صفحہ نمبر بھی وہی ہیں جو رسالہ ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' میں درج کیے گئے ہیں، اس کے بعد حضرت امام ابوحنیفہ کے رجوع

کے متعلق دلیل بھی ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' سے چوری کی گئی ہے کیونکہ رسالہ ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' میں یہ عبارت درج ہے ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کئی مسائل میں اپنے شاگردوں کے قول کی طرف رجوع کیا'' (حقیقت کیا افسانہ کیا؟ صفحہ ۸ مطبوعہ فرید بک سٹال، ۳۸، اردو بازار، لاہور) جبکہ ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' کے مرتب ساجد خان دیوبندی نے لکھا ''امام ابوحنیفہؒ نے کئی اقوال میں صاحبین کے قول کی طرف رجوع کیا'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) ساجد خان دیوبندی نے ''مسائل'' کو ''اقوال'' اور ''شاگردوں'' کو ''صاحبین'' اور ''رحمہ اللہ'' کے دعائیہ کلمہ کا اختصار کر کے اس کی علامت درج کی اور اپنی فنکاری دکھاتے ہوئے اس عبارت کو اپنی دلیل بنا کر پیش کر دیا۔ لیکن ان کی یہ چوری راقم نے جان لی اور قارئین کے سامنے آشکار کر دیا۔ اس کو بیان کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ انہیں دشنام باز دیوبندی حضرات کے مجلّہ ''نورِ سنت'' کراچی میں دعوت اسلامی کے متعلق سفیان معاویہ دیوبندی کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں درج بے وقوفیوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندیوں نے تبلیغی جماعت بنائی تو بریلویوں نے نقل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی بنالی، تبلیغی جماعت کے امیر کا نام الیاس ہے تو نقل کرتے ہوئے دعوت اسلامی کے امیر بھی الیاس نام کا رکھا گیا۔ اور ایک جگہ یہاں تک لکھ دیا کہ ''نقل مارنا کوئی بریلویوں سے سیکھے'' (دوماہی دیوبندی مجلّہ ''نورِ سنت'' کراچی، شمارہ: ۲، صفحہ: ۴۵) (درحقیقت ہم ان دیوبندیوں کی نقل نہیں بلکہ ''اصل'' مار رہے ہیں جس کی شدت سے یہ چلا رہے ہیں اور اسطرح کی باتیں بک رہے ہیں) ان معترضین کے اپنے امام مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب فنِ سرقہ (چوری) میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور انہیں کی پیروی کرنے کی ساجد خان دیوبندی نے بھی کوشش کی ہے لیکن اپنے پیشوا کی طرح یہ بھی پکڑے گئے، لہٰذا گذارش ہے کہ اگر کوئی دیوبندی مناظرہ کوہاٹ کی دیوبندی روداد میں کی گئی اپنی اس چوری کا جواب دینا چاہے تو یہ خیال ضرور رکھے کہ کہیں اسکے جواب سے مولوی الیاس گھمن دیوبندی، سفیان معاویہ دیوبندی اور ان دیوبندی علماء (جن کے علمی سرقوں کا ریکارڈ راقم کے پاس

موجود ہے) کا رد نہ ہو جائے اور اس نادان کے اپنے ہی ہاتھوں دیوبندیت کا گھر گھروندا نہ ہو جائے۔

مولف ''اوراقِ غم'' مولانا ابوالحسنات پر اعتراض کرنا قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے، اعتراض کرنیوالا منہ کی کھائیگا: مولوی سعید جلال پوری دیوبندی

☆ مولوی سعید احمد جلال پوری دیوبندی صاحب زید حامد نامی شخص کو مدعی نبوت یوسف کذاب کا صحابی قرار دیتے ہوئے ان سے توبہ کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''کسی آدمی کے کفریہ عقائد سے توبہ کر لینے کے باوجود اس کو توبہ سے قبل کے کفریہ اور ملحدانہ عقائد و نظریات کا طعنہ دینا قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے'' (راہبر کے روپ میں راہزن صفحہ ۳۱ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ)

☆ پھر اسکے بعد جلال پوری دیوبندی صاحب زید حامد کو توبہ کا طریقہ کار بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اگر زید زمان المعروف زید حامد اس طرح کی ایک تحریر یا اس طرح کا بیان مجمع عام میں لکھ کر یا بیان کر کے اپنی ویب سائٹ پر جاری کر دے یا کسی اخبار میں شائع کرا دے تو اس سارے نزاع کا خاتمہ اور اس قضیہ کا باسانی فیصلہ ہو سکتا ہے اور آئندہ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی بدگمانی بھی راہ نہیں پاسکے گی بلکہ اس تحریر و بیان کے بعد ان کے خلاف جو کوئی لب کشائی کرے گا وہ خود منہ کی کھائے گا'' (راہبر کے روپ میں راہزن صفحہ ۳۱ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ) جلال پوری دیوبندی صاحب کی کتاب سے پیش کردہ مذکورہ بالا ۲ اقتباسات سے ثابت ہوا کہ ان کے بیان کردہ اصول کے مطابق توبہ کے بعد بھی مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا سید ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو گستاخ قرار دینے والے دیوبندی قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز فعل کے مرتکب ہیں اور اپنے اس دجل کی وجہ سے منہ کی کھاتے ہیں۔ الحمدللہ

مولوی محمود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی صاحب سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے اعلانِ برأت پر ان سے ایک سوال:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی جماعت میں شامل مولوی محمود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی صاحب کو ان کے بلند بانگ مکاشفات والہامات کی وجہ سے گھمن صاحب اور ان کی مجلس شوریٰ نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا اور ''اعلان برأت'' کو اپنے سہ ماہی مجلّہ ''قافلہ حق'' میں شائع کیا، جس کو ذیل میں نقل کیا جارہا ہے ملاحظہ کیجیے۔

''**اعلان براءت**: مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب کی جانب سے پھیلائے جانے والے کشوف والہامات ہمارے مشائخ علماء یوبند کے مزاج اور طرز عمل کے خلاف ہیں جس پر حکیم العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) استاذ العلماء حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب دامت برکاتہم العالیہ (امیر اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ) اور پیر طریقت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن سومرو صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مولانا محمود عالم صفدر صاحب کے شیخ وپیرومرشد) کے سمجھانے کے باوجود مولانا محمود عالم صاحب اپنے اس طرز عمل پر قائم رہے۔ لہٰذا اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی مرکزی شوریٰ نے مولانا محمود عالم صاحب کو جماعت سے خارج کر دیا ہے آئندہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ مولانا محمود عالم صاحب کے کسی قول وفعل کی ذمہ دار نہیں ہے۔ (اجلاس مرکزی شوری اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، مورخہ ۱۲ نومبر ۲۰۱۱)۔'' (صفحہ ۶۴، سہ ماہی دیوبندی مجلّہ ''قافلۂ حق'' سرگودھا جلد نمبر: ۶، شمارہ: ۱، جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء) (ضروری وضاحت: قوسین () میں درج الفاظ بھی ''قافلۂ حق'' سے ہی نقل کئے گئے ہیں) گھمن صاحب! یہاں سوال یہ ہے کہ اس اعلانِ برات کے شائع کرنے کے بعد اگر کوئی شخص مولوی محمود عالم صفدر دیوبندی صاحب سے اعلانِ برأت سے پہلے آپ کے ادارہ کی طرف سے شائع کی گئی ان کی کتب کی وجہ سے آپ پر اعتراض کرے تو اس کو آپ کیا جواب دیں گے؟ جواب

دیتے وقت یہ خیال رہے کہ کہیں آپ کا جواب مؤلف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے رجوع کے باوجود بھی آپ کی طرف سے ان پر کیے گئے اعتراض کو مردود نہ کردے۔

''اوراقِ غم'' کے مؤلف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کی تعریف وتوثیق علماء دیوبند سے:

(۱) دیوبندی حضرات کے امام قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب اپنے سنی والد گرامی حضرت مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ کی کتاب ''تازیانۂ عبرت'' کے مقدمہ میں ایک جگہ لکھتے ہیں ''مجلس عمل ختم نبوت قائم ہوئی جس کے صدر حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری مقرر ہوئے'' (مقدمہ ''تازیانۂ عبرت'' صفحہ 25، مطبوعہ قاضی کرم الدین دبیر اکیڈمی، پاکستان) قاضی مظہر حسین دیوبندی نے ''اوراقِ غم'' کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات کے لئے ''حضرت'' اور ''مولانا'' لکھا ہے۔ اب بتایئے گستاخِ رسول کو ''حضرت'' اور ''مولانا'' لکھنے والے قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب کے متعلق کیا حکم شرعی ہے؟

(۲) مولوی عبدالقیوم دیوبندی صاحب قادیانیت کے رد میں لکھی گئی اپنی کتاب میں اپنے دیوبندی حضرات کی مزعومہ شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی کے ایک پیغام کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس کو مولوی محمد علی جالندھری اور مولوی غلام غوث ہزاروی دیوبندی حضرت مولانا ابوالحسنات کے پاس گئے۔ دیوبندی مرتب کے اپنے الفاظ ملاحظہ کریں ''آپ کا پیغام لے کر ملک عزیز کی نامور دینی شخصیت اور ممتاز عالم دین مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ کے دروازے پر گئے اور اس تحریک کی قیادت کا فریضہ انہوں نے ادا کیا'' (تاریخی دستاویز، صفحہ 154، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، پاکستان)

(ضروری نوٹ: یہ کتاب دیوبندی حضرات کے مزعومہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد دیوبندی صاحب آف کندیاں کی پسندیدہ فرمودہ ہے اور اس پر مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب کی تقریظ بھی ہے جس میں اُنہوں نے کتاب کے مرتب کے لئے اس کتاب کی وجہ سے شفاعتِ کبریٰ حاصل ہونے کی دعا کی ہے۔)

اس اقتباس میں ''اوراقِ غم'' کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو دیوبندی حضرات نے ''ملک عزیز کی نامور دینی شخصیت'' اور ''ممتاز عالم دین'' لکھا ہے۔ رجوع کے باوجود ''اوراقِ غم'' پر اعتراض کرنے والے دیوبندی حضرات بتائیں کہ گستاخ رسول کو ''نامور دینی شخصیت'' اور ''ممتاز عالم دین'' قرار دینا اور اس کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمہ کی علامت ''ؒ'' لکھنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(۳) عالمی مجلس ختم نبوت کے مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب مولف ''اوراقِ غم'' کے متعلق لکھتے ہیں

''حضرت مولانا علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری: 1953 کی تحریک ختم نبوت میں مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ ہر دو حضرات حضرت امیر شریعت کا پیغام لے کر مولانا ابوالحسنات کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ تحریک ختم نبوت میں ہمارا ساتھ دیں آپ نے معذرت کر دی۔ اس پر مولانا محمد علی جالندھریؒ اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ''مولانا ہم آپ کو سوادِ اعظم کا نمائندہ سمجھ کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا مسئلہ آپ کے پاس لائے تھے آپ ہمیں اس طرح خالی واپس کر رہے ہیں تحریک شروع ہے ہم جاتے ہی نامعلوم کن کن مصائب کا شکار ہوں گے'' (تذکرۂ مجاہدین ختم نبوت، صفحہ 350، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی)

اس اقتباس میں مولف اوراقِ غم کے لئے ''حضرت'' اور ''مولانا'' سے خطاب کیا گیا ہے۔ بتائیے گستاخ رسول کو ''حضرت'' اور ''مولانا'' کہنا شرعاً درست ہے؟ نیز اس کتاب میں ہم اہل سنت کو سوادِ اعظم (بڑا گروہ) تسلیم کیا گیا ہے الحمدللہ۔

(۴) مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب اپنی اسی کتاب میں مزید لکھتے ہیں ''عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دیوانہ مولانا ابوالحسنات رو پڑا'' (تذکرۂ ختم نبوت، صفحہ 350، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، باردوم 2008)

اس اقتباس میں مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب مؤلف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا

ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو ''عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ'' لکھا ہے۔

(۵) اسی کتاب میں مزید لکھا ہے ''آپ کو حضرت امیر شریعتؒ نے 1953 کی تحریک میں مجلس عمل کا سربراہ بنایا۔ آپ نے بڑی بہادری وجرات سے تحریک کی قیادت کی، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، جیل میں آپ جب طہارت کے لئے جاتے تو امیر شریعتؒ ان کے لئے لوٹا پانی کا بھر کر لاتے'' (تذکرۂ ختم نبوت، صفحہ 351، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، باردوم 2008)

بقول مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب، دیوبندی حضرات کے مزعومہ امیر شریعت مولوی عطاء اللہ بخاری نے مؤلف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات کو مجلس عمل کا سربراہ بنایا (جس میں ان کے ماتحت دیوبندی علماء بھی تھے) حضرت نے تحریک کی قیادت بڑی جرأت وبہادری سے کی، ختم نبوت کی وجہ سے قید بھی ہوئے اور جیل میں دیوبندی حضرات کے مزعومہ امیر شریعت مولوی عطاء اللہ بخاری صاحب اپنے ہاتھوں سے پانی کا لوٹا بھر کر ''مولف اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات کے لئے لاتے اب بتائیے متذکرہ بالا امور جو حضرت سید صاحب کے لئے انجام دیئے جا رہے ہیں شرعاً درست ہے یا غلط؟

(۶) مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب، حضرت مولانا سید ابوالحسنات صاحب کی تعریف میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''جیل میں اطلاع ملی کہ آپ کے صاحبزادے مولانا خلیل احمد قادری کو پھانسی کا حکم ہوا ہے آپ اپنے اکلوتے فرزند کے متعلق یہ خبر سن کر سجدے میں گر گئے اور عرض کیا ''الٰہی میرے بچے کی قربانی کو منظور فرما'' آپ کے صبر واستقلال کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف آپ کا صاحبزادہ بلکہ مولانا مودودی، مولانا عبدالستار خان نیازی تینوں حضرات کی پھانسی کی سزا ختم کر دی گئی'' (تذکرۂ ختم نبوت، صفحہ 351، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، باردوم 2008)

(۷) جامعہ اسلامیہ امدادیہ کے دیوبندی شیخ الحدیث مفتی زاہد صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں ''مولانا مجاہد الحسینی بتلاتے ہیں کہ میں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ مولانا ابوالحسنات

قضائے حاجات کے تشریف لے گئے ہیں اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری ان کی خدمت کے لئے وضو کے پانی کا لوٹا لے کر کھڑے ہیں'' (ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ صفحہ 28 جولائی 2013)

(۸) دیوبندی حضرات کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب کے بیٹے مولوی زاہد الراشدی دیوبندی صاحب اپنے ماہنامہ ''الشریعہ'' کے اداریہ میں ''اوراقِ غم'' کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''اس وقت مجلس عمل کے صدر بریلوی مکتب فکر کے مقتدر راہ نما مولانا سید ابوالحسنات قادریؒ تھے۔'' (ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ، صفحہ 7 جون 2013)

جیسا کہ قارئین آپ نے ملاحظہ کیا اس اقتباس میں مولوی زاہد الراشدی دیوبندی صاحب نے حضرت کے اسم گرامی کے ساتھ رحمة الله تعالیٰ علیه کے دعائیہ کلمہ کی علامت ''ؒ'' بھی درج کی ہے دیوبندی معترضین بتائیں کہ گستاخِ رسول کے لئے ایسا لکھنا شرعاً درست ہے یا غلط؟

(۹) مولوی عما دالدین محمود دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''مولانا اللہ وسایا اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت 1953'' کے صفحہ نمبر 293 پر رقم طراز ہیں ''تحریک ختم نبوت کے دوران حضرت مولانا ابوالحسنات (بریلوی عالم دین) پہلی بار جیل گئے تھے حضرت مولانا ایسا نازک اور نفیس مزاج بزرگ تھے جسے لوگ دیکھنے کو ترستے ہوں جدھر آنکھ اُٹھے لوگ عقیدت سے جھک جائیں۔ پہلی بار پکڑے گئے تھے اور سنگ آمد وسخت آمد کے مصداق قید بھی ایسی جس کی میعاد کی کچھ خبر نہیں۔ اس پر ستم یہ کہ مولانا ابوالحسنات کا ایک ہی بیٹا جسے والدہ کی محبت بھری گود بھی بچپن ہی میں داغِ مفارقت دے گئی جسے حضرت مولانا نے بڑے لاڈ اور پیار سے خود ہی پالا پوسا ہو۔ اس جان سے پیارے لختِ جگر اور اکلوتے جوان بیٹے کا کچھ پتہ نہیں کہ شہید ہو گیا ہے یا پکڑا گیا ہے لیکن مولانا کی پیشانی پر بل تک نہ آیا مولانا نے کبھی ذکر نہ کیا گھر سے کوئی اطلاع بھی نہیں آئی کچھ معلوم نہیں کہ مولانا کے اکلوتے بیٹے خلیل پر کیا گزری، خلیل زندہ بھی ہے یا نہیں مگر مولانا ابوالحسنات نہ گھبراتے ہیں نہ الگ بیٹھ کر آنسو بہاتے ہیں نہ ان کی زبان پر اپنے بیٹے خلیل کا کوئی

تذکرہ آتا ہے۔ **اگر خلیل قربان ہوتا ہے تو سعادت دارین ہے:** ایک دن ہم مولانا ابوالحسنات صاحب کی کوٹھڑی میں جا دھمکے اور باتوں باتوں میں لاہور کا ذکر کیا پھر خلیل کا تذکرہ آیا تو سوچی سمجھی سکیم کے مطابق ہم جب تسلی بخش الفاظ کا استعمال کر چکے مثلاً خدا کرے وہ زندہ ہو اس کے متعلق کوئی معتبر اطلاع نہیں ہے۔ مولانا موصوف نے ہماری باتیں سن کر نہایت آرام سے فرمایا بھئی بات تو ٹھیک ہے خلیل میرا اکلوتا بیٹا ہے اور مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے اس لئے کہ میں اس کا باپ ہوں اور میں نے ہی ماں بن کر اسے پالا ہے یوں بھی اولاد سے کیسے کیسے محبت نہیں ہوتی مگر اس مقام پر صبر کے سوا اور ہو بھی کیا ہو سکتا ہے۔ پھر اس نیک کام میں خلیل قربان بھی ہوتا ہے تو سعادت دارین ہے وہ بھی تو ماؤں کے لختِ جگر تھے جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے لئے شہید ہوئے ان میں خلیل بھی ہے تو میرے لئے فخر کی بات ہے اللہ ہماری حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ **وفائے محبوب:** کچھ وقت کے بعد جب وفائے محبوب کے جرم میں آپ کے صاحبزادے خلیل احمد قادری کو سزائے موت دی گئی تو یہ اطلاع مولانا ابوالحسنات کو جیل میں پہنچی۔ مولانا ابوالحسنات نے خبر سن کر فوراً سجدہ میں سر رکھ دیا اور فرمایا میرے اللہ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک خلیل تو کیا میرے ہزاروں فرزند بھی ہوں تو اسوۂ شبیری پر عمل کرتے ہوئے سب کو قربان کر دوں۔

اے شہ دین تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم
میں بھی باپ بھی شوہر اور برادر بھی فدا

(عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات، صفحہ 111,112,113 مطبوعہ ادارۂ تالیفات ختم نبوۃ، کتاب مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور)

اس کتاب پر مولوی عبدالقیوم حقانی دیوبندی اور قاضی خلیل احمد دیوبندی کی تقاریظ بھی درج ہیں۔ دیوبندی مولوی اللہ وسایا صاحب کی کتاب سے مولوی عمادالدین دیوبندی صاحب کے حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے متعلق نقل کئے گئے تعریفی اقتباس میں متعدد

مرتبہ مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات کے اسم گرامی کے ساتھ دو مرتبہ ''حضرت'' اور متعدد مرتبہ ''مولانا'' کے لفظ سے خطاب کیا گیا لہٰذا حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو گستاخ رسول قرار دینے والے دیوبندی حضرات بتائیں کہ گستاخ رسول کو حضرت مولانا کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی بتائیں کہ جس طرح حضرت مولانا ابوالحسنات کا تذکرہ کیا گیا ہے، ''اوراقِ غم کے معترضین بتائیں کہ گستاخ رسول کو عاشق رسول قرار دیتے ہوئے اس کے متعلق ایسا لکھنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(۱۰) مولوی اسماعیل شجاع آبادی دیوبندی صاحب نے مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب کی سوانح کے متعلق کتاب ترتیب دی جس میں وہ لکھا کہ ''مولانا (محمد علی) جالندھری وضع قطع سے تو بالکل سادہ دیہاتی معلوم ہوتے اسی انداز سے وہ مسجد وزیر خان کے اس حجرہ تک جا پہنچے جہاں مولانا ابوالحسنات قادری ہجوم عاشقاں میں گھرے ہوئے تھے ایک سادہ دیہاتی انسان آخری صف میں لوگوں کے جوتوں پر ہی بیٹھ گیا اس کا مقصد بلند تھا اس لئے اس میں عار کی کوئی بات نہیں۔ مولانا اپنے اردگرد بیٹھے رؤساء وتجار سے فارغ ہوئے تو اس دور افتادہ دیہاتی کی طرف توجہ کی۔ مرحوم مولانا محمد علی نے فرمایا کہ میرا نام محمد علی جالندھری ہے فرمانے لگے کہ ہاں میں نے عارف والا کے پاس آپ کو دیکھا تھا میں نے کہا آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہوں یہ کہہ کر میں رو پڑا۔ میں نے موصوف سے کہا کہ ملک جا رہا ہے پاکستان جو اسلام اور خاتم الانبیاء کے نام اور دین اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں اسلام اور دین کی قدریں ختم کی جا رہی ہیں اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملے ہو رہے ہیں۔ کفر اور مرزائیت کا سیلاب آ رہا ہے میں دیوبندی ہوں آپ بریلوی ہیں ہم ملک میں تھوڑے ہیں آپ زیادہ ہیں اور بریلوی مکتبہ فکر کے عظیم رہنما ہیں میں آپ کے دروازے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال لے کر آیا ہوں'' (مولانا محمد علی جالندھری سوانح وافکار، صفحہ 57، مطبوعہ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد بستی مٹھو شجاع آباد، ملتان اکتوبر 2009)

(۱۱) مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب، حضرت مولانا ابوالحسنات کو مزید کہتے ہیں کہ ''ملک میں جن لوگوں کی اکثریت تھی ان کے پاس آپ کے نام کی بھیک مانگنے گیا تھا مولانا تم میرے پیروں کو آج تک کافر کہتے رہے ہو اور میرے استادوں اور رہنماؤں کو بے ایمان کہتے رہے ہو ان سب چیزوں کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس بچانے کے لئے آپ کے دروازے پر بھیک مانگنے آیا ہوں میرا ساتھ دیں'' (مولانا محمد علی جالندھری سوانح وافکار، صفحہ 57، مطبوعہ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد بستی مٹھو شجاع آباد، ملتان اکتوبر 2009)

قارئین کرام! مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب کی سوانح سے یہ دو اقتباسات آپ نے ملاحظہ کئے جن سے ثابت ہونے والی دو اہم باتیں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات: یہ کہ اگر مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا عبدالحسنات علیہ الرحمہ گستاخ رسول تھے تو مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب دیوبندی حضرات کے بقول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال لے کر کیوں گئے تھے اس کی وضاحت کی جائے۔

دوسری بات: مذکورہ بالا اقتباس میں مولوی محمد جالندھری دیوبندی صاحب نے صراحتاً اقرار کیا ہے کہ اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی اس ملک میں اکثریت رکھتے ہیں الحمدللہ اور دیوبندی حضرات تھوڑے (یعنی فئہ قلیلہ) ہیں۔ اس سے پہلے مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب نے بھی مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب کا یہ واقعہ نقل کیا ہے جس میں ہم اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کو سوادِ اعظم (یعنی بڑا گروہ) مانا گیا ہے الحمدللہ۔ لہٰذا حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو گستاخ قرار دینے والے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی مولوی الیاس گھمن دیوبندی سمیت دیگر معترضین کی تردید اس واقعہ سے بخوبی ہوگئی۔

اور معترض ڈاکٹر خالد محمد دیوبندی صاحب کی اس پہلو سے بھی تردید ہوگئی جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ''افسوس کہ یہ لوگ اپنی عددی کثرت جتلانے کے لئے ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے لگے جو دوسروں کو کافر قرار دینے کی رضاخانی کاروائی سے قطعاً متفق نہ تھے مگر گھروں

میں عام رسم ورواج کی پابندی اور بدعات کے تلوث کے باعث اپنے آپ کو بریلوی سمجھتے تھے یہ لوگ بدعتی تو ہوسکتے ہیں لیکن بریلوی نہیں بریلویت کا مدار مولانا احمد رضا خان کی اُصولی نسبت پر ہے"۔ (مطالعۂ بریلویت، جلد اول، صفحہ 20، مطبوعہ دار المعارف اُردو بازار، لاہور)

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے یہاں اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کو اس ملک کا اکثریتی مسلک تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے لیکن مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب نے ہم اہل سنت کو اس ملک کا اکثریت پر مبنی مسلک تسلیم کر کے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کا زبردست رد کر دیا۔ جالندھری دیوبندی صاحب کے اس قول کو مولوی اسماعیل شجاع آبادی دیوبندی صاحب اور مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب نے بھی نقل کیا ہے لیکن اس سے اختلاف نہیں کیا۔ لہٰذا مولوی سرفراز صفدر گکھڑوی دیوبندی صاحب کے بیان کردہ اُصول کے مطابق یہی نظریہ ان دونوں دیوبندی علماء کا بھی قرار پایا کہ ہم اہل سنت بریلوی اکثریت میں ہیں۔

دیوبندی حضرات کے امام سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں "جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے" (تفریح الخواطر، صفحہ 79 مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

(۱۲) مولوی اسماعیل شجاع آبادی دیوبندی صاحب نے اسی کتاب مین مزید لکھا ہے کہ "حاجی مولا بخش سومرو کی کوٹھی پر کراچی میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس اللہ سرہ العزیز نے نماز کی امامت کے لئے مولانا ابوالحسنات کو آگے بڑھایا (رواہ مولانا عبید اللہ انورؒ) اور مولانا عبید اللہ انورؒ اس بات کے بھی راوی ہیں کہ حضرت امیر شریعتؒ مولانا ابوالحسناتؒ کے وضو کے لئے پانی تک کا اہتمام کرتے" (مولانا محمد علی جالندھری سوانح وافکار، مرتب مولوی اسماعیل دیوبندی شجاع آبادی، صفحہ 57,58 عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، اکتوبر 2009)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی صاحب نے مؤلف "اوراقِ غم" حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھایا

اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کی اور دیوبندی حضرات کے مزعومہ امیر شریعت حضرت ابوالحسنات مولانا کے لئے پانی کا اہتمام کرتے تھے۔ اور اس واقعہ کو نقل کرنے والے دیوبندی مولوی صاحب نے آپ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمہ کی علامت " ؒ " لکھی ہے۔ "اوراقِ غم" کے معترضین بتائیں کہ آپ کے اکابر میں سے مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی صاحب نے گستاخِ رسول کو آگے بڑھا کر اس کی امامت میں نماز ادا کی؟ اور آپ کے مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی صاحب گستاخِ رسول کے لئے وضو کے پانی کا اہتمام کرتے رہے؟ اور اس واقعہ کو بیان کرنے والے دیوبندی مولف نے گستاخِ رسول کے لیے رحمت کی دعا کی؟ ان اقتباسات کے علاوہ بھی اس کتاب کے صفحہ ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳ پر ۵ مرتبہ "اوراقِ غم" کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے نام کے ساتھ "مولانا" لکھا گیا ہے۔ اور الیاس گھمن صاحب نے خود بھی "اوراقِ غم" کی عبارت پر اعتراض کرتے ہوئے اسکے مولف کے نام کے ساتھ "مولانا ابوالحسنات محمد احمد الوری" لکھا ہے "اوراقِ غم" پر اعتراض کرنے والے گھمن صاحب کے اپنے اصول کے مطابق اگر ایک فریق اپنے فریق مخالف کے عالم کے نام کے ساتھ "مولانا" لکھے تو اس کا مطلب فریق مخالف کے اس عالم کی عظمت کو تسلیم کرنا ہے۔ اسکی کچھ تفصیل یوں ہے کہ مولوی الیاس گھمن صاحب اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں "ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے اور ان کا مقام بریلوی علماً میں بھی مسلّم ہے" (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۹۳ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا) اپنے اسی مدعا کو ثابت کرنے کے لیے گھمن صاحب لکھتے ہیں "پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں: مولانا گنگوہی" (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا) گھمن صاحب مزید لکھتے ہیں "پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، فتاوئ مظہریہ صفحہ ۴۴۶، دوسری جگہ لکھتے ہیں مولانا اشرف علی تھانوی: تذکرہ مظہر مسعود صفحہ ۴۵۰" (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ

،سرگودھا) لہٰذا معترض گھمن صاحب کے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ اوپر پیش کیے گئے وہ تمام اقتباسات جن میں دیوبندی علما نے مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھا ہے انہوں نے مؤلف ''اوراقِ غم'' کی عظمت کو تسلیم کرلیا ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود اور مولوی گھمن دیوبندی صاحبان ! آپ کے اعتراض کے مطابق حضرت سید ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو مسلمان تسلیم کرنے والے، ان کی تعظیم کرنے والے، ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے والے، ان کے نام کے ساتھ رحمة الله علیه کے دعائیہ کلمہ کی علامت '' ؒ '' لکھنے والے، ان کے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھنے والے آپ سمیت مذکورہ بالا تمام دیوبندی علماء بھی ''گستاخِ رسول'' کو گستاخی کے باوجود مسلمان قرار دے کر اور اس کی تعظیم کرکے خود گستاخِ رسول اور اس کے ساتھی قرار پاتے ہیں لہٰذا اپنے سمیت ان سب کے لیے بھی وہی حکمِ شرعی تحریر کیا جائے جس کے یہ مستحق ہیں اور اگر آپ اس سے انکاری ہوں تو اس انکار کی ایسی مدلل وجہ بیان کی جائے جو آپ کی دیگر تحریرات کے ساتھ کسی طرح متصادم نہ ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

محترم محمد عمیر اویسی صاحب کے لیے صدمہ

اہلِ سنت کے ایک مخلص کارکن محترم محمد عمیر اویسی صاحب کی والدہ محترمہ مورخہ ۲۴ دسمبر ۲۰۱۳ء کی رات قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں انا لله و انا الیه راجعون.

جن کی نمازِ جنازہ، جنازگاہ ملحق ''کوثر مسجد'' موسی لین، کراچی میں ادا کی گئی۔ ادارہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشکل کی اس گھڑی میں برادرم محمد عمیر اویسی صاحب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین مجلّہ ''کلمہ حق'' سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

(قسط:۱۱)

میثم عباس قادری رضوی
Email:massam.rizvi@gmail.com

دیوبندی تحریف نمبر:۳۵

Next Page

مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب نے ''تبرکاتِ نبوی کا تصویری البم'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں ایک ٹرین کی تصویر شامل کی ہے جس کی پیشانی پر ''السلام علیك یا رسول الله'' لکھا ہے اور اس کے نیچے یہ عبارت درج ہے۔ ''وہ ٹرین جس میں مدینہ منورہ میں موجود تبرکاتِ نبوی صلی الله علیه وسلم فخری پاشا نے خلافتِ عثمانیہ کے دور میں ترکی منتقل کیے'' ذیل میں اس ٹرین کی تصویر اور اس کے ساتھ لکھی گئی اس عبارت کا عکس مولوی ارسلان دیوبندی صاحب کی کتاب سے ملاحظہ کیجیے

قسط:6

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

میثم عباس قادری رضوی

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی کتاب ''فرقہ بریلویت'' میں لکھتے ہیں کہ

''ایسے جلسوں کا انعقاد جس میں سیرت نبوی ﷺ کا ذکر ہو، بے شک جائز بلکہ بہتر ہے۔''

(فرقہ بریلویت صفحہ 402 مطبوعہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا)

اس اقتباس میں گھمن صاحب نے سیرت کے جلسے منعقد کرنا جائز قرار دیا ہے اسی لیے گھمن صاحب دیوبندیوں کے زیر اہتمام مختلف موضوعات پر ہونے والے جلسوں میں شرکت کرتے ہیں (گھمن صاحب کے علاوہ مولوی ابوایوب دیوبندی سمیت دیگر دیوبندی مولوی بھی مختلف جلسوں میں شرکت کرتے ہیں جن کے اشتہارات شائع کیے جاتے ہیں، تاریخ، وقت اور جگہ کا تعین کیا جاتا ہے، منادی کے ساتھ لوگوں کو بلایا جاتا ہے یہ تمام امور دیوبندی دھرم کے مطابق بدعت ہیں، لیکن پھر بھی یہ اس بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں) اپنی اسی کتاب کے آخر میں گھمن صاحب نے لکھا ہے کہ

''ناظرین اس باب میں ہم آپ کی سہولت کے لیے اہل بدعت کے متعلق کچھ کتابوں کے نام لکھ دیتے ہیں اگر آپ مزید معلومات

چاہتے ہیں تو ان کی طرف رجوع فرمائیے۔''

(فرقہ بریلویت صفحہ 602 مطبوعہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا)

اس بیان کردہ فہرست میں ۱۰۷ نمبر کے تحت مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' کا نام لکھا ہے۔ اب دوسرے رُخ کی طرف آیئے اور ملاحظہ کیجیے کہ مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی صاحب اپنی اس کتاب میں سیرت اور میلاد کے جلسوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''سلف صالحین نے کبھی سیرت النبی کے جلسے نہیں کیے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں۔''

(اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ 79 ناشر مکتبہ مدینہ 17 اردو بازار، لاہور)

''چھ صدیوں میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں، مسلمانوں نے کبھی سیرت النبی کے نام سے کوئی جلسہ یا میلاد کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی۔''

(اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ 80 ناشر مکتبہ مدینہ 17 اردو بازار، لاہور)

یعنی جس طرح دیوبندی علماء کے نزدیک محفل میلاد کا چھ صدیوں سے ثبوت نہیں بالکل اسی طرح سیرت النبی کے جلسوں کا بھی ثبوت نہیں لہٰذا محفل میلاد کی طرح سیرت النبی کا جلسہ کرنا بھی مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی صاحب کے نزدیک بدعت قرار پاتا ہے۔ پس مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی تجویز کردہ کتاب میں درج موقف کے مطابق بدعتی قرار پاگئے۔ اپنی کتاب کے آخر میں گھمن صاحب نے اہل سنت کے رد میں جن کتابوں کی فہرست بیان کی ہے ان میں ۱۶۶ نمبر کے تحت مولوی اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کی کتاب ''بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں'' کا نام بھی لکھا ہے اس لیے الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب کے متعلق وعیدات ان کی تجویز کردہ کتاب (''بدعت

اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں") سے ہی ملاحظہ کریں:

(۱) بدعتی کی صحبت کافر سے زیادہ خطرناک ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا پہلا اقتباس: مولوی اقبال رنگونی دیوبندی صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی کا ایک قول نقل کیا ہے۔ ملاحظہ کریں:

"ضرر فساد مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است۔" (مکتوبات دفتر اول مکتوب 54)

ترجمہ: بدعتی کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ برے اثرات رکھتی ہے۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 63 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی صحبت کھلے کافر کی صحبت سے زیادہ خطرناک ہے۔

(۲) بدعتی حضور سے محبت کرنے والا نہیں ہو سکتا:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا دوسرا اقتباس:

"بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محب نہیں ہو سکتا۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 67 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب حضور سے محبت کرنے والے نہیں ہیں۔

(۳) بدعت خبیث اور بدعتی خبیث العمل ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا تیسرا اقتباس:

"واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں بدعت کتنی خبیث اور صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 73 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب بدعتی ہونے کی وجہ سے خبیث العمل ہیں۔

(۴) بدعت سے حضور کو تکلیف ہوتی ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا چوتھا اقتباس:

"بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 72 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے والے ثابت ہیں۔

(۵) بدعتی ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا پانچواں اقتباس:

"قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے۔ سحقاً سحقاً لمن بدل بعدی (یعنی جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی اور بدعت پھیلائی وہ مجھ سے دور رہیں دور رہیں) بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہمارا کامل دین گویا ابھی ناقص ہے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت میں ہر کسی کمی بیشی کی گنجائش ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد گویا نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 72 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب بدعتی ہونے کی

وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔

(۶) بدعتی کی موت کفر پر ہوتی ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا چھٹا اقتباس:

"بدعت ایک ایسا خبیث عمل ہے کہ اس کا مرتکب عین موت کے وقت شیطان کی آخری واردات کا شکار ہو جاتا ہے اور بسا اوقات معاملہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اس کی موت کفر پر ہوتی ہے"۔

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 118 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی موت کفر پر ہونے کا خدشہ ہے۔

(۷) بدعتی اسلام سے نکل جاتا ہے
اور اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا ساتواں اقتباس:

"بدعتی کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں۔"

اسکے بعد ایک حدیث نقل کر کے رنگونی صاحب اسکا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز، نہ صدقہ، اور نہ حج، نہ عمرہ، اور نہ جہاد اور کوئی فرض عبادت قبول کرتا ہے اور نہ نفلی، بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔" (بدعت اور اہل بدعت صفحہ 97)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا کوئی عمل مقبول نہیں۔

(۸) بدعتی پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا آٹھواں اقتباس: حافظ اقبال رنگونی نے ایک حدیث نقل کی جس کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

(حدیث) "مدینہ منورہ مقام عیر سے لے کر مقام ثور تک مقام حرم ہے سو جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد یا کسی بدعتی کی پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو نہ تو اس کا کوئی فرض قبول نہ نفل۔"

"رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ بدعت کا انجام اس قدر خطرناک ہے کہ تمام کائنات اس پر لعنت برساتی ہے اس لیے حکم ہے کہ کسی بدعتی کو پناہ بھی نہ دو کیونکہ جب وہ ملعون ہے تو اس کو پناہ دینے والا بھی ملعون ہی ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پاک پر غور کریں کہ آپ کو بدعت اور بدعتی سے کتنی نفرت تھی؟"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 98 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) سے ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب پر اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام مخلوق لعنت کرتی ہے:

(۹) بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام کو حقیر سمجھنا ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا نواں اقتباس:

"بدعتی کی تعظیم کرنا گویا دین اسلام کو حقیر سمجھنا ہے اور اس کا انجام ظاہر ہے کہ بہت ہی برا ہوگا۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 102 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی تعظیم کرنا اسلام کو حقیر سمجھنا ہے۔

(۱۰) بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا دسواں اقتباس:

"ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اصحاب البدع کلاب اهل النّار۔ ترجمہ: "بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 112 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب بدعتی ہونے کی وجہ سے جہنمیوں کے کتے ہیں۔

قارئین کرام! بدعت کی مذمت کے متعلق یہ تمام اقتباسات دیوبندی عالم کی کتاب سے پیش کیے گئے ہیں۔ جن کے مطابق (۱) الیاس گھمن دیوبندی اور مولوی ابوایوب دیوبندی کی صحبت کھلے کافر کی صحبت سے زیادہ خطرناک ہے (۲) ان کو حضور سے محبت نہیں (۳) خبیث العمل ہیں (۴) حضور کو تکلیف دینے والے ہیں (۵) منکر ختم نبوت ہیں (۶) ان کی موت کفر پر ہونے کا قوی امکان ہے (۷) ان کا کوئی عمل قبول نہیں (۸) (الیاس گھمن دیوبندی صاحب اور ابوایوب دیوبندی صاحب پر) بدعتی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (۹) (الیاس گھمن دیوبندی اور ابوایوب دیوبندی کی) تعظیم کرنا اسلام کو حقیر سمجھنا ہے۔ (۱۰) الیاس گھمن دیوبندی صاحب اور مولوی ابوایوب دیوبندی صاحب جہنمیوں کے کتے ہیں۔

قارئین! ملاحظہ کیجیے کہ اہل سنت کو بدعتی کہنے والے الیاس گھمن دیوبندی صاحب اور مولوی ابوایوب دیوبندی صاحب خود بدعتی قرار پا کر دیگر دیوبندیوں کے لیے بھی نشانِ عبرت بن گئے۔ (جاری ہے)

سبز عمامہ شریف کا دیوبندی مولویوں سے ثبوت

مولوی ابوایوب دیوبندی و مولوی فیاض طارق دیوبندی کی جہالت اور ان کا دیوبندی مولویوں سے دست و گریبان (گتھم گتھا) ہونا

میثم عباس قادری رضوی

مضمون لکھنے کی وجہ:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی مناظرہ ٹیم کے رکن مولوی ابوایوب قادری دیوبندی صاحب اپنی کتاب "دست وگریبان" میں "(دعوتِ اسلامی" کا ذکر کرتے ہوئے) سبز عمامہ شریف کے خلاف لکھتے ہیں کہ

"یہاں الفت ومحبت کا انداز ہی ہے کہ محبوب سفید پگڑی باندھیں اور سبز زندگی بھر نہ باندھیں۔ یہ محب کہلانے والے سفید سے احتراز کر کے سبز کو اختیار کریں۔"

(دست وگریبان صفحہ 22 مطبوعہ دار النعیم بسمت دکان نمبر 1 عمر ثناور حق سٹریٹ ججٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

مذکورہ اقتباس میں ابوایوب دیوبندی صاحب نے بیان کیا ہے کہ سبز عمامہ شریف پہننا حضور سے ثابت نہیں اس لیے سبز عمامہ شریف پہننا محبت کے تقاضوں کے منافی ہے۔

اس کے علاوہ مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی زیر نگرانی شائع ہونے والے

مولوی محمد علی دیوبندی صاحب نے تفسیر "فتح العزیز" فارسی سے (جس کا عکس پہلے نقل کیا جا چکا ہے)
سے پس اوسی شناسد تاوجب العمل سے تک فارسی عبارت کا ترجمہ کرنا گوارا ہی نہیں کیا جس فارسی
عبارت کا دیوبندی مولوی صاحب نے ترجمہ نہیں کیا اس کا مفہوم قارئین کی آسانی کیلئے الگ سے نقل کیا جاتا ہے۔
تاکہ قارئین پر دیوبندی مولوی صاحب کی تحریف روز روشن کی طرح واضح ہو جائے۔

"تو حضور انور ﷺ تم سب کے گناہوں کو پہچانتے ہیں اور تم سب کے ایمان کے
درجوں کو جانتے ہیں اور تمہارے اچھے برے کاموں سے واقف ہیں اور تمہارے
اخلاص اور نفاق پر مطلع ہیں کہ تم میں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمانوں کے
سے تمام اعمال کرتا ہے تو آیا دل سے مسلمان ہے یا فقط ظاہر میں مسلمان بنتا ہے اور
[illegible]
کے حق میں قبول اور اس پر عمل واجب ہے۔

Next Page

تفسیر "فتح العزیز" سے متعلقہ تحریفات آپ نے ملاحظہ فرمائیں کہ دیوبندی علماء نے ترجمہ میں
خیانت کرتے ہوئے ان عبارات کو مکمل نقل نہیں کیا جن کو یہ اپنے عقائد کے خلاف سمجھتے ہیں اس طرح کے طرز عمل
کا رد کرتے ہوئے فاضل دیوبند مولوی عامر عثمانی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ

"یہ صریحاً غلط ہے کہ پورا ایک فقرہ ترجمے میں حذف کر دیا جائے۔"

(ماہنامہ تجلی دیوبند (تنقید نمبر) فروری مارچ ۱۹۶۵ء ایضاً وحید الدین خان صاحب کی تعبیر کی غلطی از افادات عامر عثمانی دیوبندی جمع و ترتیب علی مطہر نقوی صفحہ ۵۴، ۵۵ مطبوعہ مکتبہ الحجاز اے ۲۱۹ بلاک سی الحیدری شمالی ناظم آباد کراچی) تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک طرف مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

"بلاشک دیوبندی حضرات کے لیے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا فیصلہ حکم آخری
حیثیت رکھتا ہے۔"

(اتمام البرہان حصہ اول صفحہ ۱۳۸ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

لیکن دوسری طرف پیش کی گئی پانچ تحریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندی علماء حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارات کو اپنے خلاف سمجھتے ہوئے ان میں تحریف بھی کر دیتے ہیں۔ اب دو ہی باتیں ہیں یا تو یہ محرفین دیوبندی نہیں یا مولوی سرفراز صاحب کا بیان جھوٹ اور تقیہ پر مبنی ہے۔ فیصلہ دیوبندیوں پر چھوڑا جاتا ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی پسپائی اور اہلسنت کی سچائی

میثم عباس قادری رضوی

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب، عالم اہلسنت فاتح عیسائیت حضرت مولانا آل حسن مُہانی رضوی کی "کتاب الاستفسار" کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ

"مولانا آل حسن مُہانی نے پادری فنڈر کی کتاب میزان الحق مطبوعہ ۱۸۴۳ء کا جواب لکھا اور اس پر وہ ضرب کاری لگائی کہ پادری فنڈر کو اپنی کتاب میزان الحق نئے سرے سے بدلنی پڑی اور بہت سی باتیں جن پر مولانا آل حسنؒ نے جلی گرفت کی تھی انہیں نکال دیا پادری فنڈر نے میزان الحق کا نیا نسخہ ۱۸۴۹ء میں اکبر آباد سے فارسی میں شائع کیا اس کی یہ نئی اشاعت کتاب الاستفسار کی کامیابی کا کھلا اقرار ہے پھر اس نئے نسخہ میزان الحق کا حضرت علامہ رحمت اللہ کیرانویؒ نے پورا تعاقب کیا یہ لوگ پھر اسے بدلنے پر مجبور ہو گئے پھر چوتھی بار ڈاکٹر سنکلیر نے تنقیح میزان الحق کے نام سے اسے نئی ترتیب دی اور اس کے بہت سے مضامین کو آگے پیچھے کیا اور کئی باتیں اس میں سے نکال دیں ڈاکٹر سنکلیر نے اسے مصر سے عربی میں شائع کیا اور اس میں نہ سن طباعت ہے، نہ نام ناشر اور پریس کا نام تک نہیں بلکہ مؤلف یا منقح کا نام بھی مذکور نہیں یہ ان حضرات کی ذہنی پریشانی

کا اظہار ہے میزان الحق کا یہ حال بتا رہا ہے کہ کتاب الاستفسار نے اس کی جڑیں ہلا دی تھیں۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار، ص ۶۵، مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اسی پیش لفظ میں ڈاکٹر خالد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

"علماء حق کی علمی گرفت سے پادریوں کے سامنے انکی اپنی مایہ ناز کتابوں کی یہ حقیقت کھلی تو انہوں نے اپنی کتابوں میں حک واضافہ اور ترامیم شروع کردیں اور یہ بات ان لوگوں کے لیے کوئی مشکل نہ تھی جن کے ہاتھ اللہ کی کتابوں میں تحریف سے پہلے سے رنگین تھے۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار، ص ۳۵ اور ۳۶، مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

پادری فنڈر کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ

"میزان الحق پر مولانا آل حسنؒ کی گرفت دیکھ کر پادری فنڈر نے اسے دوبارہ مرتب کیا۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار، ص ۳۶، مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

ایک اور پادری اسمتھ کے حوالے سے بھی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

"پادری اسمتھ کی کتاب "تحقیق الدین الحق" مطبوعہ ۱۸۴۲ء کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا حضرت آل حسن مہانیؒ نے اس کا بھی رد لکھا مولانا رحمت اللہ نے بھی تقلیب المطاعن کے نام سے اس پر قوی گرفت کی ہے اس کے بعد پادری نے خود اپنی کتاب میں ترامیم کیں اور اپنی اس کتاب کا ایک نیا نسخہ پیش کر دیا۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار، ص ۳۶، مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

عیسائی کتب میں عیسائیوں کی طرف سے کی گئی تحریفات کے متعلق ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

"کسے معلوم نہیں کہ ان سب کتابوں میں خود ان کے مصنفین اگلے ایڈیشنوں میں کتنی ترامیم کرتے رہے ہیں اس سے بآسانی پتہ چل سکتا ہے کہ علمائے اسلام کی مضبوط گرفتوں نے کس طرح صلیبی دنیا کو علمی حدود میں زیر وزبر کیا تھا۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار، ص ۳۶، مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

قارئین اہلسنت! دیوبندیوں کے نام نہاد محقق ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے پیش کیے گئے حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ان کی تحقیق کے مطابق فریق مخالف کی تنقید کے بعد اپنی کتب میں تبدیلیاں کرنا عیسائی پادریوں کا طریقہ رہا ہے۔ اس بات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے یہ تفصیل ملاحظہ کیجئے کہ دیوبندی حضرات کے مزعومہ اسلام کے متکلم مولوی الیاس گھمن صاحب نے اگست ۲۰۱۱ء میں اہلسنت وجماعت کے خلاف ایک کتاب بنام "فرقۂ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ" ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب "مطالعۂ بریلویت" سے چوری کرکے لکھی اس مسروقہ کتاب میں مطالعۂ بریلویت سے صفحے کے صفحے من وعن نقل کیے۔ شاذ ونادر الفاظ بدلے گئے ہیں۔ راقم الحروف نے کلمۂ حق شمارہ نمبر۸ (تاریخ اشاعت جنوری ۲۰۱۲ء) میں اس کتاب کا رد بنام "مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" شائع کرنا شروع کیا۔ مضمون کی قسط اول میں گھمن صاحب کے دس جھوٹ بیان کیئے گئے اور خصوصی طور پر یہ رسالہ گھمن صاحب کو بذریعۂ رجسٹری بھیجا گیا جسے انکے ادارے کے محمد زبیر نامی دیوبندی شخص نے وصول کیا اس وصولی کی رسید ہمارے پاس محفوظ ہے۔ (اس کا عکس مضمون کے آخر میں ملاحظہ کریں) کلمۂ حق شمارہ نمبر۹ (تاریخ اشاعت جولائی ۲۰۱۲ء) میں اس مضمون کی قسط دوم شائع کی گئی قسط اول کے شروع میں اور قسط دوم میں ہر اعتراض کے ساتھ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ یہ اعتراضات گھمن صاحب نے مطالعۂ بریلویت سے من وعن چرائے ہیں گھمن

صاحب کو جب رسالہ بھیجا گیا تو گھمن صاحب اور دیگر دیوبندی حلقوں کی جانب سے پُر اسرار خاموشی طاری رہی اچانک ایک دن گھمن صاحب کی کتاب کا پانچواں ایڈیشن (مطبوعہ اگست ۲۰۱۲ء) مارکیٹ میں پایا گیا جس کے ٹائٹل پر اضافہ شدہ ایڈیشن لکھا تھا، اس کی ورق گردانی سے گھمن صاحب کی پُر اسرار خاموشی کی وجہ معلوم ہوئی کہ گھمن صاحب نے چوری پکڑے جانے کے بعد اسکے طبع پنجم کے آخر میں صفحہ ۶۵۷ پر ''ماخذ ومراجع'' کے ناموں کی فہرست کا اضافہ کرتے ہوئے لکھا کہ

''جن کتب سے اس کتاب کی تیاری میں مواد اور اقتباسات لیئے گئے ہیں ان کے نام قارئین کے استفادہ کے لیے یہاں لکھے جاتے ہیں۔''

(فرقہ بریلویت طبع پنجم اگست ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

اس فہرست میں دیگر کتب کے ساتھ مطالعہ بریلویت کا نام بھی لکھا ہے یوں گھمن صاحب نے دبے لفظوں میں اپنی اس چوری کا اعتراف کرلیا اور ایک چال چلتے ہوئے ماخذ ومراجع کا اضافہ کردیا تاکہ آئندہ اس پر کوئی یہ اعتراض نہ کرسکے کہ یہ کتاب چوری کر کے لکھی گئی ہے گھمن صاحب نے اپنی کتاب میں فتاوی رضویہ کے متعلق لکھا تھا کہ

''اب تک صرف اسکی پانچ جلدیں شائع ہوئی ہیں'' اس کے آگے مزید لکھا کہ ''فتاوی رضویہ اب تک مکمل صورت میں چھپا ہوا دنیا میں کہیں موجود نہیں۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی کا جائزہ، صفحہ ۹۷، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ لاہور روڈ سرگودھا طبع اول)

راقم نے اپنے مضمون میں گھمن صاحب کے اس جھوٹ کا رد بھی کیا تھا ''اضافہ شدہ'' ایڈیشن میں انہوں نے جواباً کہا کہ

''اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اقتباس اکابر کی کتب سے نقل

کیا جیسا کہ ماخذ ومراجع میں لکھ دیا گیا ہے۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی کا جائزہ، طبع پنجم، ص ۱۹۲، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ لاہور روڈ سرگودھا)

گھمن صاحب کو یہاں لکھنا چاہیے تھا کہ یہ اقتباس اعتماد کر کے نہیں بلکہ چوری کر کے لکھا گیا ہے لیکن بدنامی کے ڈر سے انہوں نے ایسا نہیں لکھا۔ کاش کہ انہیں بدنامی کی بجائے اللہ تعالی کا ڈر بھی ہوتا۔

گھمن صاحب کی چالاکیاں:

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس اعتراض کے جواب میں گھمن صاحب نے یہ بات لکھی ہے وہ اقتباس ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کی کتاب ''مطالعہ بریلویت'' سے چوری کر کے لکھا گیا ہے لیکن ایک چال چلتے ہوئے نام لیے بغیر گھمن صاحب نے اکیلے ڈاکٹر خالد محمود صاحب کو اکابر اور ان کی ایک کتاب ''مطالعہ بریلویت'' کو کتب لکھ دیا۔ یہ گھمن صاحب کی چالاکی ہے یا جہالت؟ فیصلہ آپ پر ہے۔ اس اقتباس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گھمن صاحب نے ہماری تنقید کو درست تسلیم کرلیا ہے کہ واقعی یہ کتاب انہوں نے چوری کر کے لکھی ہے جس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ان کو اپنی کتاب کے طبع پنجم کے آخر میں ''ماخذ ومراجع'' کی فہرست کا اضافہ کرنا پڑا اگر گھمن صاحب کے دل میں چور نہیں تھا تو پہلے ایڈیشن میں از خود اس ماخذ ومراجع کی فہرست کو قارئین کے ''استفادہ'' کے لیے شامل کیوں نہیں کیا گیا تنقید کے بعد ہی کیوں قارئین کا ''استفادہ'' یاد آیا؟ وجہ سب پر صاف ظاہر ہے۔

☆ گھمن صاحب کی کتاب فرقہ بریلویت طبع اول (کچھ صفحات کے سوا) تقریباً ساری کی ساری مطالعہ بریلویت سے چوری کی گئی ہے لیکن گھمن صاحب نے چالاکی یہ کی کہ ہماری تنقید کے بعد اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں کچھ صفحات کا اضافہ کر کے ماخذ ومراجع کے ناموں کی فہرست شامل کی تو اس میں مطالعہ بریلویت کے علاوہ 10 مزید کتب کے نام بھی لکھ دیے

تا کہ یہ کہہ کر اپنا دفاع کیا جا سکے کہ یہ کتاب صرف مطالعہ بریلویت سے نہیں بلکہ مختلف کتب سے استفادہ کر کے تیار کی گئی ہے۔ ہم گھمن صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اگر اپنی کتاب کے طبع اول میں آپ مختلف کتب سے صفحے کے صفحے من وعن بلا حوالہ نقل کرتے تو کیا یہ چوری قرار نہ پاتی؟ یقیناً یہ چوری ہی قرار پاتی۔ لہٰذا آپ کو اپنے سابقہ جرم ''چوری'' کا اقرار کیے بغیر یہ اضافات چوری سے بچانے کے لیے مفید نہیں ہیں لہٰذا پہلے اس بات کا اقرار کیجئے کہ آپ نے طبع اول میں چوری کا ارتکاب کیا تھا۔

فرقہ بریلویت کے طبع پنجم میں گھمن صاحب کی تحریف:

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب ''مطالعہ بریلویت'' میں حدیث پاک کے ایک حصہ کو سیدی اعلیٰ حضرت کا قول ظاہر کر کے اس پر اعتراض کیا مطالعۂ بریلویت سے اسکو چوری کر کے گھمن صاحب نے بھی اپنی کتاب فرقۂ بریلویت طبع اول صفحہ ۳۷۳ پر عقیدہ نمبر ۶۴ کے تحت نقل کر لیا کلمۂ حق شمارہ نمبر ۹ کے صفحہ ۵۴، ۵۵ اور ۵۶ پر گھمن صاحب کے اس فریب کا پردہ کھولا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حدیث پاک نقل کی ہے جس کے ایک حصے کو اعلیٰ حضرت کا قول ظاہر کر کے یہ دیوبندی اعتراض کر رہے ہیں دیوبندی علماء کی طرف سے کیے گئے اس دجل و فریب کے انکشاف کے بعد فرقۂ بریلویت طبع پنجم میں عقیدہ نمبر ۶۴ کے تحت درج اس اعتراض کو نکال دیا گیا ہے۔

گھمن صاحب سے چند سوالات:

1. گھمن صاحب! آپ نے دجل وفریب پر مبنی اپنے اس اعتراض کو چپکے سے کیوں نکالا آیا اس کا غلط ہونا آپ کو بھی تسلیم ہے؟

2. اگر غلط ہونا تسلیم ہے تو کھلے لفظوں سے اس کی وضاحت کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟
3. مطالعہ بریلویت جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ پر یہ اعتراض اب بھی درج ہے گھمن صاحب بتائیے ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جنہوں نے حدیث پاک میں تحریف کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کیا۔
4. کیا شرعی طور پر آپ کے اس تحریری گناہ کی تلافی صرف اس دجل کو نکال دینے سے ہی پوری ہو جاتی ہے؟
5. اگر جواب نفی میں ہے تو آپ نے شرعی تقاضہ پورا کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ آپ اپنے زعم میں مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ گھمن صاحب کے معتقد اور ان کے اکابر میں شامل ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کی تحقیق کے مطابق تنقید کے بعد اپنی کتاب میں تبدیلیاں کر کے گھمن صاحب نے عیسائی پادریوں کے طریقہ پر عمل کیا ہے جس سے گھمن صاحب کی ذہنی پریشانی کا اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ راقم کے مضمون نے ان کی جڑیں ہلا دی ہیں تبھی تو یہ ایسا کرنے پر مجبور ہوئے ہیں

قارئین نوٹ فرمالیں جس طرح مولوی الیاس گھمن صاحب نے فرقہ بریلویت نامی کتاب چوری کر کے لکھی ہے بالکل اسی طرح گھمن صاحب نے اپنی ایک اور کتاب ''فرقۂ غیر مقلدین پاک وہند کا تحقیقی جائزہ'' بھی مختلف کتب سے چوری کر کے لکھی ہے۔ اس کتاب میں انگریز نوازی پر مبنی مواد علامہ عبد الحکیم شرف قادری کی کتاب ''شیشے کے گھر'' سے چوری کیا گیا ہے اس انکشاف کے بعد اب گھمن صاحب اس کتاب میں بھی ماخذ ومراجع کی فہرست کا اضافہ کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اگر فرصت ملی تو اس کتاب میں کیے گئے علمی سرقوں کی تفصیل جلد قارئین

کے سامنے پیش کی جائے گی۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کو متکلم اسلام قرار دینے والے دیوبندیوں کے لیے لمحۂ فکریہ

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب جیسے علمی سرقوں کے ماہر بددیانت شخص کو اپنے مزعومہ اسلام کا متکلم قرار دینے والے دیوبندی حضرات کے لئے یہ نہایت شرم کی بات ہے کہ جس شخص کی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ وہ دوسروں کی کتب سے چوریاں کرکے کتابیں لکھے وہ آپ کا متکلم ٹھہرے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب آپ کے پیشوا کا یہ عالم ہے تو آپ کی علمی حالت کیسی ہوگی۔ یقیناً یہ آپ کے لیئے لمحۂ فکریہ ہے اسے سوچئے اور خوب سوچئے۔

> ہم کلمۂ حق کے فورم سے ملعون عیسائی پادریوں سمیت اُن تمام گستاخانِ رسول جنہوں نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کے نازیبا خاکے اور توہین آمیز ویڈیو بنائی، کو سرِ عام پھانسی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ACKNOWLEDGEMENT DUE CARD

پاکستان POST

نام: ہیثم عباس رضوی

پتہ: c/o مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ لاہور

ڈاکخانہ: 633 — ضلع: لاہور

پوسٹ کوڈ: ☐☐☐☐☐

(پوسٹ کوڈ ضرور لکھیں)

NOTICE (1) – The Post Office is not responsible for loss or damage in the case of Inland registered articles, unless they are also insured.

(2) – The special conditions and restrictions as to insurance which will be found in the current edition of the Post Office Guide are binding upon every sender of an insured postal article by virtue of rules prescribed under the Pakistan Post Office Act, 1898.

رسید

RP-54

رجسٹری یا بیمہ بھیجنے والے کو پشت پر دیئے گئے پتہ پر واپس بھیجا جائے۔

★ ایک رجسٹرڈ ________ نمبر R632

برائے (نام) ________ وصول پائی۔

● بیمہ کی مالیت ________ ● وزن (انشورنس میں) ________ گرام

دستخط ________ تاریخ تقسیم ________

21 MAR 12

● صرف بیمہ کی صورت میں یہاں اندراج کیا جائے۔ بصورت دیگر کاٹ دیا جائے۔

قیمت: پانچ روپے Rs.5/-

No. 632

For Insurance Notice see reverse. Stamps affixed except in case of uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due.

Rs. ________ P.

Received a registered* ________ addressed to ________

Date-Stamp

*Write here "letter", "postcard", "packet" or "parcel" with the word "insured" before it when necessary

Initials of Receiving Officer ________

If insured. Insured for Rs. (in figures) ________ (in words) ________

Insurance fee Rs. ________ Ps. ________ (in words) ________

Weight ________ Kilo ________ Grams ________

Name and address of sender ________

قسط سوم

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل و فریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

میثم عباس قادری رضوی
massam.rizvi@gmail.com

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب کے انکار حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مزید حوالہ جات:

دیو بندی حضرات کے امام انقلاب مولوی عبید اللہ سندھی صاحب انکار حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تفسیر ''الہام الرحمن'' میں مزید کہتے ہیں کہ

''و اذ قال اللہ یعیسٰی الخ اس کا جواب عیسیٰ نے دیا ہے اور میں و کنت علیکم شھید ما دمت فیھم الخ جب تک میں زندہ رہا میں گواہ تھا جب تو نے مجھے وفات دی پھر تو ہی ان کا رقیب اور نگہبان رہا۔ ہمیں اس آیت میں غور کرنا چاہیے سوال کا رجوع اس زمانہ کی طرف ہے کہ عیسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے خدا بنا لیں اور یہ قول بھی نصرانی تاریخ کے پہلی صدی ہوا کیوں کہ یہ عقیدہ اس صورت میں صدی کے بعد ہی ہوا ہے عیسیٰ